Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

11/62

239

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम भगवत गीता (मंज़ूम)

लेखक मुन्शी राम सहाय

प्रकाशन वर्ष 1913

आगत संख्या 239

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगडी विश्वविद्यालय हरिद्वार
वर्ग संख्या -- -- -- -- आगत संख्या - ----
पुस्तक - वितरण की तिथि नीचे अंकित है । इस तिथि सहित 30 वें दिन तक यह पुस्तक पुस्तकालय में वापिस आ जानी चाहिए । अन्यथा 10 पैसे के हिसाब से बिलम्ब - दण्ड लगेगा ।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ओ३म्
पुस्तक संख्या......
पञ्जिका संख्या......
पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई सज्जन पन्द्रह दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

بھگوت گیتا منظومۂ تمنا

مع

گیتا مہاتم و کرشن دھیان درپن

تصنیف منیف

شاعر بے ہمتا سخنور یکتا فخر زمن منشی رام سہاے صا[illegible]

المتخلص بہ تمنا لکھنوی

بار اول

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو س[illegible]

مطبع منشی نولکش[illegible]

गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय
कृपया पुस्तक के ऊपर कोई निशान आदि न लगायें।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست تصانیف منشی رام سہاے صاحب تمنا ساکن محلہ نوبستہ شہر لکھنو

کتب مذہبی

رام لیلا منظوم
بشن لیلا "
ہنومان چالیسا
بجرنگ ساٹھکا
گور بواہ منظوم
گیتا مع مہاتم منظوم
بجرنگ چالیسا
بشن چالیسا
کرشن استت
شیو استت
ہنومان ساٹھکا
شکت استت
نغمۂ راماین اُردو
نغمۂ راماین ناگری
رام دھیان درپن
سورج استت
شیو دھیان درپن
گنیش استت
خلاصۂ راماین اُردو
رام ید استت بھاشا
ہنومان استت
مہادیو استت
کرم بپاک
کرشن دھیان درپن
دیوی استت بھاشا
رام استت بھاشا
رہس پنچ ادھیائی
سدامان چرتر یکقافیہ
بالکانڈ وسندر کانڈ
دھرم درپن
سکشاولی راماین
بھجناولی راماین سار
نورتن استوتر
کایستھ دھرم پرکاش

اخلاقی ودرسی

رسالۂ ضروریات ہند
رسالۂ اُردو نویسی
رسالۂ نافع صحت
نظم مفید الترکیب
رسالۂ خط شکست
زیور حیات
رسالۂ خوشخطی منظوم
رسالۂ ورزش جسمانی
تعلیمی جنتری
گلدستۂ تمنا منظوم
رسوم التعلیمات
اسکول ڈکشنری
رسالۂ مضامین اخلاقی
پدرنامہ وپسرنامہ
مرقع تعلیمی حصۂ اول
کیمیاے دولت
نظم ہردلعزیز
تعلیمی ناول
ترکیب بند تمنا
قیصر سبھا
رسالۂ اصول ملازمت
ضرب الامثال منظوم
تقدیری کرشمہ
آئینۂ معلومات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

2-39

سری کرشن بھگوان جی کی دیا سے

کتاب مستطاب سرچشمۂ معرفت گنجینۂ حقیقت بحر عرفان بیخزان گلشن

مسمّیٰ بہ

بھگوت گیتا منظومۂ تمنا

مع

گیتا مہاتم و کرشن دھیان درپن

تصنیف منیف

شاعر بے ہمتا سخنور یکتا فخر زمن منشی لالہ رام سہائے صاحب
المتخلص بہ تمنا لکھنوی

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپی

بار اول سنہ ۱۹۱۳ء

(حق تالیف محفوظ ہے)

۸ جزو
۳۴ ورق

239;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھگوت گیتا منظومہ تمنا

شان گیتا کی جو بھگوت نے دکھائی دیکھو
گیان کے روپ کی بھی جلوہ نمائی دیکھو

نظم گیتا کو جو خوبی سے تمنا نے کیا
ابتو آئینۂ مطالب مین صفائی دیکھو

کون ذیہوش ایسا ہی جو سری گیتا کے مقاصد و فوائد سے آگاہ نہین اور کون عقیدت کوش ایسا ہی جسکو کرشن بھگوان کے مفید عام کلام پڑھنے کی چاہ نہین۔ یہ وہ گلستان معرفت ہی جسکی سیر سے دماغ ہوش تازہ و مسرور ہوجاتا ہی یہ وہ خیابان حقیقت ہی جسکی آب وہوا سے غبار حرص وہوا بالکل کافور ہوجاتا ہی۔ یونتو اس متبرک اور ہر دلعزیز کتاب کے ترجمے مختلف زبانون مین عالمان ملک نے کیئے اور اسکی تشریحین بھی بوضاحت وفصاحت لکھی گئین لیکن ابھی تک اُردو زبان مین ایک عام پسند اور دلچسپ پیرایے مین گیتا کے پاکیزہ خیالات کو قالب نظم مین دیکھنے کا موقع نہین ملا۔ اس کمی کے پورا کرنے اور ملک کو مزید فائدہ پہونچانے کی غرض سے ہمارے ملک کے مشہور نثار اور شاعر یکتائے روزگار منشی رام سہائے صاحب تمنا لکھنوی نے اس مقبول کتاب کو اُردو زبان مین اس خوبی سے نظم کر دیا ہی کہ بیساختہ یہی زبان سے نکلتا ہی ؎

کیون نہو خوب ہی یہ کام کیا
کار خیر آپ نے انجام کیا

تھی جو خالق کی مدد شامل حال
صید مطلب کو تہ دام کیا

آپ ایک ایسے مشہور مصنف ہین جنکی بہت سی مذہبی۔ تعلیمی۔ اخلاقی۔ اور تاریخی کتابین ملک مین شایع ہوچکی ہین اور آپ کا بہت سا مختلف اخلاقی کلام نظم ونثر ملکی اخبارون کے ذریعہ سے اشاعت کثیر کا مرتبہ حاصل کرچکا ہی۔ آپکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قلم کے لکھے ہوے مضامین سرکاری کورس مین تعلیم اطفال کیلئے داخل کیے گیے اور حکام سررشتہ تعلیم نے آپکی تصنیف کردہ کتب کی خریداری و اشاعت مین کمال توجہ فرمائی۔ ہمارے ملک کی کئی نامی ریاستون نے بھی آپ کے کلام کی معقول دادی۔ ریاست حیدرآباد دکن مین حسب الطلب آپکا تشریف لیجانا اور وہان سے خلعت وغیرہ حاصل کرنا آپ کے اعزاز کی کافی شہادت ہی۔ ریاستہاے نیپال وبھاولپور وغیرہ سے تصنیفات کے صلے مین جو انعامات وفرامین خوشنودی عطا ہوے اون سے بھی آپکے کلام کی ہر دلعزیزی کے آثار نمایان ہین جن صاحبون نے آپکا مذہبی کلام پڑھا ہوگا وہ خیال کرسکتے ہین کہ کیسے کیسے پُراثر خیالات اور مشکل بیانات کو نظم کے پیرائے مین ظاہر کیا گیا ہی۔ دیوتاؤن کی اُستتین اور دھیان اس پُر کیم اور خوش بیانی سے لکھی گئی ہین کہ پڑھنے والون کو آنند ہی نہین ہوتا بلکہ اون کا پوتر روپ اونکی آنکھون کے سامنے آجاتا ہی۔ اسی گیتا کے ساتھ ہم آپکا تصنیف کیا ہوا کرشن دھیان درپن بھی نذر ناظرین کرتے ہین جسکے پڑھنے سے بندرابن مین مہاراج کے درشنون اور جھانکی کا لطف پورا پورا نظر آجائیگا۔ آپنے رامائن کے مطالب کو مختلف طریقون مین اس شان سے لکھا ہی کہ ہر کتاب اپنے طرز مین لاجواب ہی مثلاً رام لیلا منظوم۔ نغمۂ رامائن شکساولی رامائن۔ خلاصۂ رامائن منظوم اور بھجناولی رامائن سار وغیرہ۔ اس موقع پر ہمین اونکی تصنیفات کی تفصیل لکھنا منظور نہین ہی بلکہ صرف یہ دکھانا ہی کہ سری گیتا کا نظم اردو مین ترجمہ کرنیوالا شخص ایک ایسا ہی ہونا چاہیے تھا جسکو علاوہ معلومات فن شاعری مذہبی کلام سے بھی دلی شوق ہو اور جسکا پریم سری کرشن جی [illegible] لگا ہو۔ اس کتاب کے

239:U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقاصد و مطالب کا سمجھنا اور اونکو اُردو نظم مین صفائی کے ساتھ موزون کردینا کوئی آسان کام نہین معلوم ہوتا۔ اول تو فن شاعری کے اصولون کے موافق کیسی پیچیدہ بیان نظم مین لکھنا اور بحر و قوافی کی درستی۔ بندش کی چستی وغیرہ کو حد خوبی سے گزرنے نہ دینا ایک سخت مشکل کام ہی۔ تاہم گیتا کے خیالات کو نظم کرنے مین تمنا صاحب نے کوئی دقیقہ خوبی و لوازمۂ خوش اسلوبی حتی الوسع فروگذاشت نہین کیا۔ بحرون کا مختلف ہونا بعض بیانات کا ایک قافئے مین لکھنا یہ سب سامان کتاب کے دلچسپ اور ہر دل عزیز بنانے کے لئے کم نہین ہین۔ یہ وہی گیتا ہی جسکو حضرت فیضی نے فارسی مین لکھکر اپنی مستند شاعری کے جوہر دکھائے تھے اور اُس وقت کے لئے جبکہ فارسی زبان کا دور دورہ تھا یہ ایک نہایت مغتنم اور لاجواب تحفہ سمجھا جاتا تھا۔ چونکہ آجکل اُردو زبان کی گرم بازاری ہی لہذا ایسی مقبول کتاب کا اُردو نظم مین شایع ہونا با موقع ہی نہین بلکہ ضروری ہی۔

منیجر نول کشور پریس صیغۂ بکڈپو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نامون کی فہرست معہ مختصر تشریح

فہرست مندرجہ ذیل سے صحیح نامون کے پڑھنے مین آسانی ہوگی۔ ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ بعض نامون کے نظم مین ضبط کرنے کی وجہ سے کسقدر دقت پیش ہوئی ہوگی مگر حتی الوسع خیال رکھا گیا ہی کہ نامون کا تلفظ تبدیل نہ ہونے پاے۔ ضروری الفاظ کی تشریح بھی ذیل مین درج کر دی گئی ہی۔

نام بخط اردو	نام بخط ناگری	مختصر کیفیت
پانڈو	पान्डु	راجہ کا نام۔ جو دہرتراشٹر کا بھائی تھا۔
یدھشٹر	युधिष्ठिर	یہ راجہ پانڈ کے پانچ لڑکون کے نام ہین جو پانڈو کے نام سے مشہور ہوئے
بھیم	भीम	
ارجن	अर्जुन	
نکل	नकुल	
سہدیو	सहदेव	
سنجے	संजय	راجہ دہرتراشٹ کا مہارتھی اور وزیر تہا جو مہابھارت کی جنگ کے قبل بطور سفیر پانڈونکے پاس بھیجا گیا تہا مہابھارت کی لڑائی کے زمانہ مین راجہ دہرتراشٹر کو یہی ہر وقت واقعات جنگ کی خبرین سناتا تھا۔
دہرتراشٹر	धृतराष्ट्र	راجہ پانڈ کے بھائی کا نام ہی یہ راجہ اندہا تہا مگر تخت ہستناپور کی اسی کے قدمون سے زینت تھی۔
دریودھن	दुर्योधन	دہرتراشٹر کے بڑے لڑکے کا نام ہی مہابھارت کی لڑائی کا بانی مبانی یہی ہوا اور آخر مین بھیم سین کے ہاتھ سے مارا گیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرکشتیر	कुरुक्षेत्र	یہ مقام دہلی کے قریب اور تھانیسر سے جنوب و مشرق کی جانب پانی پت کے قریب واقع ہے۔
درونا چارج	द्रोणाचार्य	بھردواج کے لڑکے تھے انہوں نے کوروں اور پانڈوں کو فنون جنگ سکھائے تھے۔ دہلی کے متصل شہر گورگاؤں انہیں کے قیام کی وجہ سے نامزد ہوا۔
دروپد	द्रुपद	پنچال دیش کے راجہ تھے انہیں کی لڑکی دروپدی (द्रोपदी) پانڈو کو منسوب تھی۔
سوبھدرا	सुभद्रा	بسدیو کی لڑکی کرشن جی کی بہن اور ارجن کی استری تھی۔
بھیم	भीम	پانچ پانڈوں میں سے ایک بھائی کا نام ہے یہ بہت طاقتور تھا اسکا سوٹا پریاگ کے قلعہ میں موجود ہے۔
ویراٹ	विराट	ویراٹ دیش کے راجہ کا نام ہے جہاں پانچ پانڈوں نے اپنی جلاوطنی میں پناہ لی تھی۔
دہرشٹ کیتو	धृष्टकेतु	راجہ ششپال کے لڑکے کا نام ہے جو پانڈو کا طرفدار تھا۔
چیکیتان	चेकितान	دہرشٹ کیتو کے لڑکے کا نام ہے
پوروجت	पुरुजित	ایک بہادر کا نام ہے جو پانڈوں کا دلی دوست تھا۔
کنتی بھوج	कुन्तीभोज	اُن لوگوں کا فرمانروا تھا جنکو کنتی کہتے ہیں اسی راجہ نے کنتی کو گود بٹھلایا تھا اس لڑکی نے دریاسا رکھی کی بہت خدمت کی تھی جسنے یہ دعا دی تھی کہ یہ لڑکی جسکا دھیان کرے اس سے حاملہ ہو جائے اُسنے سورج کا دھیان کیا تو اوسکے بطن سے راجہ کرن کی پیدائش ہوئی اسکے بعد کنتی کی شادی پانڈو पाण्डु کے ساتھ ہوئی اور جب راجہ نے وفات پائی تو رانی بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

		اسکے ساتھ ستی ہوگئی۔
دروپدی	द्रोपदी	پانڈوں کی رانی تھی۔ اسکے پانچ خاوند تھے۔ (۱) جدھشٹر سے پرانی وندھیا (۲) بھیم سے سرتاسوما (۳) ارجن سے سرتاکرتی (۴) نکل سے شتانکا (۵) سہدیو سے سرتاکرین لڑکے تھے۔
بھیشم	भीष्म	راجہ شانتنو کے لڑکے کا نام ہے یہ گنگا سے پیدا ہوا تھا اسکو پتامہ کا لقب اسلئے حاصل ہے کہ باپ کی خاطر سے عمر بھر شادی نہ کی اور زندگی بھر مجرد رہا مہابھارت میں زخمی ہو کر چھ مہینے تک بانوں کی سیج پر بہادرانہ زندگی آرام سے کاٹی بعدہ اُترائن سورج ہونے پر چولا چھوڑا۔
کرن	करण	سورج کے لڑکے کا نام ہے جو کنتی سے پیدا ہوا تھا اسکی فیاضی مشہور زمانہ ہے۔
کرپاچارج	कृपाचार्य	گوتم کے لڑکے کا نام ہے یہ بھی فنون جنگ میں بہت مشہور تھے مہابھارت کی لڑائی میں کوروں کی طرف تھے پانڈوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔
اشوتھاما	अश्वथामा	درونا چارج کے لڑکے کا نام ہے۔
وکرن	विकर्ण	دہرتراسٹر کے ایک لڑکے کا نام ہے
جیدرتھ	जयदर्थ	سادھو دیش کے راجہ کا نام ہے جو چندر بنسی تھا۔
دھننجے	धनंजय	
بیوست	बैवस्वत	
دھرشٹ دمن	धृष्टद्युम्न	
شیوی	शैब्य	
یودھامنیو	युधामन्यु	راجاؤں کے نام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُتموجا	उत्तमौजा				
سوبھدر	सौभद्र	ارجن کے بیٹے ابھمنو کا دوسرا نام ہے یہ مہابھارت مین چکر بیوہ (चक्रव्यूह) کی لڑائی مین مارا گیا۔			
سومدت	सोमदत्त	راجہ کا نام	راکشش	राक्षस	
مریچ	मरीच	ایک رشی کا نام			
بشن	विष्णु	بھگوان			
رودر	रुद्र	مہادیوجی			
			اوچیسروا	उच्चैश्रवा	گھوڑے کا نام
دیاس	व्यास	دویپاین رشی مصنف مہابھارت	اشونی	अश्वनी	سونگھنی کا دیوتا
مدھوسودن	मधुसूदन	کرشن جی کا نام			
چھیتر	क्षेत्र	کھیت جسم	ساتکی	सात्वकी	
یگ	यज्ञ		پنچ جنیہ	पंचजन्य	کرشن جی کے سنکھ کا نام
چھیترگ	क्षेत्रज्ञ	جسم کا مالک جیو یا پرماتما	دیودت	देवदत्त	ارجن کے "
برہم ادھیاتم	ब्रह्मअध्यात्म	برہم وہ ہے جو سب سے بڑا اور لافنا ہے ادھیاتم کے معنی سوبھاؤ۔ عادت	پونڈر	पौन्ड्र	بھیم کے "
آدبھوت	अदिभूत	جسم کو کہتے ہین	انت بجے	अनंतविजे	یدھشٹر کے "
ادھ دیو	अधिदेव	جو اپنے کو جسم کا مالک سمجھتا ہے اسی کو پُرش بھی کہتے ہین۔	سگھوش	सुघोष	نکل کے "
			منی پشپک	मणिपुष्पक	سہدیو کے "
ادھیگ	अधियज्ञ	پرماتما جو جسم مین ساکشی کے طور پر رہتا ہے			

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُوم

سری بھگوت گیتا

منظوم

دیباچہ

تمنا کے قلم مین آج کیون جوشِ روانی ہی / روانی جس نے دی دریا کو اُسکی مہربانی ہی

دلِ موزون مین موزونی کی صورت جلوہ جو ہی / اسی سے شعر خوانی ہی اسی سے خوش بیانی ہی

بشر کو چاہیئے خالق کی طاقت کا رہے قائل / نہین تو زُعمِ باطل جہل و نخوت کی نشانی ہی

جو مالک ہی وہی ہر رازِ قدرت کو سمجھتا ہے / بشر کی عقل اُسکے آگے زُعمِ لن ترانی ہی

خودی کو چھوڑ کر جو شانِ قدرت کا ثناخوان ہی / وہی ذی ہوش و دانا ہی وہی اہلِ معانی ہی

خیالاتِ عبادت مختلف چشمون کی صورت ہین / سمندر مین مگر ملتا ہی آخر کو جو پانی ہی

ہین فرقے مختلف مذہب کی رنگین ہین جداگانہ / سمجھتا ہی وہی مطلب جہان فرقون کا بانی ہی

غرض ہر ملک کی آب و ہوا کا مختلف ہونا / بتاتا ہی کہ خلقت مخزنِ رازِ نہانی ہی

لڑکپن سے ہوئی بنیاد قائم نخلِ ہستی کی / جوانی مین وہی پھر نخلِ محوِ گلفشانی ہی

جو پیری کا ہوا دورہ تو نخلِ زندگی سوکھا / اگر پھر بھی وہ تخم اُسکا نہ فانی تھا نہ فانی ہی

جو نفسِ ناطقہ ہی وہ فنا ہوتا نہین ہرگز / یہ وہ شی ہے جسے حاصل حیاتِ جاودانی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو ذاتِ حق کی طاقت ہی محیط عالم و حاوی — جدھر دیکھو اُسی شاہِ جہان کی حکمرانی ہی
نہین ہی کوئی خالی رنگ اُسکے رنگ قدرت سے — گلابی، زعفرانی، ارغوانی ہی کہ دھانی ہی
گلون مین رنگ و بو وہ ہی چمن کی آبرو وہ ہی — نمایان ہین اُسیکا جلوہ لطفِ نہانی ہی
خزان جسکو سمجھتے ہو بہار اِس سے ہی پیدا ہی — جو مٹتا ہی وہ بنتا ہی جو غم ہی شادمانی ہی
تماشا زندگی و موت کا ہی چشم غفلت مین — کھُلے چشمِ حقیقت گر تو سب جھوٹی کہانی ہی
جو ذاتِ حق کی طاقت طاقت انسان کا باعث ہے — تو اُسکی یاد سے غفلت حماقت کی نشانی ہی
جو سچائی کا شیدا ہی مدد کرتا ہی حق اُسکی — جو منصف ہی نہین وہ شایقِ ایذا رسانی ہی
کلام کرشن سنکر ارجن غمگین بنا ناصح — بڑا ہوگا وہی جسنے بڑون کی بات مانی ہی
نہ گو ارجن نہ اُنکے بان اب دنیا مین باقی ہین — سبق دینے کو کافی پھر بھی ذکرِ کاردانی ہی
زمانے کی جو گردش ہی بدل دیتی ہی رنگ اپنا — کبھی جاڑا کبھی گرمی کبھی بارش کا پانی ہی
کرشمے قدرتِ حق کے نہین ہین ذہن مین آتے — انھین سمجھے بشر کیا عقل محوِ ناتوانی ہی
جو گیتا کے خیالاتِ مبارک مین نے لکھے ہین — نہ یہ سمجھو کہ ظاہر اِس سے میری خوش بیانی ہی
فقط دل کی کشش نے طبع کو سکھلائی موزونی — یہ وہ دل تھا کہ جسپر کرشن جی کی مہربانی ہی
طبیعت پہلے گھبرائی کہ کیونکر کام یہ ہوگا — نہ جولانی قلم مین ہی نہ نزورِ نکتہ دانی ہی
کرے وہ شاعری کیا ہو طبیعت جسکی ناموزون — گھڑی ہی کیا کام دے گھڑی ہوئی جسکی کمانی ہی
مگر دل مین بھروسا رحمتِ حق کا جو تھا قائم — کہا دل نے نہ ہمت ہار وقتِ کامرانی ہی
غرض انجام کو پہنچا یہ پوتھی چند ہی دن مین — یہ وہ نسخہ ہی واجب جسکی سبکو قدردانی ہی
خیالاتِ مقدس نظم کے قالب مین آئے ہین — جو گیتا نقشِ اول ہی تو یہ بھی نقشِ ثانی ہی
جو اس گلزار وعظ و معرفت کی سیر کر لے گا — وہ سمجھیگا خزان کا خوف بھی جھوٹی کہانی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دورنگی چھوڑ کے یکجان دو قالب کیون نہ ہون النسا
محرک اتفاق عام کی خود دیوبانی ہی

تعصب کی ہوا سے آتش نخوت بھڑکتی ہی
یہ وہ غم ہی کہ جس سے دور کوسون شادمانی ہی

طبیعت کو کرو قابو مین اعمال زبون چھوڑو
کرو سب سے محبت گر خیالِ مہربانی ہی

جو طاقت برہمہ کی ہر ایک مین ہی پیدا اُس سے
جو ہون شیر و شکر دو دل تو لطفِ زندگانی ہی

جو دنیا دار ہین بیدار ہون غفلت مین نقصان ہی
گناہون سے بچائین دھرم وقتِ پاسبانی ہی

جو ہو ہمدردی عالم تو پھیلے علم کا چرچا
مہذب تم بھی ہو تہذیب کی گر حکمرانی ہی

مفید اپنے جو شی ہی قدر اُسکی دل سے واجب ہی
غرض کیا اُس سے ہم کو وہ نئی ہی یا پُرانی ہی

ہی جب تک زندگی شرمندگی سے دور ہی رہئے
جو ہون بدفعلیان بدنام نامِ زندگانی ہی

ملی ہستی جسے وہ نیست ہو کیون خودکشی کر کے
ذرا دیکھے تو کیسا لطفِ باغِ کاردانی ہی

اگر دنیا ہی کو سب ترک کر کے یک قلم بیٹھین
تو غائب میزبانی ہی ندارد میہمانی ہی

اگر دنیا نہ ہوتی کشن جی ارجن کو کب ملتے
یہی آواگون بھی رونقِ دنیاے فانی ہی

جو دنیا دار ہین دیندار بھی ہین نامور بھی ہین
بُرا کہنا پھر اس دنیا کو بالکل بدگمانی ہی

ہماری راے یہ ہی حق پرستی ہی تو ہستی ہے
یہ ہستی چیز ہی ایسی نہین جسمین گرانی ہی

نہ طاقت کا ہی کام اسمین نہ دولت کی ضرورت ہی
ہو جسکو عشقِ صادق اُسنے یہ مطلب کی جانی ہی

جو ڈھونڈھیگا وہی پائیگا جوئندہ ہی یابندہ
وہی منزل پہ پہونچا جسنے خاکِ راہ چھانی ہی

ہزارون آئے پُر ارمان ہزارون ہی ہوئے غائب
کہان راجہ جنک اب ہین کہان اب اُنکی آنی ہی

اُلٹ پھیر اس زمانے کا سبق دیتا ہی یہ ہمکو
جو حاصل وقت ہو قدر اُسکی کرنا نکتہ دانی ہی

اگر ہون انضباطِ وقت سے انجام کام اپنے
تو فضلِ حق سے امیدِ حصولِ کامرانی ہی

جو غفلت مین کٹیگا وقت کیا ہی عمرِ صد سالہ
جو بھولا یادِ حق بیکار عمرِ جاودانی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرائض دین و دنیا کے ادا ہون خیر و خوبی سے
نہ اتنا بھی اگر ہو شرم سے دل پانی پانی ہی

اِسی دنیا مین ملتی ہی سزا ہر فعلِ بد اُسکو
جو حاسد ہی جو ظالم ہی جو سارق ہی جو زانی ہی

نگاہِ حق سے پوشیدہ نہین فعلِ نہان کوئی
وہ ایسی ذات ہی جو واقفِ رازِ نہانی ہی

تعصب چھوڑ کر خواہش جو ہوگی حق پرستی کی
تو سمجھوگے کہ اب بھی راستی کی حُکمرانی ہی

یہ وہ گیتا مبارک ہی نصائح کا جو مخزن ہی
ہو خواہش جسکی جیسی اُسکو حاصل کامرانی ہی

یہ وہ گیتا ہی جسنے ہر کہ و مہ پر عنایت کی
ہر اخلاقی سبق مرغوب اربابِ معانی ہی

وسیلہ یہ نجات و انبساطِ دائمی کا ہی
یہ قول اُس کرشن کا ہی جسکی تقریر اجہانی ہی

یہ ملک ہند کی دکھلا رہی ہی عظمتِ سابق
ضرور اِسکی کریگا قدر جو ہندوستانی ہی

تمنا نام ہی میرا تمنا وصلِ حق کی ہی
بُرائی سے بچین ہر دم یہی اب دل مین ٹھانی ہی

جو مین اُناؤ مین عرصے سے ڈپٹی انسپکٹر تھا
ملی پنشن تو حاصل مجھکو نقدِ کامرانی ہی

بہت سا وقت گذرا خدمت سرکار مین میرا
بخیر انجام بھی ہو ختم اب دورِ جوانی ہی

یہ جو کچھ ہو چکا یا ہو رہا ہی یا کہ آگے ہو
یہی سمجھے اسے جسنے مشیت اپنی جانی ہی

عزیزون کی جدائی کا بھی صدمہ دل کو پہونچا ہے
اگر اسکی شکایت بھی خیالِ بدگمانی ہی

جواب مین جارج پنجم قیصرِ ہندوستان نامی
انھین کے عہد مین یہ نظم محوِ دُرفشانی ہی

قوانینِ عدالت کا رعایا پر اثر وہ ہے
کہ سب سمجھے ہوئے ہین کیسا لطفِ خسروانی ہی

حکومت نے عطا کی ہی جو ہر مذہب کو آزادی
کہین ہی قرأتِ قُرآن کہین ہی بید خوانی ہی

کہین مندر کہین ہین مسجدین گرجا کسی جا ہین
خدا کا گھر سمجھتا ہی انھین جو ان کا بانی ہی

تعصب سے حقیقت مین بری طرزِ حکومت ہی
مسلمان ہو کہ ہندو سب پہ یکسان مہربانی ہی

کہین شورِ اذان سُن لو کسی جا سنکھ دھن سُن لو
کہین ہی پند تحریری کہین وعظِ زبانی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر ہندو مسلمان مین نفاق ابھی رہی باقی
تو سمجھو تلخ انکی پنجروزہ زندگانی ہی

ہے اس گیتا کا حکم عام سب کو شانِ حق سمجھو
نہین کوئی عدو ہمین ہر انسان دوست جانی ہی

رعایا کی جو بہبودی پسندِ طبع حاکم ہی
عدالت کا قرینہ دورۂ نوشیروانی ہی

پئے قتل عدو کافی ہین خود یورپ کی سنگینین
نہ تیغِ حیدری یان ہے نہ تیغِ اصفہانی ہی

پرانے اگن بانون کی ضرورت فوج مین کیون ہو
یہان توپون کے گولون سے فقط آتش فشانی ہی

ہون خشکی و تری کے راستے طی کیون نہ عجلت سے
زمین پر ریل پانی مین جہازون کی روانی ہی

شفاخانے مدارس ڈاکخانے تار گھر ریلین
عیاں خمسہ ان پانچون سے حسِ شادمانی ہی

غنیمت ہی غرض یہ عہد جس سے دھرم قایم ہی
سر سر کش پہ خود نازل بلائے ناگہانی ہی

جسے کہتے ہین بھارت ورش کب بیکنٹھ سے کم ہی
یہ وہ گلزار ہی جسمین نہین بادِ خزانی ہی

ہین سب اُس حاکمِ اعلی کے ممنونِ کرم جسنے
سرِ خلقت پہ چادر امن و آسایش کی تانی ہی

کھنچے کیا نقشۂ خوش انتظامی شہ دوران
ہی قاصر خامۂ بہزاد عاجز کلکِ مانی ہی

تمنا اب خیالات اپنے ظاہر کر چکا سب پر
بس آگے بوستانِ معرفت کی گلفشانی ہی

جنگ مہابھارت کا سبب

جنگ کا سامان میانِ کوروان و پانڈوان
یادگار جنگِ اعظم ہے یہی ہندوستان

دار فانی کو ہوئے راہی جو راجہ پانڈو
ہو گیا دھرتراشٹر نابینا کا لڑکا حکمران

نام درجودھن تھا اُسکا تھی حکومت کی ہوس
ہاتھ مین لیلی خودی سے خود حکومت کی عنان

اُسکے عموزاد بھائی ہاتھ ملکر رہ گئے
حق نہ حقدارون کو پہونچا تھی زبردستی عیان

اس زبردستی نے آخر وہ اثر پیدا کیا
زیر دستی ہو گئی آمادۂ آہ و فغان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آگ جو دل میں نہان تھی زیر دودِ اضطراب
تیز ہو کر ایک ہی دم میں وہ بھڑکی شعلہ سان

خاندان تھا ایک ہی لیکن دلون کی پھوٹ نے
دو دلون کو کر دیا غارت کنِ امن و امان

پھوٹ کا میوہ جو بھارت ورش میں پیدا ہوا
ہو گئی یہ سرزمین افسوس پامالِ خزان

راج کی بابت اوٹھا جھگڑا کچھ ایسا بیطرح
دونون جانب سے لڑائی کی ہوئین طیاریان

اس لڑائی مین جو شامل تھے عزیز و اقربا
اپنے ہاتھون ہی سے لوگون نے مٹایا خاندان

حال اس جنگِ عظیم و سخت کا مشہور ہی
جنگ نامہ شان عبرت ہی پڑھتے اہل جہان

ہی مہابھارت جو پُستک اُسمین لکھے ہین یہ حال
پڑھتے ہین جنگ کے حالات سب پیر و جوان

کشن جی کے قول بھی ہین یادگار اس جنگ کے
انکو جب سمجھے اُسے حاصل ہو لطفِ جاودان

کی جو ارجن کو نصیحت اُسکو غمگین دیکھ کر
اُس سے اہل خلق کو حاصل ہی لطفِ بیکران

لٹ رہے ہین بحر جامع عام گوہر گیان کے
سچ جو پوچھو معرفت کا ہی یہ دریاے روان

یہ وہ موقع ہی کہ مین لکھتا ہون گیتا کے خیال
عرضِ مطلب کے سوا واجب نہین طولِ بیان

پہلا ادھیاے - ارجن بکھاد

دھرتراشٹر کا سنجے سے سوال

حال کچھ کُرچھیتر کے میدان کا کر سنجے بیان
دونون جانب کیسی کیسی فوج ہی کیا ہی سمان

پانڈون اور کورون نے کیا کیا کئے ہین بند و بست
جنگ جمع کئے ہین کیا سامان سرمیدان عیان

سنجے کا جواب

پانڈون کی فوج جب آراستہ آئی نظر
راجہ درجودھن گرو سے یون ہوے محو بیان
یعنی درونا چارج ۱۲

دیکھئے آراستہ ہی پانڈون کی فوج کیا
ہی یہ فرزند درودپد کی دلیری کا نشان
یعنی دھرشٹ دمن ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین بہت سے فوج مین شامل یلان نامدار
ہین کلان جنکی کمانین مثل قوس آسمان

ہین وہ تیر انداز ایسے بان ہین جنکے قضا
جسطرف چل جائین لاشون کا ہو انبوہ گران

بھیم و ارجن کے بھی ہین ہمپایہ۔ مردان دلیر
دھرشٹ کیتو ہین کہین ویراٹ شیوی چیکتان

ہین یویودھانو۔ درپد اور کاشی راج بھی
ہین پروجت کنتی بھوج ایسے یہان جلوہ کنان

اُتم اوجا اور یدھامنیو۔ سبھدرا کا پسر
دروپدی کے بھی ہین فرزندان صف افگن یہان

اے گروجی برہمن ہین واجب التعظیم آپ
اوج میری فوج کا بھی کم نہین ہے بیگمان

قابل تعریف ہین سب لوگ اسمین شک نہین
بہر آگاہی مین اونکے نام کرتا ہون بیان

اشوتھاما۔ کرن۔ کرپاچاریہ بھیشم اور کرن
قالب فوج عدو پامال کی یہ سب ہین جان

سومدت کے بھی پسر آمادہ امداد ہین
ہین سوا انکے بہت سے اور نامی پہلوان

آپکے زیر لڑنے کٹنے مرنے سے نہین انکو گریز
ہین فنون جنگ مین مشاق و مشہور جہان

گوکہ اپنی فوج زیر حکم بھیشم کم نہین
تب بھی فوج بھیم کی ہے طاقت افزون عیان

اسلیئے مجھکو دبکہ ہے اسلئے مجھکو ہے وہم
کیونکہ بھیشم جی ہین دونون کے بزرگ خاندان

خوب ہو سب افسر آکر ہمعنان بھیشم کے ہون
جسمین بڑھ جائے ہماری فوج کی تاب و توان

تھے جو بھیشم کورؤن کے جد امجد باجلال
آپ نے تیور کو بدلا ضبط تھا دل مین کہان

وہ بجایا سنکھ دشمن جسکی گرج تھی شیر کی
اُس سے آیا جوش مین در جود مین عالی مکان

اب تو نقارے۔ پکھاوج۔ ڈھول سب بجنے لگے
دی بگل نے وہ صدا گونجے زمین و آسمان

شور و غل برپا ہوا آوازہاے سخت سے
چرخ کانپ اُٹھا ہوئی گاو زمین لرزہ کنان

کرشن و ارجن بھی ادھر تھے خوشنما رتھ پر سوار
سنہرے گھوڑے تھے جتے جسمین بصد اعزاز و شان

سنکھ اپنے بھی بجائے کرشن و ارجن نے وہین
تھین صدائین جنکی آثار قیامت الامان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرشن جی کے سنکھ کا تھا پانچ جن مشہور نام
شنکھ جو راجہ نکل کا تھا تھا نام اُسکا سگھوش
شنکھ من پشپک وہ نامی تھا سری سہدیو کا
تھا پسر کنتی کا جو راجہ جدھشٹر نیک نام
دھرشٹ دیومن ساتکی سیراٹ درو پد سب کے سب
دروپدی کے بھی پسر مصروف کارِ جنگ تھے
الغرض یون ہین بجائے شنکھ سب نے زور سے
سُنکے غل دھرتراشٹ کے لڑکون کے دل مین آیا جوش
لشکرِ دھرتراشٹ کو دیکھا ادھر ارجن نے چُست
درمیانِ ہر دو لشکر کر دو رتھ میرا کھڑا
مین بھی تو دیکھون مجھے لڑنا پڑیگا کن کے ساتھ
دیکھون کون اس سمر کے ہین ہوئے درجود شمن سامنے
کرشن جی یہ سُنکے رتھ ارجن کا لائے بیچ مین
دیکھو وہ بھیشم کھڑے ہین اور درونا چارج بھی
دیکھا ارجن نے کہ آگے جمع ہے فوج گران
لشکرون مین غیر لوگون کا نہین نام و نشان
باپ۔ دادا۔ بھائی۔ ماموں بیٹے پوتے اوستاد
قتل کرنا ہے عزیز و اقربا کا فعل بد
دیکھا جب بھائی بھتیجون کو سوئے میدان جنگ

دیو دت ارجن کا بھی تھا سنکھ معروفِ جہان
جسکی تھی آواز مثلِ نعرۂ شیرِ ژیان
جسکا کڑکا سنکے ہلتا تھا دلِ پیر و جوان
فتح کرنیوالا شنکھ اُسنے بجایا شیر سان
اپنے شنکھون کو بجاتے تھے بصد تاب و توان
اُنکے شنکھون کی صدا تھی شورشِ برق تپان
گوش گردون کے پھٹے پڑتے تھے ایسا تھا سمان
عداوت آتش بھڑک اُٹھے اُسیدم وہ جوان
کرشن سے بولا وہ لیکر ہاتھ مین تیر و کمان
مین بھی دیکھون جنگجو ہین کون کون اِنمین یہان
کون آئیگا مقابل جنگ مین آئینہ سان
جوش ہے کن کے دلون مین مثلِ دریائے روان
بولے دیکھ اب شوق سے تو شان فوج کوروان
ہین یہی فوجون کے بھی سردار و الا دودمان
شکلِ خونریزی کا ہے پیش نظر پورا سمان
ہے عزیزون کا رفیقون کا فقط مجمع یہان
رزمگہ مین بہر خونریزی ہوئے جلوہ کنان
اِنکے خون سے ہاتھ تر کرنا ہے کار ظالمان
ہوگیا ارجن کا دل کچھ بیقرار و ناتوان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کشن سے بولا کہ ہی آپسمین یہ جنگِ فضول
فائدہ کیا ہوا اگر خونریزی و نقصانِ جان

کانپتا ہی جسم میرا سست ہین اعضای تن
خشک ہی مُنھ چھوٹتے ہین ہاتھ سے تیر و کمان

جوش کھاتا ہی حرارت سے اِدھر خونِ بدن
بیقراری سے اُدھر ہی حال دل سیماب سان

جنگ اعزا سے اگر کی نیک نامی خاک ہو
اس مین ہی نقصانِ اہلِ قوم و اہلِ خاندان

بدشگونی کے بھی کچھ آثار آتے ہین نظر
کیا عجب رنگ زبون دکھلائے چرخِ بدگمان

فتح کی خواہش نہ مجھکو سلطنت کی چاہ ہے
ہیچ ہی نظرون مین میری راحت و لطفِ جہان

ہین نے جنکے واسطے چاہی تھی شاہی کی خوشی
آج اُنکو بھی نہین ہی فکر حفظِ جسم و جان

گو حکومت کی ہوس مین ہین آج بھولے نیک و بد
پھر بھی مجھکو اُنسے لڑنا ہی خلافِ عقل و شان

لڑنے کو کنبہ کا کنبہ سامنے موجود ہی
کچھ نہین غم ہی کہ کیا ہوگا مآلِ خاندان

خاندان کے مرد ہی لڑ بھڑ کے گر مر جائینگے
عورتون کی عصمتون کا کون ہوگا پاسبان

چاک ہوگا پردۂ عصمت جو دستِ غیر سے
دامنِ اعزاز کی اُڑنے لگین گی دھجیان

بعد چندے ہوگا جب پُر عیب نسلون کا ظہور
پھر نظر آئیگی اپنی قوم کی عزت کہان

ناخلف اولاد کیا دیگی کسی کو پنڈ دان
خاک آئیگی اُنھین یادِ بزرگانِ جہان

اُن بزرگون کو بھی پھر آنا پڑیگا نرک مین
آج جو مین چین سے بیکنٹھ مین جلوہ کنان

جب عزیزون ہی کو مارون مین تو کیا ہی لطفِ جنگ
وار ہی جب اپنے اوپر فتحیابی پھر کہان

گر نہون مین قاتلِ اولاد راجہ دھرتراشٹ
ہوگی کیا لذت گناہون کے سوا ای مہربان

سلطنت دنیا کی کیا شے ہی کہ خود فانی ہی جو
پھر تمنا سے حکومت ہی خیالِ رائگان

ایک دن مرنا ہی جب سب کو تو کیون قاتل بنون
مجھکو بھی حاصل نہین ہرگز حیاتِ جاودان

جتنے ہین بھائی بھتیجے غیر اونمین کون ہی
کیا کرے پھر اُسکے اوپر وار تیرِ جانستان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کاش وہ سب قتل کر ڈالین مجھے پھر بھی ہی لطف
لیکن اُن سے لڑنے بھڑنے کا ہوا اب یارا کہان

جو مخالف ہی جماعت اُس مین سب اپنے ہی ہین
گوشت سے پیوست جو ہی کیا جدا ہو استخوان

کانپتا ہی جسم دل قابو مین مطلق ہی نہین
کیا کہون رخصت ہی مجھسے خود بخود تاب و توان

مین نہین طیار بہرِ جنگ ہون اے کرشن چند
چھوڑے دیتا ہون بس اپنے ہاتھ سے تیر و کمان

دوسرا ادھیاے ۔ سانکھیہ جوگ

دیکھا ارجن کو جناب کرشن نے جب بیقرار
اُس سے فرمایا کہ کچھ دل مین فکر و انتشار

ہو گا جب زور ہو خوش قسمتی ہمتی ہی دور
یہ خزان وہ ہی منافی ہی جو گلشن کی بہار

جنگجوئی سے نہ منھ موڑو کہ وقت رزم ہی
باز جو آئے دلیری سے وہی ہی شرمسار

رن سے جتنے منھ کو موڑا کرتے ہین بزدل اُنسے
پست ہمت کا ہوا ہی بدنصیبون مین شمار

منھ چھپاتے ہین جو اپنا جنگ کے میدان سے
راحتِ اصلی اُنھین ملتی نہین انجام کار

ارجن کا جواب

ہین درونا چارج و بھیشم نامدار و باوقار
ایسے جو ہین واجب التعظیم کیا ہو اُنپہ وار

جنگجو ہین گو مقابل ہی مگر یہ ہے اے دل
اُنکے خون سے کیون کرون مین ہاتھ اپنا داغدار

واجب التعظیم اُستادون کا قاتل کیون بنون
ہی گدائی بہتر ایسی جنگ سے اے نامدار

یہ بھی کہ سکتا نہین مین کون ہو گا فتحیاب
کیا نتیجہ ہو گا ایسی رزم کا انجام کار

صورتِ آئینہ حیران ہی دلِ پر اضطراب
کچھ نہین آتا سمجھ مین کیا کرون ای باوقار

مار کر دھرتراشٹ کے لڑکون کو اپنے تیر سے
کیا اُٹھاؤنگا مین لطفِ زندگی مستعار

غلبۂ جوشِ محبت کر گیا ہی دل مین گھر
ہین نہین برجا حواس و عقل دل ہی بیقرار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو مناسب ہو بس اب فرمایئے پھر غور سے
مین نہین لڑنے کے قابل ہون میانِ کارزار

یہ وہ غم ہی سامنے جو دور ہونے کا نہین
یہہ خلش وہ ہی کھٹکتی ہے جو دل مین مثلِ خار

سلطنت ہو دیوتاون پر حکومت بھی جو ہو
تب بھی مجھکو ایسی جنگ و رزمِ بیجا سے ہی عار

کرشن جی کا ارجن سے مطابق سانکھ شاستر کے فرمانا

اجی ارجن تجھمین کیا ہو گیا کیا بدگمانی ہی
یہہ کیا کمزوریِ دل ہی یہہ کیسی دل مین ٹھانی ہی

جو پہلے مرچکے یا اب مرینگے اُنکا غم کیا ہی
نہ فکرِ ماضی و مستقبل اُسکو ہو جو گیانی ہی

یہ ایسا وقت ہی جسمین نہین ہی بزدلی زیبا
یہ وہ موقع ہی جسمین لطفِ جوشِ جانفشانی ہی

سمجھ لو پہلے ہم تم کب تھے زندہ حال کیسا ہی
فنا پھر ہونگے ہم سب کیونکہ دنیا خود ہی فانی ہی

یہ راجہ جسقدر ہین نیست ہونے کو ہوئے پیدا
خیال و خواب کی صورت قیام زندگانی ہی

جو مجھ مین تجھ مین سب مین طاقتِ خلاقِ عالم ہی
یہہ مر سکتی نہین اِسکو قیام جاودانی ہی

ہوا آسا یہی جسمون مین پرکاشک ہی ہیا یک ہی
قدیم و قایم و دایم ہی پھر کون اُسکا ثانی ہی

بدلتی جیسی ہی طفل و جوان و پیر کی حالت
تناسخ سے بھی یونہین پھر وہ زندگانی ہی

یہ مرنا ظاہری ہی اصل مین مرنا ہی جینا ہی
یہ وہ آواگون ہی جو اس آبادی کا بانی ہی

حواسون کا فقط ہی کام رنج و لطف و کاہش سے
جو نفس ناطقہ ہی اُسکو لطف جاودانی ہی

سمجھتے ہین جو یکسان رنج و راحت کو زمانے مین
اُنھین کو فی الحقیقت اس جہان مین شادمانی ہی

محیط کل ہی جو شے وہ نہین معدوم ہو سکتی
کرے معدوم کون اُسکو کہ خود ہر چیز فانی ہی

ہی حالت آتما کی لازوال و قایم و یکسان
پھر ایسی چیز کو کب خوف مرگ ناگہانی ہی

نہین باطل کو ہستی ہی نہین حق کو فنا اصلا
جو اُن مین فرق کی ہی بات وہ عالم نے جانی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو نفس ناطقہ کے راز کو سمجھا ہی دنیا مین
تمہی واقف ہی قایم اُسکی کیسی حکمرانی ہی

ہی نفس ناطقہ کو جسنے سمجھا قایم و زندہ
اُسیکی عقل کامل واقفِ رازِ نہانی ہی

نہ یہ مارے کسی کو اور نہ مر سکتا کسی سے ہی
نہ باپ اسکا نہ مان اسکی نہ رسم خاندانی ہی

پُرانے کپڑے انسان جسطرح اپنے بدلتا ہی
جُدائی روح سے جسم کہن نے یون ہی ٹھانی ہی

کبھی اِس باغ مین ٹھہری کبھی اُس باغ مین ٹھہری
یہ وہ ہی شاخ تازہ جسمین ہر دم گلفشانی ہی

یہی نفس ناطقہ وہ ہی نہ جسکو آگ سے ڈر ہی
نہ غم بہنے کا اسکو ہی جو پانی کی روانی ہی

ہو نفسِ ناطقہ پر وار ہتھیارون کا کیا ارجن
حیا سے آبِ خنجر کا بھی زہرہ پانی پانی ہی

نہ اسکی شکل ہی کوئی نہ علت اسمین ہی کوئی
نہ کوئی ہی نظیر اسکا نہ کوئی اسکا ثانی ہی

نہ سردی سے اسی کھٹکا نہ گرمی سے اُسے ڈر ہی
نہ اُسکو خواب مین بھی خوف جور آسمانی ہی

اگر بالفرض تم اُس شی کو ہست و نیست بھی سمجھو
تو یہ کھٹکا بھی دلکو باعث ایذا رسانی ہی

جو پیدا ہوگا مرنا بھی ہی لازم اوسکو دنیا مین
پس مردن بھی پھر اوسکا ظہور زندگانی ہی

غرض یہ سلسلہ جاری رہیگا دایما یو ہین
تو پھر اِس حال مین بیجو د تشویش نہانی ہی

عناصر سے بنا یہ جسم خاکی پھر تو ظاہر ہی
کہ کب اُسکو بقا ہی کب حیات جاودانی ہی

عناصر کی نہ صورت ابتدا و انتہا مین ہو
اگر صورت مین جب آئے تو پھر آخر کو فانی ہی

یہ قالب ہی لباس جسم کے مانند دنیا مین
اسی کی چند روزہ اس سرا مین میہمانی ہی

اگر کچھ درمیان مین شکل اسنے اپنی قایم کی
تو یہ تبدیلی تو اک لباس زندگانی ہی

حقیقت آتما کی الغرض کوئی نہین سمجھا
یہ وہ موقع ہی جسمین پست تابِ رازدانی ہی

اگر جسمون کو کاٹو ہو نہ نفس ناطقہ کو غم
یہ وہ شی ہی جسے حاصل حیاتِ جاودانی ہی

اُٹھو ارجن چلو میدان مین ہمت کو مت ہارو
یہی وقتِ دلیری ہی یہی شانِ جوانی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

239
h.h.92

یہ وہ موقع ہی جسمین بے طلب بیکنٹھ ملتا ہے
لڑائی سے جو منھ پھیرا تو ذلت ہوگی دنیا مین
ارے ارجن نہ حیران ہو کہ لڑنا ہی مناسب ہی
لڑائی دھرم کی یہ ہے اعانت امر حق کی کر
جو پھیرا رزمگہ سے منہ تو خلقت خندہ زن ہوگی
پھر ایسے حال مین اس زندگی سے موت بہتر ہی

میان جنگ قوم چھتری کی قدردانی ہی
کرین گے لوگ نفرین تجھکو کیسی ناتوانی ہی
اسی مین بادشاہت ہی اسی مین کامرانی ہی
یہ فرض منصبی ہی اسمین کیا ایذا رسانی ہی
کہینگے لوگ تجھکو تو نہ جودھا ہی نہ گیانی ہی
ذرا ارجن سمجھ تو کیا یہ تقریر زبانی ہی

سری کرشن کا ارجن سے مطابق کرم جوگ کے تلقین کرنا

لڑائی سے نہ تو ارجن کبھی محوِ الم ہوگا
رہائی ہوگی اُنسے جو کہ ہین افعال کی قیدمین
حکیمون کی ہی یکسان رای یعنی ایک ہی مت ہی
جو جاہل ہین وہ رائین مختلف رکھتے ہین دنیا مین
جو واقف بید سے ہین پیش و پس اُنکو نہین ہوتا
تناسخ کے شکنجے مین وہی سرد آہ بھرتے ہین
جو خواہان جاہ و حشمت کے ہین وہ حق سے نہین واصل
خلاصہ بید کا ہی گیان خواہش سے رہے دُوری
نظر رکھو ہمیشہ گیان پر جو نفس مطلب ہے
بڑے چشمے سے جیسے چھوٹے چھوٹے چشمے ملتے ہین
جو عارف ہین وہی بیدون کے مطلب کو سمجھتے ہین

مٹیگا موت کا غم نقدِ خوشنودی بہم ہوگا
خرابی کا نہ باعث ہونگی پھر دنیا کی اُمیدین
بہت سے جسم ہین گو ایک لیکن گیان کی گت ہی
نہین حاصل ہی مطلب اُنکا اس بیجا تمنا مین
کہ بحرِ معرفت کا معتبر اس سے نہین ہوتا
اُمیدِ حشمت و اعزاز مین جو فعل کرتے ہین
خلاف بید افعال اُنکے ہین بیسود لاحاصل
دوئی کو چھوڑ مل حق سے تمنا جسمین ہو پوری
اُسیکے فیض سے انسان پہ نازل رحمت رب ہے
ہمارے بید سے عرفان کے غنچے یونہین کھلتے ہین
جو غافل ہین وہی غفلت کے کانٹون مین اولجھتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ارے ارجن سمجھ تو جنگجوئی کے جو لائق ہے
جو یہ سمجھے کہ میں کرتا نہیں ہوں فعل خود کوئی
دلیری سے نہ باز آ جنگ کو تیار ہو جا تو
کمالوں کو زوالوں کو برابر جان لے پیارے
جو ہوگا حسب موقع کام جوگ اُسکو ہی کہتے ہیں
جو فعلوں کے صلے کی آرزو رکھتے جاہل ہیں
نتیجہ جو عمل کا چاہتے ہیں لالچی وہ ہیں
جو میں افعال نیک و بد وہ رہجاتے ہیں دنیا میں
جو عاقل ہیں وہ قابو اپنے دل پر خوب رکھتے ہیں
فقط آواگون سے چاہتے ہیں اپنا چھٹکارا
جو دریائے جہالت سے نکلکر پار ہو جائے
ارے ارجن جو تو راہِ خردمندی سے بھٹکا ہے
ثباتِ عقل سے اس دل کی اُلجھن دور خود ہوگی

غرض جب کچھ نہیں بدلے کی پھر مطلب یہ فائق ہے
نہ پھر کچھ ذمہ داری ہے نہ ہے کچھ خوف بدگوئی
عمل کو ترک کر دے ہوش کو رکھ اپنے بر جا تو
ہو جیسا وقت اُسکے ہی مطابق کام کر سارے
جو عاقل ہیں کہاں غافل وہ اس رستے سے رہتے ہیں
جو ایشر میت کرتے کام ہیں بیشک وہ عاقل ہیں
جنھیں بدلے کی خواہش ہے کہاں دل کے سچے وہ ہیں
خلاف جوگ پھر کیوں کام ہو کچھ حرص بیجا ہیں
وہ فعلوں کے نتائج کی نہیں پابندی رکھتے ہیں
اسی سے باغِ حق میں ہوتے ہیں جا کر چمن آرا
وہی ملکِ خرد کا مالک و مختار ہو جائے
اسی سے اس خیالِ این و آن کا تجھکو کھٹکا ہے
طبیعت گیان کی تاثیر سے مسرور خود ہوگی

استفسار منجانب ارجن

ہوا جو لین ایشر میں ہے کیا حال ایسے عاقل کا
طریقہ کیا ہے قول و فعل کا کیا طور ہے دل کا

جواب منجانب کرشن جی

ہے سمجھا جسنے خود لذاتِ محسوسات کو فانی
وہی عاقل وہی کامل وہی حق کا ہوا پیارا
ہو جسکے دل سے فکر رنج و راحت دور عاقل ہے

ہے اُسنے شکل آسایش کی اپنے ہی میں خود جانی
وہی ہے آسمانِ مدعا پر گیان کا تارا
بری جو نفرت و الفت سے ہو وہ مرد کامل ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین جسکو خیال سود و بیم و عیش و غم آتا
کہہ وہ ہی پرسادی طور پر جسکی عنایت ہو
جو عارف مثل کچھوے کے چھپاتے اپنے اعضا سب
جو حیوانات کو کھاتا نہین اور دکھ نہین دیتا
جو طالب حق کا رہتا ہی بہ عقل و خرد پیہم
حواسون کی عیان ہی سرکشی سارے زمانے مین
جو نفس ناطقہ کے دھیان مین ہو جاتا ہی گیانی
جو اپنی عقل کا تابع ہی سالک اُسکو کہتے ہین
تعلق ہو جو محسوسات سے خواہش نمایان ہو
غضب کی ہو جو عادت عارضہ نسیان کا پیدا ہو
ہوا جب حافظہ رخصت تو غائب عقل ہوتی ہی
جو روکے شہوت و غصہ کو دل پر جسکا قابو ہو
عنایت جسپہ حق کی ہو تو چھُٹتے ہین عذاب اُسکے
مہذب جو نہین ہی اُسکا دل دانش سے خالی ہی
تصور ایکسو بدخلق کا رہتا نہین قایم
جدھر خواہش چلی دل اُسکے پیچھے پیچھے جاتا ہی
ہوا جسطرح کشتی کو بہا لاتی ہی دریا مین
پے جاہل شب تاریک ہی یہ روز روشن بھی
حواسون کی جہان طاقت سدا بیدار رہتی ہی

وہی تو صاحب دانش بس امو ارجن ہی کہلاتا
نگاہ حق مین عزت ایسے انسان کی نہایت ہو
وہی اہل کمال اچھا ہی اُسکا ہی چلن انسب
نہین جو نام بھی لذاتِ محسوسات کا لیتا
ہی اُس سے دور خود اسباب فانی کا اثر ہر دم
یہ دل کو کھینچتے ہین خوب اپنے کارخانے مین
حواس رُک سکے ہین قابو مین نہین فکرین آسانی
خلاف اُسکے عمل جنکا ہو وہ غمناک رہتے ہین
جہان خواہش ہوئی پیدا غضب کا پھر تو سامان ہو
جو قوت حافظے کی ہی پھر اُسکا بھی بھلا کیا ہو
گئی جب عقل پھر لے آپ کا انسان موتی ہی
سزاوار عنایاتِ الٰہی ایسا خوشخو ہو
مٹا دیتی ہی عقل اُسکی خیالاتِ خراب اُسکے
جو ہی بدخلق محوِ کجروی و بدخصالی ہی
نہین ہی جسکو یکسوئی وہی ناکام ہی دایم
چلا جب دل حواس عقل بھی چکر مین آتا ہی
اسی صورت روان ہی عقل بھی جوش تمنا مین
نظر آتا نہین چشم خرد کو جیب و دامن بھی
طبیعت صاحب دل کی وہین ہشیار رہتی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہون دریا جسطرح کافور آغوشِ سمندر مین
ہون یونہین خواہشین معدوم و غائب قلب کے گھر مین

اسی صورت سے عارف کا تو مطلب بھی وہی حامل ہی
اگر تنقیح معقولات مین دل اُسکا مائل ہی

جو عارف ہے نتیجے کی نہین اُسکو کبھی خواہش
ہوس سے دل ہوا جو پاک پھر اُسکو نہین کاہش

نہین ہوتا ہی جو راہِ ہوا و حرص مین راہی
وہ ہی بے خوف پانی سے ہمیشہ صورت ماہی

سمجھ لیتا ہی جو اک بار اسرارِ حقیقت کو
پھٹکنے ہی نہین دیتا وہ گرد اپنے جہالت کو

سمجھ پر اپنی جو رہتا ہی قایم وقت آخر تک
وہ ہوتا برھم مین ہی لین کچھ اسمین نہین ہی شک

تیسرا ادھیاے

کرم جوگ یعنی افعال کی فضیلت مین کرشن جی سے ارجن کا کلام

کام پر جب ہی فضیلت گیان ہی کے رنگ کی
آپ پھر دیتے ہین کیون ترغیب ناحق جنگ کی

بات جو ہو صاف سے آ کر فرمائیے اے کرشن چند
ہو مفید حال جو کچھ کہیے اے دانش پسند

کرشن بولے دو طریقے ہین بسر اوقات کیے
کرم سے یا گیان سے دُکھ دور ہون آفات کیے

پہلے جو مین نے کہا وہ گیان ہی کا ڈھنگ تھا
ان بیانون مین سراپا معرفت کا رنگ تھا

کرم کا جوگ اب دکھاتا ہی طریقہ دوسرا
آدمی کے واسطے ہی یہ سلیقہ دوسرا

کرم دنیا کا جو چار و سمت کاروبار ہی
اسمین اچھے اچھے فعلون کی ہر دو در کار ہی

فعل کرکے اس کی لذت سے نہ دل جبتک ہو سیر
ترک کرنا اُسکا مشکل ہی یہ سمجھو ہیر پھیر

دل مین جبتک لجۂ حرص و ہوا کا جوش ہی
پھر کہان یہ آدمی اہل کمال و ہوش ہی

عادت خلقی بشر کی ہی کہ کچھ کرتا رہے
دل مین کچھ ادراک معقولات کا سودا رہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روک دے ظاہر مین بھی جو کوئی اشغال احساس ۔۔۔ ہین مگر باطن مین محسوسات دنیا دل کے پاس

پھر رکاوٹ ہی دلیل کمند ذہنی بشر ۔۔۔ اس سے بد افعالیون کے ہوگئے ہین ظاہر اثر

جو حواسِ ظاہری و باطنی کو روک کر ۔۔۔ حرص نفسانی سے بھی ہو کر مبرا سر بسر

قوتِ حاصل شدہ سے کام کرلے ہی شریف ۔۔۔ حرص ناجائز زمانے مین ہی بدنام و کثیف

قادر مطلق نے طاقت کام کرنیکی جو دی ۔۔۔ ہی غرض اس سے کرے انسان اپنی آشتی

فعل جو کرنے کے لایق ہین وہ کرنا چاہیئے ۔۔۔ مصلحت کی حد مین نفس کا رہنا چاہیئے

اچھے کامون سے رہے جو بازِ آسایش ہو ۔۔۔ جو مکان خالی پڑا ہی اُسمین زیبایش ہو

کرم جو کرتے نہین ہین لوگ حق کی راہ مین ۔۔۔ ہین گرفتارِ بلا وہ آرزو کی چاہ مین

کام کرنے کی جو طاقت ہی تو اُسکا صرف ہو ۔۔۔ فعل بد لیکن نہ ہو یہ عادتِ کم ظرف ہو

سب سے پہلے یہ ہدایت خود سری برمھا نے کی ۔۔۔ جگ کرنے والے کی ہوتی ہی بیشک بہتری

دیوتون کے واسطے کر جگ کہ حاصل ہو مدد ۔۔۔ جب یہ بخشی ہی مدد ہوتی ہی مشکل خود ہی رد

دیوتون کو نذر جو دیگا وہ مطلب پائیگا ۔۔۔ خادمون کو بھی صلہ مخدوم سے ہاتھ آئیگا

اپنی محنت کی کمائی سے جو کھاتا ہی غذا ۔۔۔ سب گناہون سے بری ہی دور ہی اُس سے بلا

جو کرے مہمان نوازی وہ بھی نقدِ لطف پائے ۔۔۔ پہلے مہمان کو کھلائے بعد اُسکے آپ کھائے

کھا کے کھانا خود غرض جو اپنا بھرتا ہی شکم ۔۔۔ دولتِ آسودگی ہوتی نہین اُسکو بہم

اناج سے جاندار سب پیدا ہوے ہین سربسر ۔۔۔ آب باران سے بھی ہی غلہ کی پیدایش ادھر

جگ کے کرنے سے ہوگا آب باران کا نزول ۔۔۔ جب یہ صورت ہی تو پھر ہی کام سے سستی فضول

کام کرنے کے لیئے ہی وید کا بھی حکم عام ۔۔۔ وید وہ پستک ہی نامی جو ہی برہما کا کلام

جو عمل کرتا نہین پیشے پہ اپنے ہی زبون ۔۔۔ کام کرنے سے جو غافل ہوگیا ہی سرنگون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب تلک انسان ہے اس دنیا مین پابندِ حواس
نیک افعالی نہ چھوڑے ورنہ ہوگا تجھکو یاس

تن پرستی کے جو فعلون مین ہے مائل روز و شب
نیک افعال اُسکا ہو سکتا نہین ہرگز لقب

جو نہین کرتا اعانت دوسرے کی کرکے کام
دوسرے سے بھی مدد پاتا نہین وہ لاکلام

ہر بشر کو چاہیے وہ دوسرون کو دے مدد
ہو نہ بدلے کی ہوس یا فائدے کی دل مین کد

ایسا جو انسان ہے رتبہ اُسکا ہوتا ہے بلند
نامور ہوتا ہے دنیا مین بہ شانِ ارجمند

جنگ کرنا رزمگہ مین دھرم ہے اور راج نیت
حکمرانون نے لیا میدان مطلب اس سے جیت

چونکہ تم اُس کام کے لایق ہو چھوڑو بزدلی
ظالمون کو دو سزا یہ سخت ہے لازم یہی

چلتے ہین جس راہ پر ذی ہوش وہ ہے راہِ عام
جو پسند حکمران ہو کرتے ہین محکوم کام

مجھکو کرمون کے تعلق سے ضرورت کچھ نہین
مجھکو ہر شے ہے میسر خود ہی اے اہلِ یقین

گو یہ صورت ہے مگر بیکار مین رہتا نہین
غفلت و سُستی کا صدمہ نام کو سہتا نہین

مین اگر کامون کو چھوڑون آپ مین کب ہے بہتری
کاہلی ہے دشمنِ ہستی و شانِ سروری

پیشوا جب کام چھوڑے شغل بیکاری بڑھے
پیرو ہی ساتھی کرین عالم مین ناداری بڑھے

جو مین جاہل وہ طمع کے بس مین کرتے کام ہین
جو مین عالم کام اُن کے سب مفید عام ہین

گیان سے جو بے خبر ہو حرص مین ہے مبتلا
گیانیون سے دور ہے لذاتِ دنیا کی بلا

آدمیت کا یہی ہے مقتضا کچھ کام ہو
کام جو آغاز ہو بس اُسکا ٹھیک انجام ہو

قول ہے مغرور کا مین صاحب اقبال ہون
بانیِ کارِ جہان ہون فاعلِ افعال ہون

گیان کی جو راہ سے واقف ہوا ہے آدمی
اسکی دانائی و خوش بختی مین کب ہوگی کمی

جو صفات و ذات مین ہے فرق اُسے معلوم ہے
وہ خوشیِ جاودانی سے نہین محروم ہے

اوسکا دل لذاتِ دنیا سے رہا کرتا ہے دور
خواہشون سے ہو جو آزادی تو حاصل ہے سرور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خواہش بیجا میں جنکا وقت ہوتا ہے بسر — چاہیے دانا کرے تعلیم پر اُن کی نظر

ہو اگر گمراہ راہِ راست اُسے دکھلایئے — کام جو بھولا ہوا ہو اُسکو پھر سکھلایئے

تیرے دل میں میرا اے ارجن قیام پاک ہے — خود سمجھ لے راز یہ گر صاحبِ ادراک ہے

کام جو کوئی کرے تو اُسکا فاعل مجھکو جان — جنگ کو آمادہ ہو جا بُزدلی کا چھوڑ دھیان

راہِ حق کا جو ہے پیرو بے ریا ہے اُسکی ذات — وہ نہیں کرتا ہے ہرگز پیرویِ رسمیات

جو مذمت آدمی بیدانت کے مت کی کرے — پیروی وہ جاہلِ مطلق حماقت کی کرے

ہو بہت کرموں سے گیانی بھی یہ ناممکن ہے بات — کیسے پھر نادان کو ان کرموں سے ہو کیونکر نجات

ہیں خیالِ منفعت میں مبتلا تیرے حواس — دل میں ہے پیدا ہوا اضطراب و رنج و یاس

تیرے بیری ہیں دشمنِ جانی نہ کہنا انکا مان — ہے بھلائی جسمیں اُس مذہب کو ٹھیک جان

ہے جو فرضِ منصبی اُسکا مقدم ہے خیال — غیر کے کاموں کی کچھ واجب نہیں ہے دیکھ بھال

ہو پہ تکمیلِ فرضِ منصبی گر خوفِ جان — تب بھی ہے تکمیلِ فرضِ خاص واجب مہربان

جو فرائض غیر کے کرتا ہے انسان اختیار — ہے وہی محوِ پریشانی و غمِ انجامِ کار

سُن کے ان باتوں کو ارجن نے کیا پھر یہ سوال — مرتکب ہے فعلِ بد کا کون اے نازک خیال

کرشن جی بولے سبب اسکا ہے خواہش یا غضب — ہیں انھیں دونوں سے پیدا رنج و تکلیف و تعب

ہو جہاں غالب رجوگن خواہش و غصہ بڑھے — دیو سرکش یہ وہ ہے جو سر پہ انسان کے چڑھے

ہو دھوئیں میں جسطرح آتش نہاں اے مہربان — زنگ سے آئینہ کی جیسے ہوں زائل خوبیاں

جسطرح جھلی میں رہنے سے نہ ہو بچہ عیاں — گیان بھی یوں پردۂ حرص و غضب میں ہے نہاں

خواہشِ دل گیان کی دشمن ہے اسمیں شک نہیں — اسکا بڑھنا ہی بُرائی کی ہے جڑ صورت بالیقین

آتشِ سوزاں میں لکڑی جسقدر ڈالو جلے — حرص کا وہ زور ہے جس سے نہ پھر قابو چلے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب حواس و عقل و دل مین مسکنِ خواہش ہوا
آدمی بے علم ہوکر مائلِ کاہش ہوا

اسلیئے اے آرجنِ والا گہر تو غور کر
جان لے موذی سے بھی بڑھکر ہی خواہش کا اثر

ہی یہ وہ دشمن جو ہی غارت گرِ علم و سرور
قتل کرنا ایسے موذی کا مناسب ہی ضرور

ہی حواس اچھا بدن سے دل سے کمتر ہی حواس
دل سے برتر عقل کا ہی مرتبہ اے خوش قیاس

عقل سے بڑھکر ہی نفسِ ناطقہ کی شانِ پاک
آتما بھی اُسکو سمجھو ہو نہ ہرگز دردناک

سب سے بڑھکر ہی جو آرجن چیز اوسکی قدر کر
خواہشِ حرص و ہوا کے قتل کرنے سے نہ ڈر

چوتھا ادھیائے۔ کرم سنیاس

یعنی

اندریون کے قابو مین رکھنے کی ہدایت

بولے یہ کشن جی بعد علم
مقبول ہی کرم جوگ کا علم

یہ علم ہی معرفت کی بُنیاد
ہی خانۂ عقل اس سے آباد

سب سے پہلے یہ حکمت و علم
سورج کو سکھایا مین نے یہ علم

بیوس تت من نے پھر اوسی سے
اس علم کے سارے طرز سیکھے

اچھواک لے پھر یہ علم اُن سے
سیکھا تھے ہی دل کی دُھن سے

بعد اس کے یہ علم پاک و مرغوب
مشہورِ زمانہ ہوگیا خوب

اس علم سے سب رشی تھے آگاہ
واقف سے تھے راجگان ذیجاہ

دنیا مین ہے انقلاب کی دھوم
یہ علم بس اسلئے ہی معدوم

یہ علم قدیم اور ہے پاک
خوبی سے ہین واقف اہل ادراک

تو ہی عزیز و لائق کار
اس علم سے جلد ہو خبردار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ارجن نے کہا کہ اے مہاراج — سورج کب آپکا تھا محتاج
آپ اب تو ہوے جہان مین پیدا — سورج پہلے ہی تھا ہویدا
پھر اُس سے یہ علم نیک بنیاد — سیکھا کس طرح ہو یہ ارشاد
فرمایا کہ مین بھی اور تو بھی — دونون ہین قدیم ہی کے ساتھی
گذرے ہین بہت سے جنم یون ہین — واقف نہین تم ہوا سے خوش آئین
مین واقفِ رازِ مدعا ہون — جو کچھ گذرا ہی جانتا ہون
مین رونقِ باغِ سروری ہون — پیدائش و موت سے بری ہون
ہون بانی و مالکِ زمانہ — ہون کامل و قادر و یگانہ
تاہم قدرت مین ہو کے مشتاق — ہوتا ہون عیان میانِ آفاق
اخلاقِ حمیدہ دور ہون جب — دنیا مین بپا فتور ہون جب
بہرِ اصلاح و فکرِ موزون — جو شکل عیان ہو بس مین وہ ہون
بہرِ امداد نیک اشخاص — ظاہر ہوتا ہون با صد اخلاص
بڑھتا ہی جو سرکشی کا اندھیر — ہوتی نہین انسداد مین دیر
کرتا ہون مین عدل کی حفاظت — غالب نہ ہون جس مین اہلِ بدعت
مطلب ہی نہ بیکار و بار بگڑے — دنیا کا نہ افتخار بگڑے
جس نے یہ کمال حیرت انگیز — جس نے یہ ظہور قدرت آمیز
سمجھے وہ ہوا ہی وصل مجھ مین — بس لین ہوا ور اصل مجھ مین
گیانی ہی جو صاحبِ ریاضت — اوسکو ہی آتما سے اُلفت
کام اُسکو نہین خوشی و غم سے — ہوتا ہی وہ آکے وصل ہم سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

جو دیکھیگا مجھکو جس نظر سے — پائیگا مجھے اُسی اثر سے
جو ثمرۂ فعل چاہتے ہین — رسم دنیا نباہتے ہین
وہ پوجتے دیوتاؤن کو بھی — پاتے ہین مراد جلد دل کی
ہین چار برن جو بہر تنظیم — ہے فعل و صفت سے اُنکی تقسیم
بانی ہون مین اونکا گو سراسر — آزاد مگر ہون ہر طرح پر
آلودہ مین فعل مین نہین ہون — خواہش سے بھی دور بالیقین ہون
واقف ہوا مجھ سے جو خردمند — فعلون کا نہین کبھی وہ پابند
جو لوگ کمال کے تھے طالب — رہتے تھے اسی عمل پہ غالب
قابل کرنے کے کام جو ہین — یا مختصر انتظام جو ہین
سن ارجن اونکی مجھسے تفصیل — واجب احکام کی ہے تعمیل
آتشیر کے ہیت جو کرے کام — اُسکو نہین فکر رنج و آرام
ہے دل جو بری سزا جزا سے — ہے خوش وہ کمال مدعا سے
خواہش سے بری ہین جنکے افعال — ہین عارف و کامل و خوش اقبال
امیدون سے پائے جو رہائی — ہو اُسکے خیال مین صفائی
مشہور جو نیک و بد ہین افعال — ہو ان مین تمیز بھی بہر حال
جو شہوت و غصہ سے ہو اپاک — ہین جنکے حواسِ شان ادراک
وہ شخص ہے عاقل زمانہ — ہے واقف و کامل زمانہ
ہو جسم سے اُسکے فعل اگر بد — ست کرم سے اونکا ہو گنہ رد
ترک افعال کی جو ہے دھن — مشکل ہے نباہ اُسکا ارجن

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فعلون کو جو سمجھے ترک افعال
بے فعل کے ہو جو محو اشغال

عارف ہی وہی وہی ہی کامل
ہی حلقۂ ذات حق مین داخل

جو قانع و صابر آدمی ہی
جو راضی و شاکر آدمی ہی

جو کچھ حاصل ہوا اوسی سے ہو شاد
ہو حرص و حسد سے پاک و آزاد •

ہو محو نہ اوسمین جو کرے کام
رکھے نہ وہ فکر رنج و آرام

یکسان جو امید و یاس سمجھے
وہ گیان کو اپنے پاس سمجھے

جو بیم و رجا سے ہو چکا دور
دل کا عارف وہی ہی مشہور

وہ آلہ جو ہوم کا کرے کام
وہ جسمین ہو جن سے ہوم انجام

وہ آگ کہ جسکا ہوم ہی نام
جلنے سے ہو جس کے نیک انجام

اُن چیزون کو حق جو سمجھے ہی ٹھیک
عارف ہی وہ عارفون کے نزدیک

جو لوگ ہین کرم ہی کے پابند
کرتے ہین سُرون کو جگ سے خورسند

بعضون کا عمل - اس سے ہی دور
پھٹکل وہ ہی جو پھل سے ہی دور

ہین ضبط حواس بعض کرتے
لذات کا دم نہین ہین بھرتے

بعض اپنے پران روکتے ہین
دل کا ارمان روکتے ہین

بعض کرتے ہین وہ ریاضت
جسمین ہوتی ہی سخت محنت

بعضے کرتے ہین مہیانی ۴
بعضون نے عبادتون کی ٹھانی

اشٹانگ کا جوگ کرتے ہین بعض
جپ منتر کا لوگ کرتے ہین بعض

کچھ کرتے ہین لوگ اپان والیو
کرتے ہین کچھ پران والیو

بعضے کچھ کرکے کم غذائین
خواہش کی مٹاتے ہین جفائین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو جو کرتے ہین ایسے افعال   مل جاتے ہین حق سے وہ بہرحال
برعکس جو انکے کرتے ہین کام   رہتے ہین سدا ذلیل و بدنام
جو کرم بیان کیئے گئیے ہین۔   ویدون مین عیان کیئے گیئے ہین
باعث ہین نجات کے یہی کرم   انکی ہی طرف بشر ہو سرگرم
جو جگ وغیرہ کرم ہین اور   عرفان افضل ہے سب سے ہر طور
عرفان ہی سے مکت ہو میسر   کوئی نہین چیز اُس سے بہتر
جب حد سے سوا فروتنی ہو   جب عرض دہ ہوئے دل غنی ہو
جب عارفون کی ہو خوب خدمت   تب حاصل علم حق ہو حضرت
عارف کی ہے پاک وصاف حالت   اوسپر نہ کرے اثر جہالت
عارف پہ خودی نہ ہوگی حاوی   ہین اوسکی نظر مین سب مساوی
کیسا ہی ذلیل ہو گنہگار   ہو گیا ان کے فیض سے خوش اطوار
لکڑی ہو خشک یا کہ تر ہو   آتش سے ضرور اوسے ضرر ہو
عرفان بھی اسیطرح بہرحال   کرتا ہے فنا تمام افعال
عرفان ہر ایک سے ہے اعلے   رتبہ تپ جوگ سے ہے بالا
اس سے ہی ہو لقد لطف حاصل   اس سے ہی ہوا اہل عقل کامل
مضبوط ارادہ۔ سعی کامل   کر دیتے ہین حل ہر ایک مشکل
جس شخص کا ہو ضعیف ارادہ   رہتا ہے وہ مضمحل زیادہ
کرتا ہے نہین جو سعی معقول   مرتا ہے وہ غم مین ہو کے مشغول
قابو مین نہ ہون حواس جس کے   ہو نقد خرد نہ پاس جس کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دنیا کے بھی لطف سے ہی وہ دُور
سنیاس کرے جو اہل کوشش
اے ارجن تو ہی اہل شمشیر
واجب نہین تجھ کو بزدلی ہی
جو دل مین شکوک ہین وہ کر دُور
تیغ عرفان کو ہاتھ مین لے
فوج دشمن کی سمت جا تو

عقبیٰ کی بھی راحتین ہین کافور
کرمون کی نہ اُس سے پھر ہو پرسش
راجہ کا پسر ہی اہل توقیر
یہہ دشمن شان عاقلی ہی
کر گیان سے اپنے دل کو پُرنور
فوج ہمت کو ساتھ مین لے
میدان کی طرف قدم بڑھا لو

پانچوان ادھیاے سنیاس جوگ

یعنی

موقع اور وقت کے مناسب کام کرنا

کہا یہہ ارجن نے کرشن جی سے کہ شغل افعال اک طرف ہی
ہی ترک افعال دوسری شی پھر انمین سے کون باشرف ہی
نصیحتین ہین کہ دو ضدون کو کیا ہی یکجا یہہ بات کیا ہی
مفید جو ایک اُن مین سے ہو۔ کہو وہی اپنا مُدعا ہی
کہا سری کرشن نے کہ دونون ہی مکُت داتا ہین بہر انسان
ہی ترک افعال سے ہمیشہ بڑھی ہوئی کرم جوگ کی شان
نظر سے جس کے دوئی ہو رخصت وہی لبس آزاد کرم سے ہی
بری ہر اک کاروبار سے ہی۔ نہ کام اُسے سخت و نرم سے ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو کرم کانڈ اور گیان مین فرق جانتے ہین ہین طفل مکتب
جو باخبر ذہین نظر مین اُنکی ہی صاف دونون کا ایک مطلب
جہان یہ گیانی کی ہو رسائی ۔ ہی وان گذر کرم کانڈی کا
الگ الگ انکو پھر سمجھنا ۔ سبب یہ ہی عقل کی کمی کا
جو کرم کرتا نہین ہی پہلے ۔ کبھی وہ ہوتا نہین ہی تیاگی
جو نیک افعال کا ہو فاعل وہ برمھ مین لین ہوگا بھاگی
جو کرتا ہی کرم جوگ پیارے ۔ دل اُسکا ہوتا ہی صاف بالکل
ہو قادر جسم و خواہش دل ۔ کرے نہ کچھ بھی خلاف بالکل
ہو دستگیر اُسکا خود ہی الیشر ۔ حساب سے فعل بد ہو منہا
جو نیکیون کی طرف ہو راغب ۔ وہی ہو انسان سب سے اچھا
ہوا جو آگاہ برمھ سے ہی ۔ ہی وہ بھی انسان ہی تو آخر
حواس کرتے ہین کام اپنا ۔ نہین ہی کچھ فرق بھی بظاہر
ہم چشم بینا تو گوش شنوا زبان کو ہی ذائقے سے مطلب
ہی ناک سے کام سونگھنے کا ۔ سمجھنے کی بھی ہین طاقتین سب
یہ حال سب کچھ ہی لیکن اُسکی نظر مین کام اُسکا کوئی کیا ہی
وہ فعل کا آپ ہی کو فاعل نہین سمجھتا ہی مبرا ہی
کسیکو دینا کسی سے لینا ۔ کسیکا پردہ نہ فاش کرنا
کسی کی نگرانی یا کسی چیز کی جہان مین تلاش کرنا
یہ فعل جو ہین حواس کیے ہین وہ جانتا ہین نہین ہون فاعل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسی سے وہ لین برہم مین ہی اُسی سے پہنچا وہ سو منزل
جو کام کرتے ہین پھر بھی مجبور اپنے کو دل مین جانتے ہین
وہی برُے کام سے جدا ہین۔ وہ ہی نصیحت یہ مانتے ہین
جو حق سے واصل ہی اُسکو اُلفت نہین جو اس دل و بدن سے
وہ کام کرتا ہی یو ہین مطلب نہین اوسے راحت و محن سے
کنول کا پتا ہی آب ہی مین مگر یہ بے لوث آب سے ہی
یہی ہی تارک کا حال ارجن جدا ثواب و عذاب سے ہی
ہوا جو عارف اُسے نہین کچھ بھی اپنے افعال کی تمنا
جو تفرقے مین پھنسا ہوا ہی۔ اُسے ہی اشغال کی تمنا
ہوئی حکومت ہی جس کی دل پر وہ ترک کرتا ہی کام دل سے
پھر اُسکی آرام سے بسر ہی۔ مٹا شرور تمام دل سے
سبھاؤ نے راہ جو بتائی۔ اُسیکی لوگون نے پیروی کی
ہی اختیار آدمی کو حاصل ہی راے غالب فقط اُسکی
نہ لے عذاب و ثواب خالق اُسے نہ کچھ اُنکی آرزو ہی
جو غافل انسان ہو گیا ہی اسی سے آوارہ سو بسو ہی
اگر جہالت ہو دُور دل سے تو گیان کا آفتاب چمکے
سمجھ مین آجائے راز پنہان رہین نہ سامان غم و الم کے
جو اپنی ایشر سے لو لگائے وہ دوست صادق اوسے بنائے
یہ ڈیرا اپنا وہان جمائے۔ کہ لوٹکر خلق مین نہ آئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو مرد کامل ہین انکی نظرون مین سب برابر ہین فرق کیا ہی
برہمن و چھتری ہین یکسان یہان نہ چھوٹا نہ کچھ بڑا ہی
ہین مادہ وگاو فیل و سگ بھی برابر اہل خرد کے آگے
نہ انکو چنڈال سے ہی نفرت - نہ بڑھتے ہین اپنی حد سے آگے
جو سم درشٹی بشر ہو کوئی اُسیکو حاصل ہی نشچیابی
برابر اُسکو ہی دین دنیا نہین ہی اُسکیلیے خرابی
جو سم درشٹی ہوا ہی گیانی وہی تو ایشر مین لین ہوگا
جسے ہی سچی خوشی میسر وہ کاہیکو پھر ملین ہوگا
جو قید لذات دنیوی سے الگ رہے ہی وہ نام آور
ہی کرم جوگ ایسا گیان جوگ ایک چاہے وہ جو کرے ہی بہتر
جو لذتین اندریون سے حاصل ہوئین وہی رنج کا سبب ہین
سمجھ کے عارف بس اُنکو فانی جہان مین راغب وہ انسے کب ہین
جو شہوت و غصہ پر ہو غالب - بس فنا پھر وہ کام کیا ہی
جو مرنے سے پہلے اونکو جیتے وہی تو اوتار گیان کا ہی
ہی جسکے باطن مین سچی راحت اُسیکو روشن ضمیر سمجھو
اُسیکو گیانی اُسیکو دھیانی اُسیکو حق کا خبیر سمجھو
جو شہوت و غصہ سے بری ہی ہی دل پہ قایم حکومت اسکی
وہی ہی آگاہ آتما سے لگی ہی حق سے طبیعت اُسکی
جو غیر محسوس لذتون پر جھکا وہ اہل کمال ہوگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا ہی قابو مین جس نے دم کو وہ حق سے ملکر نہال ہوگا

جو اندری اپنے بس مین کرلے جو پاے انتہ کرن پر قابو

جو یاس و امید و رنج و غصہ سے دُور ہو موکش پائے خوش ہو

جو دل سے ہو خیر خواہِ خلقت کرے جو بھگوان کی عبادت

جو ہی سدا مائلِ ریاضت ہی اُس سے پرماتما کو الفت

تمھین بھی ارجن یہی ہی واجب کہ کام ایسے ہی کیجئے اب

کہ جس سے ایشر ہو تم سے راضی ہو دور ہر وا آکے مشکل مطلب

چھٹا ادھیاے ۔ ادھیاتم سنجم یوگ

یعنی

آتما مین محویت

اپنے کرمون کے جو پھل کی آرزو رکھتا نہین
جو ہی تیاگی وہ ہون اور کرم سے آزاد ہی
جوگ بھی سنیاس بھی دونون کا مطلب ایک ہی
وہم کے پھندے سے جو چھوٹا اُسے ایشر ملا
جسکا قابو ہی حواسون پر وہ جوگی بن گیا
جو خودی کو چھوڑ دیتا ہی الم سے دور ہی
آدمی کی ہی خودی دشمن اسے پہچانئے
محو ہو جاتا ہی جو انسان اپنی ذات مین

وہ ہی تیاگی لین بھی ہی آتما مین بالیقین
کرم کی کیا فکر اُسے ہو حق کی جسکو یاد ہی
ہو تو ہم دور اگر پھر آدمی خود نیک ہی
جو رہا بندش مین اُسکا غنچۂ دل کب کھلا
دل پہ جو قادر ہوا وہ عارفِ مل ہوا
ہوئے یکتائی سے واصل روز و شب مسرور ہی
احدیت کا ہی جو درجہ اُسکو اعلیٰ جانئے
ہی وہی یکتا وہی ہی نامور ہر بات مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو ہین اپنے نفس پہ قادر وہ انسان نیک ہین
ہوگیا علم الٰہی سے جو واقف نامدار
جو بشر ہر دوست اور دشمن کو یکسان جان لے
باغرض کو بےغرض کو اور عزیز و غیر کو
اشرفِ مخلوق اُسی کو ہے کہتے ہین اہل شرف
جسم و دل پر جسکا قابو ہو کرے خواہش کو پست
ہو زمین ہموار اُسپر گھاس ہو پھر پوست شیر
اندریون کو دل کو بھی روکے جو خوش انجام ہو
رکھے سیدھا جسم کو ہو گردن و سر مین نہ خم
مستقل بےلوث دل پہ حکمران ہو جو بشر
جو بہت کھاتا ہے یا کرتا ہے فاقے صبح و شام
جو بہت جاگے بہت سوئے یہ ہین غفلات کے روگ
کھانا پینا جاگنا سونا یہ سب جتنے ہین کام
جوگی جب لذاتِ دنیاوی سے ہو جاتا ہے دور
جس مکان مین ہو ہوا کم شمع کی لو ٹھیک ہو
جوگ سے ہوتا ہے قایم خوب دل کا انتظام
جوگ کا حاصل ہو جسکو لطف با توقیر ہی
جانتا ہے جو حقیقت جوگ کی ہے باخرد
علم سے عالم ہو پہلے پھر کرے قابو مین دل

گرمی و سردی و رنج و راحت اُنکو ایک ہین
اُسکے سر پہ فکر دنیا کا نہین رہتا ہے
جو بڑے چھوٹے کے رُتبے کو برابر مان لے
جانے جو یکسان و ہمرتبہ و حوش وط
ہوتی ہین مشہور اُسکی نیکیان چارون
آتما سے ملنے کا خلوت مین کرلے بندوبست
یا ہرن کی کھال پہ بیٹھے وہ ہو کر دل سے
ہے یہی اشٹانگ جوگ آسان نہین یہ کار
ناک کے نتھون کو دیکھے دل ہو یکسو یکتا
دھیان ایشر کا وہی کرتا ہے اسے والا گ
پاہے جسکے دل کو ہر دم خواہشِ و فکر طعا
جوگ کرنے کے نہین لایق ہین ہرگز ایسے لو
ہون مطابق گیان کے گر پختہ ہو جوگی نیکنا
اُسکا استحکام دل پھر حق کا دکھلاتا ہے نو
دل ہی جو قائم نہین پھر حرص کی تحریک ہو
مست رہتا ہے وہ اپنی ذات ہی مین صبح و شام
وصلِ حق حاصل ہوا اُسکو صاحب تقدیر
ہے بلائے حرص و خواہش اُسکے سایے سے بچے
سایۂ حرص و ہوا کے بھی نہ جائے متصل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب یہ صورت ہو تو وہ پھر جوگ مین مشغول ہو
جس نے دل کو کر لیا قابو مین کامل ہو گیا
ذات ایسے شخص کی معقول ہی ہر بات مین
ذات خلقت مین بھی وہ کرتا ہی اپنا ہی خیال
جو مجھے سب مین جو سب کو مجھ مین کرتا ہی نظر
بولے ارجن سبکو یکسان جاننا مشکل ہی کام
دل مین ہی تحریک کی خو سے جبلی کیا رُکے
سرکش و مغرور جب دل ہی تو کیونکر روکیئے
کشن جی بولے یہ سچ کہتے ہو لیکن جوگ سے
جوگ کرتے کرتے دل کو بس مین کر لیتے ہین لوگ
جنکے دل مین عشق ہو ملتی ہی ذاتِ حق انھین
دل اگر شغلِ عبادت کی طرف راغب رہے
بولے ارجن جو ہے انکمین شوقِ اتصال
ہو مگر اُس سے نہ پورا کام یہ پھر کیا ہو حال
کشن بولے وہ بھی ہرگز ہو نہ پابندِ بلا
کام جو کرتا ہی اچھا غم نہ اُسکے ہو قریب
بعد وُہ مردِ نیک افعال کے گھر جنم لے
جیسی پہلے فہم تھی ہو فہم ویسی بعد بھی
جنم سابق مین کئے جو جوگ تھے پھر آئین یاد

ذاتِ حق مین ہو وہی واصل وہی مقبول ہو
چھوٹ کر قیدِ گنہ سے حق مین واصل ہو گیا
روے خلقت دیکھتا ہی خود وہ اپنی ذات مین
جو دورنگی سے جُدا ہی ہی سدا آسودہ حالی
اُس سے پنہان ہین نہین ای ارجنِ والا گہر
مثلِ سیماب اپنا دل بیتاب ہی ای نیکنام
جو سلاخِ آہنی ہی ہاتھ سے کیونکر جُھکے
آندھیون کے زور کو مشکل ہی کیونکر روکیئے
دل کو ہو جاتی ہی صحت سرکشی کے روگ سے
اختیار اوسکو ذرا بھی نہین دیتے ہین لوگ
آرزوے شوق بیجا ہی نہین مطلق انھین
پھر نہ اُسیرِ خواہشِ دنیا کبھی غالب رہے
جوگ کرنے کی طرف قایم کرے اپنا خیال
وہ کہان پہونچے ہو اُسکا حال کیا ای باکمال
نیکی کرنیوالا غم مین کب ہوا ہی مبتلا
ایک مُدت تک اُسے بکنٹھ رہتا ہی نصیب
ہی غنیمت یہ بھی وہ خوش حال کے گھر جنم لے
جنم دیگر مین نمایان ہو خیال سعد بھی
پھر وہی ہو کوششِ دل پھر وہی ہو اعتقاد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الغرض اس جنم مین ہو جوگ سے حاصل کمال — خواہشِ ادراک کو حاصل ہو خالق سے وصال
گو کوئی جنم اُسکو لینا پڑتے ہین آفاق مین :: — حق کی رہتی ہی مگر خواہش دلِ مشتاق مین
جوگ نا ہون سے جدا رہتا ہو قلبِ صاف سے — دیکھتا ہی اپنی حالت دیدۂ انصاف سے
مکت پاتا وہ بھی ہی لیکن کئی جنمون کے بعد — ہوتا ہی خوش مرد خوش باطن کئی جنمون کے بعد
دل سے ہی جو حق پرست اُس سے جدا مین بھی نہین — دل نہین ہی جسکا پست اُس سے جدا مین بھی نہین
راست بازی سے جو میری سمت رکھتا ہی خیال — میرے دل مین وہ جگہ پاتا ہی اے فرخندہ فال
بس وہی جوگی ہی سچا جسکو میرا دھیان ہی — دل مین کرلے خوب غور ارجن یہ اچھا گیان

ساتوان ادھیاے

گیان بگیان جوگ ۔ یعنی عرفان کی فضیلت مین

سُن اے ارجن بڑا ہی مرتبہ علمِ الٰہی کا — پئے اہلِ تجسس یہ سبق ہی خیر خواہی کا
تمنا گیان کی جسکو ہوئی وہ مجھ سے ملتا ہی — ہوا سے جوگ سے غنچہ دلِ طالب کا کھلتا ہی
ہزارون مین سے کوئی شوقِ معقولات رکھتا ہی — ہزارون مین سے کوئی ذائقہ عرفان کا چکھتا ہی
ہزارون مین سے کوئی شایقِ درکِ حقیقت ہی — ہزارون مین سے کوئی واقفِ رازِ طریقت ہی
ہوا و آب و گل آتش خلا و دل خرد نخوت — ان آٹھون سے ہین سب واقف ہر اک کا ہی [illegible]
مزاج اُنکے جدا ہین اصل اُن سب کی مگر مین ہون — بظاہر ہی عمل اُنکا مگر قادر مین اُن پر ہون
یہ موجودات کُل کے ہین سبب کام اُنکا جاری ہی — مگر مین اُن سے برتر ہون یہ خلقت میری ساری ہی
یہ موجودات کے مصدر یہی ہستی کے بانی ہین — مگر مین ان کا خالق ہون یہ سب مجھ سے ہی فانی ہین
یہ سب ہین منسلک مجھ مین ہون دانے جیسے تاگے مین — پرے دُور ہین دستِ مدعا نے جیسے تاگے مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا و آب میں ہوں آگ میں ہوں خاک میں ہوں میں
ہمی و ذائقہ پانی میں دریا میں روانی ہوں
بصارت آنکھ میں گر ہوں زبان میں تاب گویائی
سلاطین کا حشم میں ہوں کریموں میں سخا ہوں میں
ستوگن کا رجوگن کا تموگن کا میں بانی ہوں
یہی تینوں صفاتی خاصے لوگوں پہ غالب ہیں
شجاعوں کی جو قوت ہی بری غصے سے شہوت سے
اُسے بھی تم مجھے سمجھو کہ اسمیں بھی بھلائی ہی
صفاتِ نیک سے جو ہو کے غافل مجھکو بھولے ہیں
طلسمِ دینوی کے دام سے چاہے جو آزادی
جو ہیں بے علم و بے ہمت جو بد اعمال و جاہل ہیں
خیالات و حواس ان سب کے غولوں سے بھی بدتر ہیں
عبادت کی ہیں قسمیں چار اُن کا بھی بیان سُن لو
عبادت ایک دفعِ درد کی خاطر ہی کیجاتی ::
عبادت تیسری وہ ہی ہو جس سے علم کی شہرت
ہی چوتھی وہ کہ جو ہو بےغرض نام اُسکا عرفان ہی
جو بتلائی گئی ہی تین قسموں کی عبادت یاں
مگر چوتھی عبادت کرنیوالا ہی بری ان سے
لطافت صورتِ دریا ہی مجھ میں بے خطر ہوں میں

مہ و خورشید میں ہوں ابر میں افلاک میں میں ہوں
ایک شعلے میں ہو کر جلوۂ آتش فشانی ہوں
ہوں داناؤں میں دانائی توانا میں توانائی
شریفوں میں شرافت ہوں رفیقوں میں وفائی ہوں
نگراں سے جُدا ہوں قادرِ ہر حکمرانی ہوں
بہت ہی کم ہیں ایسے جو دُرِ مطلب کے طالب ہیں
وہ خواہش طبع کی جو بُری ہے پاکی و عدالت سے
وہی دکھلائے صورت آئینہ جسمیں صفائی ہی
وہ ناحق چار دن کے پھول کے مانند پھولے ہیں
سرن میں میری آکر کرلے قایم اپنی آبادی ::
وہی میری عبادت سے جُدا ہیں اور کاہل ہیں
طلسم دینوی میں پھنسکے محوِ رنج و ششدر ہیں
یہ ہی وہ باغ جس سے پھول مطلب کے ابھی چُن لو
عبادت دوسری وہ جس سے ہی امید بر آتی
ہوا اہلِ خلق میں کچھ افتخار و عزت و حشمت
یہی افضل ہی اُن تینوں سے کب یہ راز پنہاں ہی
ہی اُنمیں شہوت و غیظ و غضب کا سب سامان
نہیں ہوتی ہی گیانی کو کبھی دردِ سری ان سے
جو عارف ایسے ہیں اُنکے ہی دل میں جلوہ گر ہوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو ایسا ہو مہا پُرش اُسکو خوش منظر سمجھتا ہون
جو عابد تین قسمون کے ہین وہ بھی شاد ہوتے ہین
مگر ایسے بھی عابد کم ہین ارجن غور سے دیکھو
جو ناواقف ہمیشہ خلقتِ طبعی کے بس ہین ہین
پرستش دیوتاون کی پئے امید کرتے ہین
مگر جو پوجتا ہی جسکو ہی اُسکی غرض کوئی
مگر مین اس وسیلے ہی سے اُسکا کام کرتا ہون
ہوا جو معتقد جسکا اُسی کو مانتا ہی وہ +
تمناؤن کا برلانا فقط یہ کام میرا ہی
جو پھل پاتے ہین انسان دیوتاؤن کی پرستش سے
بظاہر فانی اسباب کے معلوم ہوتے ہین
بنے نقشہ کہان دیکھے کسی نے ہی کہین صورت
یہ امکانِ بشر سے دور ہی سمجھے مجھے کیا ہون
مین اپنی قدرتِ کامل سے ہون مخفی و پوشیدہ
نہین جاہل سمجھتے کسطرح عقدہ ہوا حل یون
ازل سے یون نہین آتی ہی نظر ہستی جو خلقت کی
مین واقف سب سے رہتا ہون کہ وہ ہی کون تم کیا ہو
جو اپنی خواہشون کو اپنا دامنگیر کرتا ہی
گناہون سے بری جو ہی سعادتمند اُسے کہیے

مین اپنی ذات اُسکو جانکر بہتر سمجھتا ہون
پھنسین آواگون مین پہلے پھر آزاد ہوتے ہین
اسی سے لوگ محوِ غم ہین ارجن غور سے دیکھو
شکنجے مین غضب کے ہین پڑے قیدِ ہوس مین ہین
اُسی سے لو لگا کر شمع آسا دم کو بھرتے ہین
ہی متلاشی دوائے درد کا اہلِ مرض کوئی
تمنا اُسکی بر لا کر رفاہِ عام کرتا ہون
ہوا حاصل جو مطلب پھر نہین یہ جانتا ہی وہ
یہ وہ اسرار ہی واجب ہی جن سے تجھکو آگاہی
نہین ہوتے ہمیشہ کے لیئے آزاد خواہش سے
وہ لطفِ جاودانہ سے مگر محروم ہوتے ہین
لطیف اتنا ہون کوئی جان ہی سکتا نہین جو
مین جو کچھ ہون فقط اپنی ہی قدرت کا تماشا ہون
نہین ہر ایک سے ہی بیحجابی اے جہاندیدہ
نہین مصنوع مین ہون خود بخود ہون سب سے افضل
کسی نے بھی نہین پائی خبر میری حقیقت کی
مگر ممکن نہین راز حقیقت میرا افشا ہو
وہ زندہ ہو کے مُردہ ہو وہ پیدا ہو کے مرتا ہی
جو شہوت سے غضب سے دُور ہی خرسند اُسے کہیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُمید عارضی ذرشت سے جو دُور رہتا ہی نہین وہ لاغری و موت کی تکلیف سہتا ہی
سہارا جسکو میرا ہی اُسے آنند ہوتا ہی ؛ وہ کرمون کے شکنجے مین نہین پابند ہوتا ہی
جو اپنے جسم مین دم آمین مجھے داخل سمجھتا ہی جو سارے دیوتاون مین مجھے شامل سمجھتا ہی
وہ جب مرتا ہی کرکے ترک اپنا قالبِ خاکی ؛ وہ ملجاتا ہی مجھ مین باصد اعزاز طربناکی ؛

آٹھوان ادھیاے

مہاپُرش جوگ یعنی واجب الوجود کی تعریف مین

کشن جی سے یہ پوچھا پھر ارجن نے یون باصد ادب برھم کیا ادھیاتم کیا ہی کہیئے اے والا نسب
کون ہی ادھ بھوت اور ادھ دیو بھی ہی کسکا نام حال انکا بھی بیان فرمایئے والا مقام ؛
کیا ہی ادھ جگ کون وہ تن مین کرتا ہی قبول بعد مرنے کے ہو وصل آپ کا کیونکر حصول
کشن جی گویا ہوے سُنکر یہ ارجن کا سوال برھم بانیِ جہان خود ہی لطیف و لازوال
وَرک معقولات مین مائل جو ہی ادھیاتم ہی نقشِ معلومات کا سائل جو ہی ادھیاتم ہی
ہی جو مجموعہ عناصر کا وہی ادھ بھوت ہی لازمی اسکو فنا ہی بس یہ ایسی ہی ہی شی
جیو سے ادھ دیو جو خود ہی لطیف و لافنا جسم مین جو بولتا ہی ہی وہ ادھ جگ برملا
وقتِ مردن جو ہمارے دھیان مین دم توڑدے وہ ہمارا حال سمجھے ہم سے رشتہ جوڑدے
جسکو ہو جس شی سے رغبت شوق جیسا اُسکو ہی بعدِ مردن اپنے مطلب کی تمنا اُسکو ہی
اسلئے لازم ہی میرا ہی رہے ہردم خیال عقل و دل سے جو ہی طالب اُسکو حاصل ہی وصال
وقتِ جنگ ارجن جو میری یاد کرتے جاؤ گے عقل و دل دیکر مجھے تم مجھکو بیشک پاؤ گے
جوگ کرکے مجھ سے جو واصل ہوا اہلِ یقین دوسری جانب نہین جاتا ہی اُسکا دل کہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کُل مقاموں سے میں واقف ہوں قدیم و پاک ہوں
برہم ہوں ہر ذرہ میں ہوں صاحبِ ادراک ہوں

رازقِ خلقت ہوں دنیا کے مکاں میں ہوں مکیں
شکل ایسی ہے جو آتی ہے تصور میں نہیں

نُورِ مہرِ چرخ سے بھی بڑھ کے میرا نور ہے +
ظلمت ایسی ہے کہ تاریکی کا دل رنجور ہے

جب میں ایسا ہوں تو میری یاد کرنا چاہیے
دھیان میرا کرکے دل کو شاد کرنا چاہیے

جوگ سے دل جسکا ساکن ہو وہی قتِ ممات
دیکھتا ہے برہم کو پہچان کر شکلِ نجات

برہم مرتا ہی نہیں ہے ہے اسی سے لازوال
خواہشوں سے جو بری ہے اُسکا ہوتا ہے وصال

ہیں جو سالک وہ مجرّد رہتے ہیں شام و سحر
کرکے سب در بند ہوتے ہیں جہاں سے بے خبر

سینۂ بے کینہ ہیں وہ دل کو کر دیتے ہیں قید
نقدِ حرص و آز کی رکھتے نہیں دل میں

جب یہ نوبت ہو تو حاصل برہم سے اعزاز ہو
وصل کی دولت ملے مقبول ہو ممتاز ہو

آدم افضل منتر ہے اُسکو پڑھو شام و سحر
دل میں میرا ہی تصور ہو مقیم و جلوہ گر

یاد رکھے مجھکو دل سے چھوڑ دے بیجا خیال
پھر نہ ہو آواگون سے پیش اُسے رنج و ملال

راستے جو اور ہیں سب کو ہی ہے اُن سے گلہ
چھوٹنا مشکل ہے ہے آواگون کا سلسلہ

ہاں جو مجھ میں لین ہو آواگون سے چھوٹ جائے
جسکو ہو وصلِ حق قیدِ بدن سے چھوٹ جائے

ایک دن برہما کا وہ دن ہے ہیں جسمیں جگ ہزار
رات کے مقدار کا بھی ہے بس ایسا ہی شمار

صبح کو اشکال موجودات ہوتے ہیں عیاں
شام جب ہوتی ہے ہو جاتے ہیں پھر یہ نہاں

چاہیے جو معدوم ہو معدوم میں ہوتا نہیں
چاہیے دنیا ہو فنا مجھکو بقا ہے بالیقیں

میرا اصلی ہے وہی مسکن جہاں سے لوٹ کر
کوئی عارف آ نہیں سکتا زمینِ دہر پر

ذات میں جسکی نہیں شرکت ہی ہے لاشریک
جزو و کل میں ہے جو داخل ہے اُسیکا وصل ٹھیک

جن مقاموں سے ہے آنے جانے کا مشہور کام
اُنکے بھی سُن لیجیے نام ارجن والا مقام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھ مہینے سورج اُترائین میں جب پُر نور ہے
اُسمیں جو مرتا ہے وہ آواگون سے دُور ہے

چھ مہینے جب وہ دکشاین کے رہتا ہے قریب
اُسمیں جو مرتا ہے ہو آواگون اُسکو نصیب

گیانی ایسی باتون کا کرتے نہیں ہرگز خیال
بن کے عارف ہیں وہ ایشر سے طلبگار وصال

ارجن اپنی ذات کو بھی عارف و کامل بنا
جو نہ بھٹکے راہ مطلب مین بس ایسا دل بنا

وید پڑھنا جگّ کرنا۔ دان تپ کا بھی خیال
وہ نہیں کرتے ہین جنکو گیان سے ہی ہو وصال

نوان ادھیاے

راج جوگ یعنی راج نیت

کرشن جی نے پھر کیا ارجن سے یون تازہ کلام
تجھکو غیبت سے کسی کے ہی نہین زنہار کام

اسلیئے تو مستحق پندِ خوش اسلوب ہے
جو ہے آتم گیان وہ نیوش کو مرغوب ہے

جانتا ہون مین رفیق خاص تجھکو ای عزیز
گوش دِل سے سُن مری باتون کو تو ای باتمیز

راج جوگ اک علم ایسا ہے جو بہتر سب سے ہے
ہے لطیف و پاک علمون مین مُنظّم سب سے ہے

علم یہ حاصل کرے جو ہو سعیدِ دوجہان
خوبیان جو اس مین ہین وہ ہین زمانے مین عیان

علم یہ مقبول و راحت بخش حالِ خلق ہے
منکر اس سے کون ہو جو ہمثالِ خلق ہے

جو نہین کرتا ہے ایسے علم اعظم کی تلاش
خانۂ دنیا مین بھی دوزخ ہے اُسکی بود و باش

شکل میری واقعی ہے ساری دنیا مین محیط
اہل عالم بھی ہین زیرِ دامنِ لطفِ بسیط

لیکن ایسی ذات میری ہے کہ جو قایم ہے خود
دستگیر و حامیِ اہل جہان دایم ہے خود

ہے عجب قدرت نہ مخلوقات مین مین ہون مقیم
ہے نہ مخلوقات کا مسکن مری ذاتِ قدیم

پھر بھی مین خرد و کلان کی کر رہا ہون پرورش
خار کی صورت نہین ہے کبھی دل مین خلش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہی ہوا مین جس طرح مخلوق کا قایم قیام
یون ہین ہی مخلوق بھی مجھ مین مقیم ای نیکنام

ختم جب ہوتا ہی دن برمھا کا مین مخلوق کو
کرتا ہون پنہان طبیعت مین بآئین نکو

صبح پھر ہوتی ہی جب کرتا ہون سب کو آشکار
یہ طریقہ خود دکھاتا ہی جمال روزگار

ہوتی ہی خلقت طبیعت سے جو پیدا بار بار
پیروی طبع پر راغب ہی طبع روزگار

میرے فعلون کو سمجھ سکتا نہین کوئی بشر
طاقت خالق سے خلقت کی ہی دانش بے خبر

ہر طبیعت کو ملی طاقت میرے اخلاق سے
بے خبر جاہل ہین لیکن مالکِ آفاق سے

فہم جنکی ہی خلافِ عقل وہ مردود ہین
جو طریقے نیک ہین وہ بھی اُنھین بے سود ہین

اُنکا جو علم وعمل ہی کام کرتا ہی فضول
اسلیئے اُنکو نہ ہوگی دولتِ مطلب حصول

ایسے انسانون کی پیدایش ہی ناقص طور پر
آدمی تو ہین بظاہر ہین وہ لیکن جانور

جو شریف انسان ہی جسکا عقیدہ ہی درست
رات دن اُسکی کمر ہی سجدۂ خالق مین چست

بعض ہر شی مین نظر کرتے ہین مجھکو برملا
بعض سمجھے ہین کہ ہون خلق سے بالکل جدا

بعض بعضی چیز مین میر التصور کرتے ہین
بعضے کہتے ہین کہ ہم کیا جانین کیا دم بھرتے ہین

ہین جو ویدون کے مطابق کرم ایجابِ دعا
غلہ و تقریر و روغن آتشِ شعلہ فزا

ہون مین ان سب مین نہ مجھکو دُور ان سے جانیئے
مالکِ کون ہین جو ہو خوب اُسے پہچانئے

مادر و جد و پدر مین اسم اعظم مین بھی ہون
منتر مین ویدون مین ہون عالم مین عالم مین بھی ہون

ابتدا مین انتہا مین اول و آخر مین ہون
زندگی مین موت مین باطن مین ہون ظاہر مین ہون

باغ مین صحنِ چمن مین نغمۂ بلبل مین ہون
تازگی سبزہ مین ہون غنچے مین ہون گل مین ہون

بزم مین ہون رزم مین ہون روح مین ہون دل مین ہون
لعل مین گوہر مین ہون دریا مین ہون ساحل مین ہون

مہر مین ہون ماہ مین ہون چرخ کے تارون مین ہون
برق کے شعلون مین ہون آتش کے انگارون مین ہون

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوہ مین ہون کاہ مین ہون گدا و شاہ مین
چھوڑنیوالا پکڑنیوالا بالاتر ہون مین
جو ہر ان ویدون کا عالم نیک ہی ہی اُسکی ذات
دیوتا ہو کر ملے ہین سُرگ کے آنند اُسے
سُرگ کے طالب ہین جو وہ سُرگ مین گو جائینگے
جب تلک اعمال کے اُنکا نتیجہ ہو تمام
پوجتا ہی جو کہ مجھکو بس وہی مقبول ہی
گو وہ خواہان مدد ہرگز نہین ہوتا کبھی
دیوتا کے نام رکھکر جو پرستش کرتے ہین
گو بباطن ہی تعلق مجھ سے لیکن کیا ہی لطف
دیوتاون کو جو پوجے دیوتا اُسکو ملین
صادق دل سے پھول پھل جو دے کرون اُسکو قبول
یگ کرے دعوت کرے خود کھائے یا محنت کرے
اپنے فعلون کے نتائج کا جو ہو اُمیدوار
اپنے فعلون کا نہ بدلا چاہیگا جو ہوشیار
میری نسبت کل جہان سے ایک پیمانے کی ہی
ہان جو رکھتا ہی محبت دل سے مجھ مین وصل ہی
حق پرستمون سے بھی گر ہو جائے کوئی فعل بد
ویش ہون یا شودر ہون جائین جب اہل یقین

ہون مین راہ و منزل و شان عباد تگاہ مین
افضل و اعلیٰ جہان آرا جہان پرور ہون مین
پی چکا ہی بس وہی آنند سے آب حیات
سمجھی ہین لیکن سمجھین سارے دانشمند اُسے
بعد مدت پھر اِسی دنیا مین واپس آئینگے
آمد و شد کا رہیگا یون ہین قائم انتظام
قابل تعریف ہی ذیہوش ہی معقول ہی
ہی مگر اُسکا معین پر ما تما خود آپ ہی
اصل مالک کی نہین لیکن وہ خواہش کرتے ہین
اصل کو چھوڑا تو شاخون سے کہان پیدا ہی لطف
پیتر جو پوجے تو وہ بھی برملا اُسکو ملین
معتقد جو ہی اُسے ہی دولت مطلب حصول
سب وہ ایشر ہیت ہون سمین نہ کچھ غفلت کرے
وہ گرفتار ہوس ہرگز نہوگا رستگار
ہوگا وصل ایشر سے با صد حشمت و شان و وقار
ہی جدا کوئی نہ وصل کوئی ہی ذی روح و شی
کامیابی کے لئے تدبیر یہ در اصل ہی
نیک ہی رہتے ہین وہ ہی اُن پہ رحمت کی مدد
مرتبہ اعلیٰ اُنھین حاصل ہو اسمین شک نہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب کہ ادنیٰ لوگ فیض حق سے مالامال ہین	پھر تو اعلیٰ لوگ مثل سبزہ کب پامال ہین
ہی ضرورت گیان ہی سے کام کرنا چاہیے	حق سے ملنا چاہیے آرام کرنا چاہیے

دسوان ادھیاے

بھبوت جوگ یعنی صانع کی قدرت مین

ہوئے بھگوان جی یون محو تقریر	سن اے ارجن جو ہو مطلب کی تدبیر
حقیقت جو ہے میری صاحب جاہ	نہین ہین دیوتا بھی اُس سے آگاہ
سبب یہ ہے کہ مین ہون سب کا بانی	مجھی کو ہے قیام جاودانی
جو ہوا آگاہ مجھ سے نیک بنیاد	گناہون سے بری ہو کر ہوا آزاد
تحمل - راستی - عقل منور	اُمید رستگاری - موت کا ڈر
حفاظت ظلم سے - تیری ریاضت	خیال اعتدال و رنج و راحت
مذمت - علم - اطمینان کامل -	خیال نیک و درک حق و باطل
کل انسانون مین یہ سب ہین خیالات	محرک ہے بس ان سب کی مری ذات
جو ساتون رکھو ہین مشہور و خردمند	جو ہے برمھا کے ہین نامی چار فرزند
ہوا ہے گلشن ہستی جو شاداب	یہ ہین پیدایش عالم کے اسباب
خداوندی کی جو تعریف جانے	ارادہ بحث کا پھر وہ نہ ٹھانے
جُدا ایک ہستی آدم ہے مجھ سے	ظہور مسکن عالم ہے مجھ سے
لگی جس عقل کی لو آتما سے	ہوا تازہ وہ نرگن کی ہوا سے
ہوئی جسکی خواہش آتما مین	اثر ہوا اُسکے ذکر رہنما مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہدایت وہ کریگا دوسرون کو
جو ایسا شخص ہی اہلِ خبر ہی
جو میری دل سے کرتا ہی عبادت
رسائی ذہن مین ہوتی ہی پیدا
حقیقت میری پھر وہ جانتا ہی
جو انمردی ہی آجاتی اُسی مین
نہین رہتی ذرا بھی دل مین خامی
کہا ارجن نے بیشک تم ہو اعلیٰ
کرشمے احدیت کے سب عیان ہین
جو تم کہتے ہو سچ ہی شک نہین ہی
صفاتِ نیک سے موصوف ہو تم
کرون کیونکر تصوّر مین تمہارا
ذرا کچھ اور کہدو بہرِ تسکین
کہا بھگوان نے ای ارجنِ نیک
نہ وصفون کی بیان حد نہ طاقت
بباطن مین ہمین موجودات کُل مین
جو اعلیٰ تر ہی ہر اک شی مین اک شی
جو روشن سب سے ہی خورشید مین ہمین
جو دیدون مین ہی شیام اول وہ مین ہون

دکھائے راہِ مطلب خود دوسرون کو
فہیم و حق شناس و نامور ہی
مین اُسکے ذہن مین دیتا ہون طاقت
تو پھر وہ رہرو مطلب کا ہی شیدا
جو مالک ہی اُسے پہچانتا ہی
ہویدا جوہر ذاتی اُسی مین
ہو طاقت میری جاکر اُس کی حامی
تمہارا قول ہی پھل دینے والا
جناب ویاس و نارد مدح خوان ہین
تمہارے قول پہ مجھکو یقین ہی
تمہین ڈھونڈون کہان عقل اپنی ہی گم
ہو کیونکر شکل مطلب آشکارا
کہ ہو مسرور و خرّم طبعِ غمگین
مین ہمن کو نہین ہین بس نظیر ایک
بیان کیا ہو سکے اسرارِ قدرت
نہان جسطرح بوئے خوش ہو گُل مین
اُسی مین ذات میری جلوہ گر ہی
قمر کے نور کی اُمیّد مین ہون
جو دیوون مین ہی اندر فضل وہ مین ہون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حواسون مین جو دل برتر ہے وہ ہون
جو دانائی کا بھی جوہر ہے وہ ہون

جو کل رُدرون مین شنکر ہین وہ مین ہون
کُبیر اک صاحبِ زر ہین وہ مین ہون

پہاڑون مین سُمیر اعلیٰ ہے پربت
اُسی مین ہے یہ ذاتِ خود بدولت

برہسپت سوام کا انگ جنمین مشہور
جنمین آسکت و بھرگ نیک دستور

جو گھوڑون مین ہے اوچے شروا نامی
جو فیلون مین ہے ایراوت گرامی

جو انسانون مین افضل سب سے ہو شاہ
جو ندیون مین سری گنگا ہین یکجا

پہاڑون مین ہمالہ کی بلندی
حکیمون مین کپل کی ہوشمندی

میانِ مادہ گاوان کام دھین ایک
میانِ عالمان نارد منِ نیک

ہے لفظون مین جو لفظ اوم افضل
درختون مین ہے اعلیٰ سب سے پیپل

جو ہے گایتری چھندون مین نامی
جو شے ہے باعثِ خوش انتظامی

جو دریاون مین اعلیٰ ہے سمندر
ہواؤن مین ہوا وہ جو ہے برتر

پرندون مین گرڑ حیوان مین شیر
ہین جنکے نام سے سب جانور زیر

جو کرمون مین ہے افضل عشقِ روح
کہ جس سے خلقتِ عالم کا ہے اوج

جو نبیل چھتری مین تھے بڑے رام
جو سانپون مین بڑا تھا باسکی نام

ہوا جو راچھسون مین بھگت پہلاد
سپاہیون مین سکندر نیک بنیاد

غرض جو ہر جماعت مین ہے اعلیٰ
اُسی مین مین ہون مسکن رکھنیوالا

ہے موجوداتِ عالم مین جو اول
جو علمون مین ہے وید اک علم افضل

وہ بحثِ پختہ جس سے وہم ہو دور
انھین سب مین ہے میری ذات کا نور

وہ طاقت ہارنیکی جو اٹل ہے
وہ طاقت جس سے ذاتِ حق اٹل ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زبان مین لطف قیل و قال کی خو	وہ صبر و حلم و استقلال کی خو
وہ قوت جسم مین وہ خوش کلامی	وہ دانائی وہ شانِ نیکنامی
گلستان مین گلون کی گل فشانی	وہ عمر اگرون کی حوضون مین روانی
بسنتی فصل کا جوبن نرالا	جو ہر موسم سے ہی مرغوب و اعلی
سری نارد کی دانائی کا جوہر	پریرویون مین رعنائی کا جوہر
جناب ویاس مین طاقت بیان کی	فصاحت بھی بلاغت بھی زبان کی
معلم وہ جو ہی داناے کامل	ہی جسکو دولتِ تہذیب حاصل
ہی جسکی خواہشون مین کامیابی	تمنا جسکی پوری ہو شتابی
جو روے فتح کی دکھلاے صورت	وہ طاقت جس سے ہو پوری ضرورت
ہو جس عزت سے حاصل سرخروئی	ہو انسانون مین جس سے نیک خوئی
شرف جس سے ہو حاصل گیانیون مین	سخاوت جس سے آئی دانیون مین
زر و دولت ہو حاصل جس مدد سے	کرے جو دل کو آگہ نیک و بد سے
دلِ شاعر مین موزونی ہو جس سے	سخندانی کی افزونی ہو جس سے
بزرگون مین بزرگی بزمانہ	دلِ شہ مین خیالِ حاکمانہ
مین ہی موجب ہون ان سب طاقتون کا	مین صانع ہون جہان کی صنعتون کا
جو ہی بسدیو نامی جادؤن مین	جو ارجن ہی گرامی پانڈؤن مین
ہی ان دونون مین بھی طاقت ہماری	بیان کب تک ہو کیفیت یہ ساری

خلاصے مین بیان جو کر دیا ہی
بس اک کوزے مین دریا بھر دیا ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیارھوان ادھیائے

بشوروپ درشن

کہا بھگوان سے ارجن نے مایوسی گئی دل کی
مٹا اگیان دل سے دولت اُمید حاصل کی

یقین مجھکو ہوا تم بانیِ قصرِ زمانہ ہو
صفاتِ پاک کا مخزن ہو یکتا ہو یگانہ ہو

اگر قابل مجھے سمجھو تو صورت اپنی دکھلا دو
مقدر میرا مثلِ مہرِ عالمتاب چمکا دو

کہا بھگوان نے گر دیکھنے کا شوق پیدا ہے
تو میرا جلوۂ دیدار ہر شے مین ہویدا ہے

گلون مین دیکھ لے مجھکو چمن مین دیکھ لے مجھکو
زمین و آسمان مین انجمن مین دیکھ لے مجھکو

یہ عالم جسم میرا ہے جو جان ہے وہ ہے جان میری
تصور سے بھلا ہوگی نمایان صورت کہان میری

لطیف ایسا ہون سورج مین نہین ہے دید کی طاقت
نہین ہے رودر مین بھی حاصلِ امید کی طاقت

اِن آنکھون سے نہین تو دیکھ سکتا ہے مجھے ارجن
لہذا گیان کی آنکھین مین دیتا ہون تجھے ارجن

یہ کہکر کشن نے بیراٹ روپ اپنا کیا ظاہر
کُھلین ارجن کی آنکھین گیان سے وہ ہو گیا ماہر

ہزارہا مُنھ ہزارون سر ہزارون لب نظر آئے
نظر مین حیرت و اعجاز کے نقشے اُتر آئے

عجب نقشہ نئی صورت نرالا ڈھنگ آگے تھا
لباس و زیورِ بے انتہا کا رنگ آگے تھا

ہزارون آفتابون کی چمک کا کارخانہ تھا
جو سچ پوچھو تو اُس صورت کے اندر کل زمانہ تھا

جو دیکھا غور سے ارجن نے اک گوشہ نظر آیا
وہ سمجھا فوج مین مین ہون کھڑا لیکن ہون گھبرایا

یہ صورت دیکھکر ارجن ہوا محوِ پریشانی
جنابِ کشن جی سے عرض کی اے خلق کے بانی

تمہارے جسم مین دیکھے ہین مینے دیوتا سارے
رکھیشر رودر برہما سانپ سورج چاند اور تارے

تمہاری شکل مجموعی جو یون پیشِ نظر اب ہے
بیان کیا کر سکون حالت یہ تاب انسان مین کب ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گدا و چکر کی خوبی پدم کی سنکھ کی رونق
حقیقت مین حقیقت وہی ہی جو افضل ہی عالی ہی
کرے مدح و ثنا جو کچھ وہی زیبا ہی و اجب ہی
تم آئینِ عدالت کے ہو حامی سب سے افضل ہو
تمھاری ابتدا و انتہا کی انتہا کیا ہو
ہی لا محدود وہ قوت سمجھ مین جو نہین آتی
دہن ہی آپکا ایسا کہ جس مین کل زمانہ ہی
زمین و آسمان پاتال سب قیدِ دہن مین ہین
شمال و مشرق و مغرب جنوب اطراف اسمین ہین
بہت سے لوگ خائف ہین بہت سے حمد کرتے ہین
معافی چاہتے ہین کچھ دعا گو کچھ تمھارے ہین
جو مجمع عارفون کا ہی دعاے خیر دیتا ہی
تمھارے جسم مین اسباب عالم ہین نظر آتے
لہٰذا اے قدیرِ دو جہان و مالکِ عالم
جو تیرے دانت مثلِ شعلۂ آتش لپکتے ہین
تمام افسر جو بھیشم ادر کرن ایسے دلاور ہین
تمام افسر یہ سارے لشکری قیدِ دہن مین ہین
ذرا جنبش جو ہو دانتون کو سب کا دم نکل جائے
ارے اکشیر نہین مین جانتا ہون کیا سبب یہ ہی

لگنے دیتی ہی روے مہرِ عالمتاب کو بھی فق
جو لیلا ہی وہ دیکھتے ہی جو قدرت ہی نرالی ہی
تمھاری ہی عبادت دل سے لسان کو مناسب ہی
کمالِ مدعا ہو سب کمالون سے ملحق ہو
یہ ایسا رازِ قدرت ہی نہ افشا تھا نہ افشا ہو
نگاہِ مہر و مہ روے منور سے ہی شرماتی
عجب قدرت نیا نقشہ نرالا کارخانہ ہی
گلستان کوہ و صحرا بحر و دریا اس چمن مین ہین
جو تینون لوک کہلاتے ہین وہ بھی سما اسمین ہین
بہت چھکتے ہین بہت سے گر تو صدہا تمسے ڈرتے ہین
کرشمے ہین یہ قدرت کے عجائبات ٹھاٹھ سارے ہین
ہی کوئی مائلِ سجدہ بلائین کوئی لیتا ہی
نرالی ہی جو صورت دیکھنے والے ہین گھبراتے
کر اب تبدیل یہ صورت کہ دل ہیبت سے ہی پر غم
نہین خندان نما دندان یہ برق آسا کڑکتے ہین
ترے دندان نظر آتے ہین بالکل منھ کے اندر ہین
گرفتارِ بلا ہین دامِ آزار و محن مین ہین
دہن کی ہو اگر خواہش تو دنیا ہی نگل جائے
کہ خلقت آتجی ہوگی نیست اب کیسا غضب یہ ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرم کر رحم کر بتلا کہ کیا منظور ہے تجھکو
کہا بھگوان نے قاتل ہوں میں لشکر کو مارونگا
بجز تیرے یہ جتنے جنگجو ہیں فوج میں شامل
بس اے ارجن لگا تو وہ نون ہاتھون سے یہ تیر اپنا
جو دشمن تجھے وہ پہلے ہی سے بیجان کر دیے ہیں نے
بہادر سے بہادر دروں و بھیشم مر چکے پہلے
بس اے ارجن تری ہے فتح کامل کیا تامل ہے
یہ ارجن نے سنیں باتیں تو حیرت ہو گئی طاری
کہا بھگوان سے اخلاص ہے وہ ذات عالی میں
حقیقت میں تمھیں سب سے بڑے ہو سب یہ والی ہو
ہوئے برہما تمھیں سے ہیں زمین و آسمان تم سے
تمھیں اول تمھیں آخر تمھیں غفار عالم ہو
تمھیں برہما کے خالق ہو تمھیں دنیا کے بانی ہو
میں جب پہلے تھا ہمسر تھی نہ یہ صورت صفائی کی
ہوئی جو بدتمیزی مجھ سے اب اُسکی معافی ہو
یہ کہکر مائل سجدہ ہوا ارجن تہ دل سے
کہا پہلے میں واقف تھا نہ اسرارِ حقیقت سے
جو دل میں خوف پہلے تھا نجات اب اُس سے حاصل ہے
گدا و چکر ہو دستِ مبارک میں وہ صورت ہو

رضا کیا ہے بیان کر اضطراب سخت ہے مجھکو
سمجھ رکھو سبھون کا جامۂ ہستی اُتارونگا
کرونگا قتل ان سب کو کہ میں انکا ہی ہوں قاتل
سمجھ لے مجھکو میدانِ وغا میں دستگیر اپنا
ہے ہمسر کون باقی سر یہ میدان کر دیے میں نے
کرن بھی مر گئے آمیں درد و غم کی بھر چکے پہلے
لڑائی کو ہو آمادہ یہ کام آسان بالکل ہے
لگا کرنے ادب سے سر جھکا کر سجدۂ باری
کہ ہے موجود نقدِ کامرانی دستِ خالی میں
ہو خالق تم زمانے بھر کے مشہورِ خلائق ہو
بقا بھی ہے تمھیں کو ہیں یہ قایم جسم و جان تم سے
تمھیں داور تمھیں مالک تمھیں مختارِ عالم ہو
تمھیں ہو شاہ شاہان تم ہی شانِ حکمرانی ہو
مگر اب کھل گیا تم میں صفت ہے کبریائی کی
نہ گستاخی یہ ہو میری نظر وہ فضل وافی ہو
دیا ساگر کے چرنون میں لگائی دُھن تہ دل سے
مگر اب میں ہوا آگاہ ذاتِ خود بدولت سے
بدل دو اپنی صورت کو یہی اب حاجتِ دل ہے
چتر بھج روپ ہو آنند ہو ایک پاک مورت ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا ہر نے نہ کوئی ایسے درشن پا سکا پہلے
تجھے اس شکل کی دیدار کا موقع ملا پہلے

شرافت سے فضیلت سے عبادت سے ریاضت سے
ہنر سے علم سے خیرات سے زورِ لیاقت سے

خیال و کوشش و فکرِ رسا سے گیان سے من سے
عبادت کے وسایل سے جگ سے دان سے دھن سے

کسی نے آج تک دیکھی نہ ارجن شکل یہ میری
محبت تھی مجھے تیری تو قسمت جاگ اٹھی تیری

نہ میری شکل ہیبت ناک سے حیران ہو اے ارجن
اسی کے دھیان کا شام و سحر ارمان ہو ارجن

یہ کہکر کشن نے پھر بدلی اپنی شانِ معمولی
اسی دم بیٹھ ارجن بن گئے انسانِ معمولی

بدل کر اپنی صورت کشن ارجن سے ہوئے گویا
ملی وہ دولتِ دیدار تجھکو جسکا تھا جویا

غرض میری حقیقت کو سمجھ اور لین ہو مجھ مین
نہ اب خارِ توہم مین الجھ اور لین ہو مجھ مین

جو ایشر ہیت اپنے کام کرتا ہے وہ لایق ہے
نہ ہو بغض و حسد جسمین وہی فردِ خلایق ہے

غضب سے دور شہوت سے بری جو ہے وہ افضل ہے
وہی ہے واصلِ حق جو ارادے مین مکمل ہے

بارھوان ادھیاے

بھگت جوگ۔ محبت خالق سے چاہیے

ارجن نے پوچھا ٹھیک ہے نرگن کا اعتقاد
سرگن کا یا خیال کرے صاحبِ مراد

بولے جناب کشن جسے دل سے چاہ ہے
بس حق پرست وہ ہے وہی اہلِ جاہ ہے

جو لازوال ہے وہی معبود عام ہے
بیاپک ہر ایک شے مین وہ عالی مقام ہے

دل سے کرو پرستشِ معبود ہر گھڑی
دیکھو نظر سے صورتِ معبود ہر گھڑی

ضبطِ حواس کرکے برائی سے ہو کے دور
جو پوجتا ہے حق کو وہ انسان ہے باشعور

دل جس کا اضطراب مین ہے وہ خراب ہے
پُر نور اسکی عقل کا کب آفتاب ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایشر کی ذات کو جو سمجھتا ہے لاشریک
دل وہم سے ہے دور ہے اسکا خیال ٹھیک

ایشر کے ہیت کام کرے جو ہے غم سے دور
حاصل اسکو گیان کا ہے دایمی سرور

ایشر کے دھیان مین جو رہیگا ہمیشہ مست
ہمت نہ ہوگی اسکی کبھی رنج و غم سے پست

مشکل تصور اسکا ہے جس کا نشان نہ ہو
انسان ظہورِ حق سے مگر بدگمان نہ ہو

دل آتما مین محو رہے فکرِ پاک سے
غافل کبھی زبان نہ ہو ذکرِ پاک سے

جس سے نہ ہو سکے یہ پسندیدہ انتظام
سیکھے وہ انضباط کرے بس پرانایام

جس کو پرانایام کا بھی کام بار ہو
بدفعلیون کو ترک کرے ہوشیار ہو

یہ بھی اگر نہ ہو تو نہ بھولے مجھے کبھی
چاہے نہ نیکیون کے نتیجون کی بہتری

قانع رہے سخی رہے دل وہم سے ہو دور
دایم ہے خیالِ حقیقت کا ہو سرور

بہتر ہے سب سے یہ کہ اسیکا خیال ہو
اور اک نیک و بد سے حصولِ کمال ہو

اس جنم سے ہے جسکا تعلق وہ چھوڑ دے دھیان
آگے کے واسطے بھی نہ مطلب کا ہو گمان

جو بے غرض ہے اسکا بس انجام ہے بخیر
حاصل یہ بات ہو نہ کبھی گیان کے بغیر

جسکو نہ ہو تعصب مذہب سے کام کچھ
خواہش سے ہو نہ علتِ مطلب سے کام کچھ

یکسان ہی جسکو رتبۂ انسان نظر پڑے
یکسان ہی جسکو باغ و بیابان نظر پڑے

لذاتِ دنیوی کا نہ جسکو خیال ہو
جسکا غم و خوشی سے نہ تبدیل حال ہو

جو نفع سے بھی شاد ہو نقصان سے بھی ہو خوش
ہو میزبان سے شاد تو مہمان سے بھی ہو خوش

خاموشی جسکو بھائے ہو بک بک سے دور جو
جھگڑے سے دور ہو نہ کرے کچھ فتور جو

تعریف سے نہ کام مذمت کا ہو نہ دھیان
جو پیش آئے خوش رہے اُس ہی وہ ہر آن

پابند ان خیالون کا جو ہے وہ پاک ہے
میدانِ معرفت مین بندھی اسکی دھاک ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیرھوان ادھیاے

چھیتر - چھیترگ (جسم وجان) کی تعریف

استفسار منجانب ارجن

پرش اور پرکرتی کی تعریف فرمائیں جناب
چھیتر اور چھیترگ کا بھی حال سمجھائیں جناب

کشن بولے چھیتر تن ہی رازدان چھیترگ ہی
علم یہ وہ ہی نہین بہتر ہی اس سے کوئی شی

چھیتر کا چھیترگ کا جو گیان ہی وہ پاک ہی
موکش دیتا ہی اُسے جو صاحب ادراک ہی

اندرون جسم جو جیو آتما ہی آسشکار
مین وہی ہون مجھکو ہی حاصل کمال اختیار

رکن اعظم پانچ ہین کہلاتے ہین جو تتو پانچ
آب - آتش خاک - باد آکاش ان پانچون کو جانچ

قالب خاکی انھین کے فیض سے طیار ہو
ہو نہ جبتک جیو اسکی زندگی دشوار ہو

قوتین انیس[19] جو ہین ان سے بھی ہی وہ آراستہ
انکے باعث سے بدن انسان کا ہو آراستہ

رغبت و نفرت غم و راحت اسکے ہین خواص
زندگی و موت سے بھی ہی تعلق اُسکا خاص

ہی جو ایسا جسم خاکی چھیتر اُسیکا نام ہی
مبتلاے رنج و راحت رہنا اسکا کام ہی

ہی مبرا از دار چھیتر محسوسات سے
وقتِ غم غصہ نہ ظاہر ہو کسی پر بات سے

عیب پوشی دوسرے کے نقص کی منظور ہو
خانۂ خاطر مین بس پاکیزگی معمور ہو

بے تعلق رہ کے دنیا مین جو کاٹے زندگی
اسکو پیشِ اہل دین ہوتی نہین شرمندگی

ہو نہ جورو کی طرفداری نہ نورِ چشم کی
انکی خاطر غیر پر بھڑکے نہ آتش خشم کی

نیک و بد کو جانکر یکسان بنے انسان فہیم
جو سلیم الطبع ہی بس ہی وہی مردِ کریم

قابل تعظیم جو ہو اُسکی بس تعظیم ہو
سرکے بل با صد ادب بے پیش و پس تعظیم ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا گماؤن کی کرے خدمت عبادت بھی کرے
ذاتِ حق مین محو جو ہی عارفِ مقبول ہی
گیان کی صورت نرالی ہی نہین حق ہی حق
جو جدا کونین کو گھیرے ہوئے ہی گیان ہی
مین جدا سون کی صفت کے درمیان ہون جلوہ گر
بے غرض بھی ہون مگر خلقت کا ہون پروردگار
ہی لطافت مین جو میری ذاتِ اقدس کو کمال
واحد و موجود ہون مین ساری موجودات مین
روشنی نے نور پایا مجھ سے وہ ہی مجھ مین نور
سب کے سینون مین ہمیشہ ہون مقیم و جلوہ گر
جیو کہتے ہین جسے وہ خود بخود پیدا ہوا
جب طبیعت کا ہوا جیو آتما سے ہی میل ؑ
جسم سے لیکن جدا رہتا ہی یہ جیو آتما ؑ
حالتِ روح و بدن سے جو بشر آگاہ ہی
یادِ خالق ہو تصوّر کے خیالِ پاک سے
جوگ کا ہو یا وسیلہ یا پرانایام سے
چار رستے ہین یہ منزل کی رسائی کے لیئے
پیروی کرتے ہین بعضے سُنکے اورون کا کمال
دیکھتا ہی سب مین جو پرماتما کے نور کو

جو بزرگِ دہر ہون انکی اطاعت بھی کرے
داستان اُسکی صفت کی زلف آسا طول ہی
حاصل اس سے ہی ہوا انسان کو خوبی کا سبق
صورت اسکی پاک ہی کیا جانے جو نادان ہی
ہون جدا سب سے مگر ہی راز عالم سے خبر
کام سے ہون دور لیکن کام بھی ہین بے شمار
دیکھنے سے مجھکو ہی مجبور ہر چشمِ خیال
کچھ جدائی کا نہین ہی دخل میری ذات مین
باخبر ہر علم سے ہون جہل کی ظلمت سے دُور
واقفِ اسرار ہون ہر چیز ہی زیرِ نظر
جب مدد اُسکی ہوئی دل خلق پر شیدا ہوا
پھر نظر آتے ہین سارے خلق مین دنیا کے کھیل
رنج و غم ظاہر مین گو سہتا ہی یہ جیو آتما
بچ کے وہ آواگون سے عارفِ ذیجاہ ہی
یا مدد لے اہلِ دانش قوتِ ادراک سے
نیک افعالی سے یعنی اچھے اچھے کام سے
وہ غنیمت ہین یہ انسان کی بھلائی کے لیئے
وہ بھی ہین مسعود ہوگا انکا بھی اچھا مآل
بعد مردن بھی نہ چھوڑیگا وہ اس دستور کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رکھو جو پرماتما سے دھیان دایم شاد ہو
زندگی مین خوش تو بعدِ مرگ بھی آزاد ہو

آتما کو بس نہ سمجھے فاعلِ افعال جو
ہی وہی اہل نظر اہل بصیرت نیک خو

ہی ہوا چارون طرف ہر شی مین موجود و محیط
چاہے جیسی ہو جگہ ہر سمت ہی دخلِ بسیط

پر ہوا ہو بی نہین اشیاے دنیا سے خراب
آتما پر بھی اثر کرتا نہین جسمی عذاب

جیسے سورج سے چمک ہوتی ہی مخلوقات کو
آتما سے ہی اجالا یون ہین موجودات کو

جسم کا جیو آتما کا فرق وہ جانین بشر
ترک خواہش کے طریقے سے بھی ہین جو باخبر

وہ مقام پاک پر فرماتے ہین جاکر قیام
کچھ نہین رہتا ہی پھر آواگون سے اُنکو کام

چودھوان ادھیاے گناتیت یوگ

یعنی

علم و عمل و جہل کی تعریف

جو انسان ہین مہذب اہل اخلاق
وہی ہین علم و فضل و عقل مین طاق

وہ جب رخصت ہون دنیا کے چمن سے
رہین دایم بری آواگون سے

ہی اپرم پار پرمیشر کی مایا
اُسی نے ساری خلقت کو بنایا

وہی ہی ذات پیدائش کی طاقت
وہی ہی لطف و آسایش کی طاقت

پدر ہی ذاتِ خالق پر صفت مان
ہین پیدا سب اُنھین سے جن و انسان

ستوگن بھی رجوگن بھی تموگن
ہوئے مخلوق مایا ہی سے آرجن

یہی گن جیو کو تن مین کرین بند
جما باشی ہی اے مردِ خردمند

ستوگن مین فضیلت علم کی ہی
رجوگن مین امید و نیوی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تموگن مین نمایان ہی جہالت | زبون ہی اس سے ہر انسان کی حالت
ستوگن کی لطافت ہی وہ پُر نور | کہ دل سے ظلمتِ کلفت رہے دور
ہی پابندی ستوگن کی غنیمت | کھلی ہی علم سے جسکی حقیقت
رجوگن مین ہی خواہش سر سے پا تک | عمل پہنچے حد حرص و ہوا تک
بھری ہین خواہشین جسکے عمل مین | دبا ہی حرص کا بستہ بغل مین
نتیجے کے صلے مین کام کرنا | ہی راہ معرفت سے در گذرنا
رجوگن کے جو بندے ہین جہان مین | پھنسے ہر دم ہین دایم این وآن مین
تموگن جہل و غفلت سے ہویدا | رہے وہ نخوت و شہوت پہ شیدا
ستوگن ہی وہ شی جس سے ہو آرام | نہین اُسکو غم و تشویش سے کام
رجوگن سے ہو کامون کی ضرورت | تموگن سے نمایان ہو کدورت
ہون جب دروازے سب روشن بدن کے | جمین سکّے وہین انتہ کرن کے
جو یہ سامان مفیدِ عام ہونگے | ستوگن کے موافق کام ہونگے
جو ہو کرم اندری کا لطف پھیکا | بڑھیگا مرتبہ گیان اندری کا
جز و کل کی جو حالت سے ہی آگاہ | نظر آئیگی مطلب کی اُسے راہ
جو یہ آثار اچھّے ہون نمایان | تو پابندِ ستوگن ہی بس انسان
ستوگن پر جو ہوا انسان غالب | بر آئین اُسکے دل کے سب مطالب
پس مردن وہان اُسکا گذر ہو | جہان ذاتِ الٰہی جلوہ گر ہو
رجوگن والا شایق کرم کا ہو | پس مردن اُسی مین مبتلا ہو
جو کرمون مین ہی شامل فکر و تدبیر | رہا کرتا ہی انسان اُن سے دلگیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تموگن والا ہو کاہش کا طالب
ستوگن سے ہو وہ نجا گیان کا کوہ
تموگن سے ہون پیدا جہل ونخوت
ستوگن کی نمایان ہے بلندی
پس مردن رجوگن کی بدولت
رہے آواگون حاصل بشر کو
تموگن والا مرکر جب ہو پیدا
جس انسان ذکی کا یہ یقین ہے
تو بیشک گیان کا دل مین عمل ہو
جو ان تینون گنون سے دور ہو جائے
نہ خوفِ مرگ سے اُسکو الم ہو
کہا ارجن نے دل اکثر ہے مجبور
ہے کیا صورت جو تینون سے بری ہو
کہا بھگوان نے ہو گیان جسکو
اُسے ہو انکی قیدون سے رہائی
سنئے جاتے ہین جو انسان سے کام
غم و راحت کا یکسان ڈھنگ سمجھے
برابر سمجھے حالِ یار و اغیار
نہ اُلفت ہو نہ نفرت ہو کسی سے

پسِ مردن ملے حیوان کا قالب
رجوگن سے ہو پیدا لوبھ اور موہ
بشر بدنام ہو جنکی بدولت
اسے حاصل ہے نقدِ ارجمندی ۰
بشر کو پھر ملے انسان کی صورت
نہ بھولے پر وہ فعلون کے اثر کو
تو پھر بھی ہو بد افعالی کا شیدا
کہ وہ افعال کا فاعل نہین ہے
نہ ان تینون گنون کا کوئی پھل ہو
وہی کامل وہی مسرور ہو جائے
نہ اُسپر ناتوانی کا ستم ہو
یہ اِن تینون گنون سے کون ہے دور
بس اس منزل مین بھی کچھ رہبری ہو
نہ ہو تینون گنون کا دھیان جسکو
وہ آئینہ ہی ہو جس مین صفائی
نہ اُن پر ہو فدا مردِ خوش انجام
برابر شانِ مال و سنگ سمجھے
نہ ہو اعزازِ دنیا کا طلب گار
نہ کاہش ہو نہ رغبت ہو کسی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو موصوف اس صفت سے آدمی ہی — وہی گیانی بھی ہی عارف وہی ہی
وہی ہی برہم مین لین اور نرگن — وہی مین ہون وہی مجھ مین ہی ارجن

پندرھوان ادھیاے پرسوتم یوگ

یعنی

حق شناسی کا طریقہ

یہ دنیا ایک نخل باشرف ہی — جڑ اسکی صاف اوپر کی طرف ہی
ہین شاخین اسکی زیر نخلِ مذکور — ہین پتے وید اسکے چشم بد دور
حقیقت اسکی جو جانے بڑا ہی — وہی ویدانتی اہل صفا ہی
جو شاخین مختلف وصفون سے نکلین — ہین بنیاد حرص و خواہش و کین
ہین محسوسات اُنکے پھول پتے — عمل ہین پھل اسی دنیا کے دھندے
جڑین افعال انسانی ہی ہین — جو نیچے کی طرف لٹکی ہوئی ہین
جو نخل ایسا ہی غائب ہی نظر سے — ہوا سان ہی نہان چشم بشر سے
جڑ اُسکی ہی قوی و سخت ازبس — اسی کا تو اگر کچھ چل سکے بس
اگر دنیا کی خواہش پر نہ ہو غور — کٹے یہ تیغ آزادی سے فی الفور
پھر اب کیا ہی تلاشِ مدعا ہو — حواسِ عقل و دانائی بجا ہو
وہان پہونچے نہ ہو جس جا سخن کچھ — وہان سے پھر نہ ہو آواگون کچھ
جو دانشمند نادانی سے ہو دور — وہ دل پر فتح پا کر ہوگا مسرور
غم و راحت سے رکھیگا نہ مطلب — رہیگی اُسپہ نازل رحمتِ رب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو طاقت ہی ہماری غیر فانی — ہی جانداروں مین اس سے زندگانی

قیام جیو یون ہوتا ہی تن مین — کہ جیسے بو ہو گلہاے چمن مین

جو ہین کم فہم اس سے بے خبر ہین — نہین واقف کہ کیا اسکے اثر ہین

ہی جس انسان کی چشم عقل پُر نور — نہین وہ معرفت کی راہ سے دور

جو علم خود شناسی سے ہین آگاہ — وہ حق کو دیکھتے ہین حسب دلخواہ

جو ہی خورشید عالمتاب مشہور — ہی اسمین میری ذات پاک کا نور

یہی ہی چاند کا اور آگ کا حال — نمایان انمین ہی میرا ہی اجلال

زمین مین ہو کے بھی داخل مری ذات — دکھائی ہی کرامات جمادات

نباتاتِ زمانہ جسقدر ہی — بھروسا انکو میری ذات پر ہی

جو حیوانون کے تن مین ہی حرارت — جو ہی ہضم غذا کی انمین طاقت

یہ سب میری ہی قدرت کی ہی امداد — کہ ہین جاندار اس دنیا مین آباد

دلِ آفاق مین مسکن ہی میرا — تمیز و حافظہ مخزن ہی میرا

مین ہی ہون راز دار علم تحصیل — مجھی سے سب کی بر آتی ہی اُمید

مین ہی ویدون کا عالم رازدان ہون — خبر و بانی کون و مکان ہون

یہ ہستی بھی تعجب سے بھری ہی — ہی فانی ایک قایم دوسری ہی

بدن تو ایک دن ہوتا ہی نابود — مگر رہتا ہی دایم جیو موجود

جہان دونون سے بھی ہی ذات برتر — سمجھ تو مجھکو ای مرد دلاور

سمجھ سے دور ہی ہر کام میرا — قدیر و لامکان ہی نام میرا

جو اپنا شی ہی تینون لوک مین ہی — وہ ہی آزاد کسکی روک مین ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ارے ارجن جو ہی انسان خردمند — مری ذات مقدس سے ہی خرسند
مجھے جو جان لے ہر چیز جانے — ہیں یکسان اُسکو بیگانے یگانے
وہ سب کرتا ہوا افعال معقول — ہماری بندگی سے ہوگا مقبول
جو سمجھے یہ دقیقے فلسفہ کے — جو سیکھے یہ طریقے فلسفہ کے
وہی ہو باعمل عالم جہان میں — رہے مائل سرور جاودان میں

سولھوان ادھیاے دیواسر سمپت یوگ

یعنی

سُر اور اُسر کا فرق

ہیں جو اوصاف سُروں کے وہ بیان ہوتے ہیں — سُن لے ارجن وہ صراحت سے عیان ہوتے [...]
دل میں کچھ خوف نہ ہو۔ صاف ہو آئینہ دل کا — گیان کے جوگ میں ہو مست خیال کا [...]
مرد عاجز و مسکین ہو۔ ہون قابو میں حواس — بارہ قسموں کے جو جگ ہیں وہ کرے نیکو [...]
پیرو غیر نہ ہو۔ عقل ہی سے کام کرے — تپ کرے شغل ریاضت سحر و شام کر[...]
زندگی کے بسر ایام کرے نرمی سے — کسی ذی روح کو دے رنج نہ ہٹ دھر[...]
ہو راستبازی پہ فدا ہو نہ کرے غیظ و غضب — ہو نہ چنچل دل انسان ہو سکونت کا [...]
کبھی غیبت کا نہ عادی ہو۔ کرم سب پر ہو — ملتجی ہو نہ کسی سے نہ ہو اسیر زر [...]
رحم ہو شرم و حیا اور جھما ہو دل میں — ہو تحمل۔ تو طہارت کی ہوا ہو دل [...]
تیاگ ہو یعنی ہو لذات زمانہ سے حذر — دل پہ غالب نہ ہو کچھ خواہش دنیا کا [...]
بے ادب ہو نہ کسی سے ہو خصومت زنہار — رعب قائم رہے۔ مغرور نہ ہو نیک [...]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو اُسر ہین وہی ظالم بھی ہین مکار بھی ہین	جاہل و سنگدل و قاتل و خونخوار بھی ہین
عادتین اُنکی مصیبت مین اُنھین رکھتی ہین	قیدِ دامِ غم و ذلت مین اُنھین رکھتی ہین
جو اُسر ہین وہی ناپاک مین اہلِ ستم ہین	راستی کے ہین عدو اُنکے جگر پتھر ہین
نہ وہ احکام مناسب کے ہین پابند کبھی	چھوڑ کے جہل کو وہ ہون نہ خردمند کبھی
تن پرستی کے سوا کچھ بھی خبر اُنکو نہین	دل پہ دنیا کی حقیقت کا اثر کچھ بھی نہین
قول ہی اُنکا کہ دنیا ہوئی خود ہی موجود	مالک اسکا ہی نہین کوئی ہی مالک نابود
ہین یہ خود رفتہ و بدمست خرد سے خالی	جہل و نسیان سے ہوئے پست خرد سے خالی
انکو خود بینی و شورش سے جو ہی فکر مدام	اچھی تدبیر سے مطلب ہی نہ کچھ دھرم سے کام
زندگی ہی پہ سر جاتے ہین خوش ہوتے ہین	خوابِ غفلت ہی مین وہ وقت کو بس کھوتے ہین
ہی یقین اُنکو کہ شہوت ہی ہی مطلب کیلیے	کام کوئی بھی نہین ہی طلب رب کیلیے
پے تحصیل مطالب وہ ستم ڈھاتے ہین	کبھی وہ ظلم و جفا سے نہین باز آتے ہین
غیر کے مال کے خواہان وہ سدا رہتے ہین	شاہدِ شہوت و خواہش پہ فدا رہتے ہین
سوچتے ہین کہ فلان شخص کی عزت نہ رہے	دولت اُسکی نہ رہے شانِ حکومت نہ رہے
قتل کرنے مین تامل نہ جفا مین ہی دریغ	سرِ عاجز پہ چلا کرتی ہی بس ظلم کی تیغ
خود غرض ایسے جو ہین ترک مکان ہی اُنکا	پھر ٹھکانا بھی سوا اُسکے کہان ہی اُنکا
جو نہ تعظیم و تواضع پہ بھی مائل ہون کبھی	دولتِ حکمت کے آیتر سے نہ سائل ہون کبھی
خود پسندی مین جو دیوانہ صفت پھرتے ہین	نظرِ عقل سے آنسو کی طرح گرتے ہین
کرکے دعوت جو عداوت کرین مہمانون سے	دل کے بدذات ہین بدتر ہین وہ حیوانون سے
عیب گوئی کو جو بدبخت ہنر جانتے ہین	کبھی کہنا کسی ناصح کا نہین مانتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسے ہی لوگ برائی پہ جو شیدا ہون گے
بعد مردن وہ برائی کا مزہ پائین گے
جو نہین مانتے ہین ویدون کے احکام لطیف
اپنی مرضی کے موافق جو کیا کرتے ہین کام ؟
کشن ارجن سے لگے کہنے کہ اے اہل خبر
جو ہین ظلمات کے دروازہ جدا رہ اُن سے
جو برے اور بھلے کام ہین کر اُنمین تمیز

مر کے دنیا مین بری شکل سے پیدا ہون گے
نرک کی آگ مین پڑ پڑ کے جھلس جائین گے
نرک مین جاتے ہین وہ ہو کے ذلیل اور کثیف
نہ کمال اُنکو ہو حاصل نہ ملے کچھ آرام
شاسترون کے جو ہین دستور عمل کر اُن پر
جو گناہون کے بکھیڑے ہین ہٹا رہ اُن سے
شاستر کی جو ہے ہدایت وہ رہے دل کو عزیز

سترھوان ادھیاے

ترگن بھاگ یوگ یعنی ستوگن، تموگن، رجوگن

بولے ارجن کشن جی فرمایئے یہ صاف صاف
ہین ستوگن یا رجوگن یا تموگن کے وہ بس
کشن بولے ہے طبیعت کے مطابق ہر خیال
ہے طبیعت کے موافق ہر روش افعال کی
ہے ستوگن جنمین وہ ہین دیوتا کو پوجتے
ہے تموگن جنمین بھوتون کی پرستش کرتے ہین
جو دسری نخوت تن آسانی کا انکو ہے مزہ
ہین غذا جگ دان تپ چارو جو مشہور جہان
جو غذا ہو باعث طول حیات و لطف دل

ہین وہ کیسے چل رہے ہین شاسترون کے جو خلاف
کیا خیال اُنکے ہین کیا خواہش ہے کیسی ہے ہوس
ہے ارادہ جسکا جیسا اُسکا ویسا ہی ہے حال
خود ہی عالم مین عیان کیفیت انکے حال کی
ہین رجوگن والے یکش و خود نما کو پوجتے
خواہشین جیسی ہین دل مین ویسی خواہش کرتے ہین
بعد فعل بد پشیمانی کا انکو ہے مزہ
انکی قسمین تین ہین سن ارجن عالی مکان
جو نہ آنے دے مرض کو بھی بدن کے متصل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو جواسون کو بچار کھتے ہو خوشبودار بھی
یہ غذائین انکو بھائین جو ستوگن کے ہین بس
جو غذا نمکین و ترش و تلخ ہو اور چرپری
جو رجوگن والے ہین انکی غذائین ہین یہی
جو تموگن والے ہین کھاتے ہین بس خوردہ غذا
دیر کا رکھا ہوا کھانا وہ کھایا کرتے ہین ٭
جو کرے مہمان نوازی یعنی جگ کا انتظام
ہی ستوگن کی صفت موجود اُسی انسان مین
جو پئے مطلب کریگا جگ رجوگن کی ہی خو
دیوتا کو پوجنا اور برہمو کو پہچاننا
جسم کے یہ کام سب داخل عبادت مین ہوئے
راستی شیرین بیانی و دیا خوانی خوب ہی
ایسی باتین داخلِ عبادِ زبانی ہو گئین
دل کو وسواسون مین آلودہ نہ کرنا خوب ہی
صاف باطن ہو کے رکھے دل مین سچا اعتقاد
تین قسمون کی عبادت یہ وہ ہی جو خوب ہی
ہو نہ مکاری سے شہرت کا جسے مطلق خیال
دیگا جو تکلیف اپنے تن کو جاہل کی طرح
غیر کے تکلیف دینے کو کرے جو کوئی کام

ہو مرغن خوش مزہ شیرین ہو خوش آثار بھی
ہی تلاش اچھی غذاؤن کی انھین اہلِ خوش نفس
ہو نفشی خشک اور اُسمین ثقالت ہو بھری
کھائینگے بیڈھب غذا بس انکی رغبت ہین یہی
گندہ و ناپاک ہو اُسمین تعفن ہو بھرا
کھا کے یہ کھانا دماغون کو سڑایا کرتے ہین
ہو غرض شامل نہ جسمین ہی وہی بس نیکنام
مطلب ذاتی کی خواہش ہو نہ جسکے دل مین بھائی
جو خلاف شاستر کرتا ہی تموگن کی ہی خو ہے
اوستادون اور بزرگون کی بھی عزت ماننا
فعل یہ ایسے ہین جو شامل ریاضت مین ہوئے
رہبریِ عام لطف و مہربانی خوب ہی
مخبرِ او صافِ شانِ خوش بیانی ہو گئین
رکھنا قابو مین حواسون کا بہت مرغوب ہی
زہد قلبی ہی یہی اے ارجنِ والا نژاد
گیانیون کو اہلِ عقل و ہوش کو مرغوب ہی
ایسے شیدائے ستوگن کی ہی شہرت لازوال
ہی رجوگن کیطرف مائل وہ قاتل کی طرح
ہی بری عادت کا بندہ اور تموگن کا غلام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حق جو دے حقدار کو یا ہو وہ ہمدرد جہان
یہ سخاوت ہے ستوگن کی صفت اے نکتہ دان

بہر مطلب یا بمجبوری کرے خیرات جو ۲۱
وہ رجوگن والی خیراتون مین شامل آکے ہو

جو کرے خیرات بیموقع بلا غور و خیال ۲۲
یا کرے ذلت سے پورا اپنے سایل کا سوال

وہ تموگن کا ہی بندہ کیا سخاوت اُسمین ہے
مستحقون کو جو بھولے بس حماقت اُسمین ہے

بہر بہبودی عالم بہر حسن انتظام
اُدم تت ست برہم کے تینون ہی ہین پاک نام

وید دان کرتے ہین قدر ان اسمای پاک کی
اس سے عزت بڑھتی ہے ہر صاحب ادراک کی

راستی سے نیکی کرنیوالے نیک افعال ہین
ست ہین اہل خرد ہین صاحب اقبال ہین

جگ کرنا۔ دان دینا تپ کا کرنا خوب ہے
نیکی سب کے ساتھ کرنا خوب و خوش اسلوب ہے

دل مین گر بے اعتقادی ہو تو تپ جپ دان جگ
ہین یہ سب بیکار ارجن بند یہ تو دل سے سن

اٹھاروان ادھیاے
موکش سنیاس جوگ

کہا ارجن نے پھر اے کرشن جی چشم عنایت ہو
بیان سنیاس کا بھی تیاگ کی بھی کچھ حکایت ہو

کہا بھگوان نے جو فعل خواہش سے کیے جائین
اُنھین کا چھوڑنا سنیاس ہے یہ سب کی ہین رایین

جو فعلون کے نتایج چھوڑ دے تیاگ اُسکو کہتے ہین
مآل کار سے منھ موڑ دے تیاگ اُسکو کہتے ہین

سدورِ فعل کو بھی بعض عارف ترک کرتے ہین
لہذا کام کرنے کی بھی خواہش سے گذرتے ہین

ہین بعض ایسے جو فعل نیک کرنے کو کہتے ہین
فدا خیرات و زہد و بندگی پر دل سے رہتے ہین

ہمارا جو عقیدہ تیاگ کی بابت ہے اے ارجن
ہین اُسکی تین قسمین گوش دل سے حال اُسکا سُن

جو نیک اعمال ہین وہ قلب عارف صاف کرتے ہین
جو اچھے کام کرتے ہین وہی انصاف کرتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر ہر فعل امیدِ ثمر کو چھوڑ کر کیجے ۔ دلی مطلب کے بالکل سلسلے کو توڑ کر کیجے
اصول اچھا یہی ہی سب سے بڑھکر جان لو ارجن ۔ مفیدِ حالِ دنیا قول میرا مان لو ارجن

تموگنی تیاگ

جو فعل لازمی ہی چھوڑنا کب اُسکا واجب ہی ۔ نہ غلطی سے بھی چھوڑے اُسکی پابندی مناسب ہی

رجوگنی تیاگ

جو فعلِ لازمی کو اسلیئے چھوڑے کہ دقت ہی ۔ تو اس صورت مین کب اُسکے لئے مطلب کی صورت ہی
جو اچھے فعل کا ہو خود غرض تارک تو کیا پھل ہی ۔ جو چھوڑا کام دقت دیکھکر پھر کب وہ افضل ہی

ستوگنی تیاگ

جو فعل لازمی کو فرض کی صورت کرے پورا ۔ مگر اُس کے نتیجون سے نہ ہو اُسکی غرض اصلا
اسکو تیاگ کہتے ہین اسکو ترک کہتے ہین ۔ جو تیاگی ایسے ہین وہ رات دن مسرور رہتے ہین

ستوگنی تیاگی کی تعریف

جو تارک ہی شریف و نیک خصلت اُسکی ہی اعلیٰ ۔ مُبرّا ہی شکوک و وہم سے اُسکا دلِ والا
نہ اچھے فعلون سے اُسکو محبت ہی نہ اُلفت ہی ۔ بُرے افعال سے بھی کچھ عداوت ہی نہ نفرت ہی

ترک افعال مشکل ہی مگر اُنسے بے تعلقی تیاگ ہی

بشر سب اپنے کامون کو کہانتک چھوڑ سکتا ہی ۔ نہ چاہے جو نتائج فعل کے تارک وہ یکتا ہی

تیاگی اور اگیانی مین فرق

نہین جو لوگ تارک ہین ہی قایم یون خیال اُنکا ۔ کہ فعلون کا نتیجہ عاقبت مین پُر اثر ہوگا
مگر جو لوگ تیاگی ہین نہین اُنپر اثر اسکا
نتیجہ کام کا چاہا نہ تھا پھر کیا ہو ڈر اسکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

علم سانکھ کے مطابق فعل کے پانچ سبب ہین

سبب جو پانچ ہین ہر کام کی تکمیل کرنے کو
بتاتا ہون مین ارجن تم انہین اب غور سے سن لو

ہی پہلا ظرف ۱۳ - فاعل ۱۴ دوسرے کا نام ہی ارجن
سوم ہی مختلف افعال ۱۵ کا آلہ بس ای ارجن

چہارم وہ سبب ہی مختلف ۱۶ جس مین تقوّے ہین
حواس خمسہ راہِ حرص مین انسان کے رہبر ہین

سبب ہی پانچوان ۱۷ وہ جو کہ حاوی زمانہ ہی
محیطِ خلق ہو کر اپنی طاقت مین یگانہ ہی

یہی پانچون سبب ہین باعث افعالِ انسانی
ہو دانائی کا کام اُنسے کہ ہو کچھ اُن مین نادانی

جو یہ صورت ہی پھر انسان ہو جاتا ہی کیون جاہل
کہا کرتا ہی پھر کیون اپنی ذاتِ پاک کو فاعل

جو فاعل فعل کے پانچون سبب ہین پھر نہین کیا ہی
نہین جو یہ سمجھتا ہی کب اُسکی چشم بینا ہی

جو اپنے کو نہین فاعل سمجھتا ہی وہ عاقل ہی
جو انسان سر بسر درستی ہی وہی نیکوئی کا مل ہی

خودی جسمین نہین ہی وہ رخ وحدت پہ ہو شیدا ہی
بظاہر گو نگاہِ دیدنی مین فرق ہوون پیدا

ہی جسکی سر بسر درستی آنکھ وہ مقبول انسان ہی
نظر مین اُسکے ہر ذی روح کا اعزاز یکسان ہی

ہون علم و عالم و معلوم جب باہم گر تینون
کرین بس کام اس دنیا مین اپنا سر بسر تینون

جہان ہو فاعل و مفعول و آلہ کام ہوتا ہی
سبب یہ مین کہ جن سے فعل کا انجام ہوتا ہی

ستوگنی گیان

وہ افضل علم ہی جس سے میانِ خلقت دنیا
سمجھ لے ذات حق کو لاشریک و بانی و یکتا

رجوگنی گیان

ہی حق کو جسنے خلقت سے جدا و مختلف سمجھا
ہی اُسکا علم اوسط درجہ کا ای ارجن دانا

تموگنی گیان

جو اک محدود صورت کو محیط عام سمجھا ہی
بس اُسکا علم ایسا ہی کہ درجہ جسکا ادنیٰ ہی

۱۳ جسم ۱۴ عامل ۱۵ حواس ۱۶ قوت ارادہ ۱۷ نفس یا خدا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ستوگنی کرم

جو فعل لازمی ہے اُسکی بس تکمیل المنسب ہو — نتیجے سے مگر اُسکے تعلق ہو نہ مطلب ہو

رجوگنی کرم

جو خواہشمند و مغرور اپنے کاموں میں کرے محنت — یہ ایسا کام اوسط درجے کی کہلاتی ہے خدمت

تموگنی کرم

نہ جو انجام کو سوچے نہ جو کچھ نیک و بد سمجھے — فقط وہ اپنی طاقت پر حمق سے کام کر بیٹھے

جو ایسے کام کرتے ہیں بُرا انجام ہے اُن کا — بُرائی سے بھرا رہتا ہے سر تا پا یہ تموگن کا

ستوگنی کرتا

جو فاعل دور ہے کبر و تمنا سے وہ دانا ہے — ہے استقلال و ہمت اُس میں دل اُسکا توانا ہے

نہ فکرِ کامیابی ہے نہ ناکامی کا کھٹکا ہے — جو ہے اس شان کا انسان درجہ اُسکا اعلیٰ ہے

رجوگنی کرتا

جو خود مطلب ہے فعلوں کا نتیجہ چاہنے والا — شراب حرص و بے رحمی کو پیکر ہے وہ متوالا

وہی ناپاک ہے رنج و خوشی کے بس میں ہے بالکل — یہ اوسط درجے کا انسان ہے ہرگز نہیں کامل

تموگنی کرتا

جو سست و ضدّی و مکّار و مجوبہ جواسی ہے — ہے جس کے دل میں کینہ جسکے چہرے پر اُداسی ہے

ہوئے ہیں درجۂ ادنیٰ میں ایسے ہی بشر داخل — زیادہ اس بیان سے اور ہے تفصیل لا حاصل

عقل اور استقلال کی تین قسمیں

ہیں قسمیں عقل و استقلال کی بھی تین اے ارجن — انھیں بھی سُن اسی گلزار سے گلہائے مطلب چُن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ستوگنی بُدھی (عقل)

جو پابندی و آزادی و امر و نہی پہچانے
نجات و قید کو جو خوف و بیخوفی کو بھی جانے

وہی ہی عقل اعلیٰ مرتبہ بھی اُسکا اعلیٰ ہی
حقیقت مین وہی انسان ستوگن عقل والا ہی

رجوگنی بُدھی (عقل)

حقیقت صدق و باطل کی نہ کچھ جس عقل نے جانی
وہ اوسط درجہ والی عقل کہلاتی ہی اے گیانی

تموگنی بُدھی (عقل)

جو عقل تیرہ مانے راستی ناراستی ہی کو
بس ایسی عقل ادنیٰ درجہ والی رنج دے جی کو

ستوگنی دھرتی (استقلال)

جو خاطر کو حواس و نفس کے افعال سے روکے
جو خواہش جوگ کے بل اور استقلال سے روکے

جو ایسا ہی بشر ملتا ہی اُسکو رتبۂ عالی
وہ دایم سیر کرتا ہی میانِ باغ خوشحالی

رجوگنی دھرتی (استقلال)

جو شوق طبع و استقلال سے کام اپنے کرتے ہین
جلو مذہب کے اندر ہی قدم جو اپنا دھرتے ہین

جو نفسانی ہی خواہش اُسکی بھی تکمیل کرتے ہین
جو دنیاوی ہین احکام اُنکی بھی تعمیل کرتے ہین

بس ایسے لوگ داخل درجۂ اوسط مین ہوتے ہین
خوشی سے اُنکے شامل درجۂ اوسط مین ہوتے ہین

تموگنی دھرتی (استقلال)

یقین وہ مستقل جو مبتلائے خوابِ غفلت ہی
ہمیشہ مائلِ آزار و تکلیف و حماقت ہی

شمار اُس آدمی کا درجۂ ادنیٰ مین ہوتا ہی
کہان داخل بھلا وہ درجۂ اعلیٰ مین ہوتا ہی

آرام کی تین قسمین

بس اب ارجن سنو آرام کی بھی تین قسمین ہین
اسی آرام خوش انجام کی بھی تین قسمین ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ستوگنی سکھ

عبادت سے ریاضت سے آنند ہو حاصل ۔۔۔ نہیں پھر سکو تکلیفات سے پیش آتی ہی مشکل

ہی اسکی ابتدا مشکل مگر انجام آسان ہی ۔۔۔ جو عارفہ ہو گیا انسان تو راحت اسپہ قربان ہی

رجوگنی سکھ

حس محسوس دنیاوی مذاقون سے جو راحت ہو ۔۔۔ خوشی ہو آئینہ پہلے بعد کو ساماں عسرت ہو

یہ اوسط درجہ کی راحت ہی راحت نام ہی اسکا ۔۔۔ فقط ظاہر مین خوش کرنا بشر کو کام ہی اسکا

تموگنی سکھ

جو آرام ابتدا سے انتہا تک رکھے غفلت مین ۔۔۔ جو پیدا نیند سے سستی سے ہو یا عیش و عشرت مین

وہ کہلاتا ہی ادنی درجہ کا آرام ای ارجن ۔۔۔ ہی بد نام زمانہ ایسے سکھ کا نام ای ارجن

صفت سہ گانہ سے قیام عالم

نہین دنیا مین کوئی بھی وجود ایسا نظر آتا ۔۔۔ کہ جسمین رد سے قدرت حسن اپنا ہو نہ دکھلاتا

زمین پر جو ہی موجودات شان اسکی نرالی ہی ۔۔۔ سہ گانہ جو صفت قدرت کی ہی کب اس سے خالی ہی

برہمن چھتری ویش اور جو ہی شودر کا فرقہ ۔۔۔ جبا افعال قدرت کی صفت سے انکا یہ نقشہ

جو تقسیم انہین کی ہی تین ہی اقسام پر پائی ۔۔۔ ہوئی قانون قدرت مین بھی اسکی جلوہ فرمائی

برہمن کی تعریف

حواس و دل کو رکھے ضبط مین زاہد طبیعت ہو ۔۔۔ حلیم و پاک باطن راست حق جو با فضیلت ہو

چھتری کی تعریف

دلیر مستقل اہل شجاعت مرد عاقل ہو ۔۔۔ نہ پھیرے جنگ سے منھ حکمرانی کے بھی قابل ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ویش اور شودر کی تعریف

زراعت گلہ بانی و تجارت ویش کرتے ہین
دم خدمت گذاری نزمانہ شودر بھرتے ہین

فرض متعلقہ پورا کرنا چاہیئے

ادا کرتا ہی جو انسان اپنا فرض کامل ہی
تبا دون کس طرح اس مین کمال انسان کو حاصل
ہی کل مخلوق کا جس سے وجود اسکی اطاعت ہو
ادائے فرض ہی کے ساتھ اظہار عبادت ہو

فرض متعلقہ کی طرف خاص توجہ چاہیے

جو فرض منصبی کی کچھ نہین تکمیل کرتا ہی
مگر انجام فرض غیر مین تعجیل کرتا ہی
یہ طرز اچھا نہین احکام قدرت کے مخالف ہی
جو فرض قدرتی کرتا ہی وہ انسان عارف ہی

ادنی فرض کا بھی ادا کرنا لازم ہی

نہ چھوڑو کام اپنا گو وہ ادنی قسم ہی کا ہو
جو اپنا کام ہی بس فائدہ بھی اُس سے اپنا ہو
فرائض جتنے دنیا مین ہین عیبون سے ہین کب خالی
نہیں ہی جسطرح آتش دھوئین سے چھوٹنے والی

فعل سے بریت اور برہم سے وصلت

تعلق سے جدا ہوکر جو چھوڑے خواہشین دل کی
ہو دل قابو مین جب کیونکر ستائین خواہشین دل کی
بری جو فعل سے ہوتا ہی درجہ اسکا اعلی ہی
ہی دل قابو مین جسکا بس اُسیکا بول بالا ہی
ہوا واصل ہی انسان برہم سے جسطرح اے ارجن
بس اسکا حال فرخ فال گوش ہوش سے اب سن
کثافت سے جو دوری عقل کی ہو دل ہو قابو مین
عروس حرص دنیا بیٹھنے پائے نہ پہلو مین
خیال شوق و نفرت چھوڑکے عزلت گزین بھی ہو
غذا کم کھائے حق کی کبریائی کا یقین بھی ہو
زبان و چشم و دل قابو مین ہون حق کا تصور ہو
مگن ہو رات دن حق کا تصور نقش دل بر ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تکبر خود نمائی خواہش و غصہ سے نفرت ہو
جو ملتا ہی حق سے سب کو یکسان ہی سمجھتا ہی
جو سچا عشق رکھتا ہی ملے نقدِ وصال اُسکو
جو اپنے کام کرتے ہی ہوئے مجھسے لگائے دل
ارے ارجن سب افعال اپنے میرے ہی حوالے کر
جو کرتا ہی تصورِ فضل میرا اُسپہ رہتا ہی
نہ مانیگا جو میرے قول کو برباد ہی ہوگا +
لڑائی سے گریزان ہی جو تو انکار کے باعث
جو قدرت کی ہی خواہش تجھکو لڑوائیگی میدان مین
تجھے جس فعل سے اب روکتی ہی تیری نادانی
ارے ارجن وہی حق سب کے دل مین جانشین ہو کر
پناہِ حق مین آ ارجن کہ اُسکا فعل اعلیٰ ہی
یہ وہ اسرارِ پنہان ہین فدا ہی معرفت جن پر
جو ہی اعلیٰ کلام پاک سب سے اُسکو بھی سن لے
مرا تو دوست ہی مین ہون بھلائی کا تری خواہان
مجھے دے اپنے اعمالون کو میری ہی پرستش کر
یہ وعدہ ہی کہ حاصل تجھکو نقد آرزو ہوگا
عقیدے چھوڑ دے سب ذات واحد ہی کا ہو طالب
ریاضت کش بھی جو منکر ہو میری کبریائی سے

حقیقت حق پرستی کی سمجھکر محو طاعت ہو
جو مخلوقات ہی اُسکی نظر مین پاک و یکتا ہی
جو واقف ہو حقیقت سے میسر ہو کمال اُسکو
تو میرے فضل سے ہو رتبۂ اعلیٰ اُسے حاصل
نظر کر روے مطلب نام فضلِ کبریا لیکر
ہی آسان مشکل سخت اُسکی کب وہ رنج سہتا ہی
جو اہل کبر و نخوت ہی سدا ناشاد ہی ہوگا
حقیقت مین یہ ہین نادانی و پندار کے باعث
نشان فتح بھی تجھ ہی سے گر جائیگی میدان مین
اُسیکو قدرتی فرض اب کرائیگا باسانی
کیا کرتا ہی کارِ لازمی اہل زمین ہو کر
مقام لافنا پر جو تجھے پہونچانے والا ہی
ہوئے ظاہر جو تجھپر اب سمجھکر کام اپنا کر
وہ نقدِ مدعا ہی جسکو تو دامن مین ارجن لے
لگا میری طرف دل میرا طالب ہو بصد ارمان
مجھی سے دل لگا ہی باخبر میری ہی خواہش کر
ہدایت میری مانیگا تو مجھ مین وصل تو ہوگا
ملیگی تجھکو آزادی گنہ ہوگا نہ پھر غالب
طلب میری نہ ہو جس کو نہ مطلب ہو صفائی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ عقدہ جو کہا مین نے نہ اُس سے چاہیے کہنا
نہ جو سمجھے نصیحت کو وہان خاموش ہی ا...

ہرے طالب کو جو یہ گرتا وے مرد عاقل ہی
عمل اُسپر کریگا وہ جو ذاتِ حق مین واصل...

جو طالب ہی مرا مین بھی ہون مطلوب اُسکا اے ارجن
جو راغب ہی مرا مین بھی ہون مرغوب اُسکا اے ارج...

مرا مطلوب ہی خود میرا طالب گویا ہوتا ہی
دوئی کا ذکر کیا یکجان دو قالب گویا ہوتا...

ہوئین ارجن جو مجھ سے اور تجھ سے پُر اثر باتین
اُٹھائین فائدہ وہ لوگ جنکی نیک ہین ذاتی...

جو دل سے معتقد ہو کر سُنے گا اِن کلامون کو
مجسّم نیک ہوگا چھوڑ کر وہ زشت کامون کو

ارے ارجن نہین تو نے سُنا کیا یہ بیان میرا
نہین اب تک ہوا کیا صاف نادانی سے دل ت...

کہا ارجن نے ہون مسرور فیض خوش بیانی سے
رہائی ہاتھ آئی دل کو قیدِ بدگمانی سے

مین اب سمجھا کہ مین کیا ہون حقیقت آپکی کیا ہی
بجا لاؤنگا ارشادِ مبارک یہ تمنا...

سنجے کی گفتگو راجہ دھرتراشٹر سے

کہا سنجے نے مین نے کشن و ارجن کی سُنی باتین
بگوشِ ہوش سب سرگن کی نرگن کی سُنی باتین

عیان بھگوان نے رازِ طریقت کو جو فرمایا
اُسکو ویاس جی سے سُن سکے مین نے لطف ہی پایا

خیال اس گفتگو کا کر کے مین مسرور ہوتا ہون
سری کشن اور ارجن کا بدل مشکور ہوتا ہون

جو حیرت خیز صورت کشن کی تھی اُسکا گیانی ہون
جسے دیکھا تھا ارجن نے اُسیکا مین بھی دھیانی ہون

جدھر ہین کشن و تیر انداز ارجن لطف اُدھر ہوگا
اُنھین کی ذات سے میدان جنگ و رزم سر ہوگا

مجھے کامل یقین ہی فتح ہوگی اُس جماعت کی
کہ جسکی کشن جی کے فضل و رحمت نے اعانت کی

سمپورنم شبھم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیباچہ گیتا مہاتم

واضح ہو کہ گیتا مہاتم کو مصنف نے سنہ ۱۸۷ء مین نظم کیا تھا جو جداگانہ طور پر چھپکر شائع ہوتا رہا۔ چونکہ اب اسی مصنف نے سری بھگوت گیتا کو بھی نظم کردیا ہی لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اُسکا مہاتم بھی اُسکے ساتھ چھاپ دیا جائے جسطرح گیتا مین اٹھارہ ادھیائے ہین اُسیطرح اسکے مہاتم مین بھی اُتنے ہی ادھیائے ہین یعنے ہر ادھیائے کا مہاتم علیحدہ علیحدہ درج ہی۔ بہرکیف سری بھگوت گیتا ایک ایسی مقبول خلائق کتاب ہی جو کسی تعریف کی محتاج نہین۔ اگر اہل دنیا اپنے لیے کوئی مُفید کلام اور سب سے ضروری ذریعۂ نجات تلاش کرنا چاہتے ہین تو یہی کتاب ہی

گیتا کے خیالات کمالاتِ سخن ہین
دل کو جو کرین پاک وہ بھگوت کے بچن ہین

گیتا کے ادھیائے اول کا مہاتم

ستی جی نے یہ شیو جی سے کہی بات
باطن آپ ہین کس گیان سے پاک
بشر سب آپ کو شیو جانتے ہین
بظاہر طرزِ اقدس ہی نرالا
بدن پر آپ کے ہین جلوہ گر مار
گلو مین آپ کے مالائے سر ہی

ہی یکتائے زمان کیون آپ کی ذات
ہی کوتہ اس مین اپنا دست ادراک
پرستش کرتے ہین اور مانتے ہین
پڑا ہی اک کمر مین مرگ چھالا
ہین پیچیدہ سراسر شکل زنار
بھبھوت اندام مین بھی جلوہ گر ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو دل مین گیان ہو فرمایئے آپ
یہ سنکر پرمحل شیو جی نے کی بات
اگر ظاہر صفائی کی تو کیا کی
یہ ایسا گیان ہی ای صاحب ناز
ستی جی بولین بصد طرز ادب سے
جو ہی اس گیان مین طرز نکوئی
کہا پاتال مین ہین شیش جی جو
سری نارائن اُس جا جلوہ گر ہین
وہین ہین لچھمین جی جلوہ افروز
کسی دن خود بدولت گیان مین تھے
یہ بولین لچھمین جی ای مہاراج
یہ ہر دم خواب غفلت کیون ہی طاری
جو ہین جی راجسی اور تامسی لبس
ہمین ذاتِ مقدس سے عجب ہی
یہ فرمایا زبان سے ہی یہی حق
جو گیتا شبد روپی مشتہر ہی
مین رہتا ہون اُسی کے گیان سے شاد
کہا وہ کیا ہی شی فرمایئے تو
کہا چوبیس اوتار اپنے ہین جو

جمالِ مدعا دکھلایئے آپ
منگن ہون ذوقِ گیتا سے مین دن رات
مگر واجب ہی ہو باطن مین پاکی
نہین اس مین بدی کا کوئی انداز
نکالا حرف مطلب اپنے لب سے
ہوا ہی نکہت اس سے اور کوئی
لیئے ہین اپنے سر پر پرتھوی جو
وہ مجھ شادمانی سے سر بسر ہین
ہین حاضر بالش پا کو شب و روز
مگن جوش طرب سے دھیان مین تھے
کہ جو دہ لوک کے ہین آپ سرتاج
بتا دو ہی یہی خواہش ہماری
یہ زیبا ہی اُنھین کو اتنا آلس
کہ کیون نازل یہ سستی بے سبب ہی
نہین ہی بار سستی مجھپہ مطلق
اُسی کا گیان مجھکو سربسر ہی
سدا دامِ تفکر سے ہون آزاد
جمالِ مدعا دکھلایئے تو
مفصل ہم سے یہ اسرار سنکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہی گیتا شبد روپی اُنمین شامل ۔ عیان ہی جسکا ہر جانور کا مل
یہ پانچ ادھیاے گیتا بس دھن ہین ۔ جو ہین حرف اسکے وہ موے بدن ہین
ہین دو ادھیاے دو بازو بہر طور ۔ شکم ہی ایک اُن مین صاحب غور
سُنو باقی سب اشلوکون کا مطلب ۔ بہتر کوٹھے نوناری یہ ہین سب
خیال اُن کا جو مین لاتا ہون دلمین ۔ تو ذوقِ خرمی پاتا ہون دلمین
مگر ہی آپ کے دل مین جو یہ بات ۔ کہ ہی خوش مالشِ پا سے مری ذات
سراسر سمجھین جی یہ غلط ہی ۔ تمہارا یہ گمانِ دل فقط ہی
وہ پھر فوراً ہوئے ہین محوِ تکلم ۔ بہ رادہ مہر یہ ہم سے کہو تم
ہوا ہی فائدہ اس سے کسی کو ۔ ہوئی ہی نکت کس کس آدمی کو
کہا اک شدر مت امر د بد اطوار ۔ ہمیشہ وہ کیا کرتا تھا بیوپار
وہ تھا اک طامع زر اہل پیشہ ۔ کیا کرتا تھا فکرِ زر ہمیشہ
کہین وہ بکریان لیکر سوِ دشت ۔ خوشی سے تھا کسی دن محوِ گلگشت
شراب جاہلی سے ہو کے بدمست ۔ لگا کچھ توڑنے پتے سرِ دست
شجر مین ایک تھا مارِ سیہ کار ۔ کیا اُس نے بس اُس بے جرم پہ وار
جو کاٹا اُس کے فوراً مر گیا وہ ۔ سفر باغِ جہان سے کر گیا وہ
ہوا وہ نرک مین جا کر گرفتار ۔ اُٹھایا صدمۂ غم جار ناچار
ہوا نرگاؤ پھر وہ مجرم سخت ۔ گدا کے گھر مین آپہونچا وہ بدبخت
گدا کو جب کہ موقع ہاتھ آتا ۔ تو کچھ اُسکو بھی تھوڑا سا کھلاتا
جو بھوکا پیاسا وہ نرگاؤ رہتا ۔ زمانے کی صعوبت دل پہ سہتا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئی حالت جو رفتہ رفتہ غمناک
لباسِ زندگی ہونے لگا چاک

گدا نے دیکھا جب بیحال اُسکو
دیا فتنہ کی صورت ٹال اُسکو

اذیت جان کنی کی گو اُٹھائی
مگر قالب سے جان باہر نہ آئی

ثواب اپنا دیا لوگون نے آکر
مگر نکلی نہ تن سے جانِ مضطر

تھی عورت ایک گنگا نام مشہور
سرِ بازار گذری حسبِ دستور

کہا یہ آدمی اِسجا ہین کیون جمع
ہین سب کیون اشک ریزان صورتِ شمع

کہا نر گاؤ اک مرتا ہی اس جا
دمِ رنج و الم بھرتا ہی اس جا

سُنی جب اُس نے ان لوگونسے یہ بات
کہا افسوس ہی ہیہات ہیہات

کہا دل مین کہ یہ حیرت کی جا ہی
ثواب اب تک نہین مجھ سے ہوا ہی

ہوا ہو مجھ سے نادانستہ گر کچھ
تو ہو نر گاؤ پر اُس کا اثر کچھ

کہی یہ بات جب عورت نے لب سے
ہوا وہ جان بلب بارخصت ادب سے

ہوا آزاد آزار و محن سے
وہ جانِ ناتوان نکلی بدن سے

وہی نر گاؤ پھر ہو کر برہمن
ہوا گھر مین کسی کے جلوہ افگن

سمترا نام تھا عالم مین مشہور
پڑھا سب علم و فن ہو ہو کے مسرور

عدیل اپنا زمانے مین نہ رکھا
مزہ لذّاتِ علم و فن کا چکھا

کہا دل مین کہ وہ عورت جو ہی ایک
تھا جسکا نام گنگا اور تھی نیک

کرم اُس جنم مین مجھپر کیا تھا
ثواب اپنا دمِ آخر دیا تھا

مناسب ہی کہ ہو اُس سے ملاقات
مین دیکھون تو وہ کیسی پاک ہی ذات

غرض گنگا کے پاس آیا وہ پُرغم
خوشی کے ساتھ کی پشتِ ادب خم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کہا میں وہ ہی ہوں شرگا ؤنا شاد
کیا تھا جسکو تم نے غم سے آزاد

ثواب اپنا دیا تھا تم نے ہم کو
رہائی تب ملی تھی اہلِ غم کو

ثواب ایسا جو ہو وہ بادلِ شاد
کہو مجھسے کہ کیا ہی اُس کی بنیاد

کہا زن نے کہ میں خود ہوں گنہگار
ثواب ایسا نہیں تھا کوئی زنہار

غرض ہمراہ زن ہو کر برہمن کے
خوشی سے آیا اُس کے گھر برہمن

وہاں دیکھا کہ اک طوطا ٹنگا ہی
سخن سنج و فہیم و خوش نواہی

کہا زن سے کہ اُسکو لائیے آپ
جو پڑھتا ہی ذرا سُنوائیے آپ

جو اُس طوطے نے دیکھا اُسکو دلگیر
ہوا خود برہمن سے محوِ تقریر

مجھے ادھیائے اول خوب ہی یاد
پڑھا کرتا ہوں گیتا بادلِ شاد

میں اپنے جنم کا کہتا ہوں احوال
بدل سُن لیجیے یہ تھا مرا حال

سُناتا تم لو ہوں رازِ کہن میں
کہ تھا اُس جنم میں اک برہمن میں

نہیں میں مانتا تھا حکمِ اُستاد
گھر لڑکوں سے کہتا بادلِ شاد

گرو نا واقفِ علم و ہنر ہیں
فقط ہم عالم و الا گھر میں

پڑھوا کر سبق ہم سے سدا تم
کرو اُن سے کنارا بر ملا تم

گرو نے جب سمجھ لی یہ مری بات
اُسی دم بددعا دی مجھکو ہیہات

ہوا طوطا میں اُس کی بددعا سے
ہوا خواہی لگا کرنے ہوا سے

کیا صیاد نے مجھکو گرفتار
خوشی سے بیچ ڈالا جا کے بازار

لیا اک برہمن نے مجھکو فی الفور
پڑھا کرتا تھا گیتا جو بصد غور

اُسی کو سُنکے میں نے کرلیا یاد
وہی پڑھتا ہوں ہر دم بادلِ شاد

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برہمن کو تھی اس زن سے محبت / دیا آکر مجھے از راہِ الفت
وہی یہ زن سنا کرتی ہے ہر آن / دلِ مشتاق کو گیتا سے ہر گیان
برہمن نے براہِ نکتہ دانی / یہ جانا دل میں اسرارِ نہانی
کہ گیتا میں ثواب اس طور کا ہے / درِ حکمت اس سے عالم پہ کھلا ہے
ثواب اپنا دیا طوطے کو فی الفور / ہوا مکت اس سے وہ طائر بہر طور
طریقِ زشت گنکا نے بھی چھوڑا / رخ اپنا الفتِ دنیا سے موڑا

گیتا کے ادھیائے دوم کا مہاتم

سری بھگوان ہیں سرگرمِ گفتار / سنو لکشمی جی اب یہ اسرار
پور یکھرا ایک بستی ہے دکن میں / ہے رنگ و بوئے تازہ اس چمن میں
برہمن اک بنامِ دیوشھاوان / عقیل و نیک بخت و اہلِ ایمان
وہ کرتا سادھوؤں کی خوب خدمت / میسر جس میں ہو خدمت سے عظمت
وہ سب سے پوچھتا تھا مکت کیونکر / ہو اس ناچیزِ عالم کو میسر
برہمن برہمچاری بال تھا ایک / وہیں پر آکے ٹھہرا بادلِ نیک
برہمن نے کہا اس سے یہ مطلب / دکھا دو برہمچاری راہ مکت اب
کہا اس نے کہ سن ادھیائے گیتا / کہ بر آئے ترا مطلب یہ دل کا
میسر تجھ کو ہوگی مکت اسی سے / جو دل میں ہے وہ پائے گا خوشی سے
برہمن نے کہا اے صاحبِ غور / ہوا ہے مکت اس سے کوئی بھی اور
کہا مکت اس سے لاکھوں ہو گئے ہیں / گناہوں کی سیاہی دھو گئے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میاونت ایک تھا مردِ نکو ذات / چراتا بکریان تھا بن مین دن رات
وہ جب صحرا مین جاتا با دلِ شاد / تو اُن سب بکریون کو کرکے آزاد
شجر پر جاکے کرتا تھا عبادت / نگہبانی بھی کرتا حسبِ عادت
کسی دن بکریان لیکر چلا وہ / نظر مین دیکھتا ہی کیا بلا وہ
کہ آیا شیر اک جنگل مین ناگاہ / مگر جلدی سے بھاگا مثلِ روباہ
تعجب مین ہوا یہ دیکھکر حال / خیال آیا مگر دل مین بہرحال
کہ سب کے آگے جو بکری روان تھی / برنگِ آہوِ صحرا دوان تھی
یہ اُسکو دیکھکر کیونکر ڈرا شیر / کہ بھاگا بے تامل اور نہ کی دیر
وہ اس حیرت مین تھا مین جاکے پہونچا / وہین پر بوے انسان پاکے پہونچا
لگا کہنے وہ مجھسے مرد دانا / یہ اسرارِ نہان کچھ تم نے جانا
کہا مین نے کہ سُن لے ای نکو خواہ / نہین تو جنم سے ہر ان کے آگاہ
شکاری پہلے یہ شیرِ ببر تھا / کثیف و بدشعار و بدگہر تھا
وہ بکری جس سے بھاگا شیر چالاک / تھی ڈاین اُس زمانہ مین یہ ناپاک
تلاشِ قوت مین اک روز صیاد / بیابان مین گیا با خاطرِ شاد
وہان ڈاین غذاے مفت پاکر / گئی چکھ شیر کو لقمہ بناکر
جو تھی اس شیر کو اس حال کی یاد / اسی سے ڈر کے بھاگا کرکے فریاد
جو ڈاین جانا اِسس بکری کو اُس نے / بچایا اِس سے اپنے جی کو اُس نے
لگا پھر پوچھنے وہ مردِ ذیہوش / کہو یہ رازِ دل مجھ سے بصد جوش
مرا اُس جنم مین احوال کیا تھا / بیان فرمایئے تب حال کیا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا مین نے کہ تو چنڈال تب تھا
ذلیل و بدطریق و بے ادب تھا

سُنی جب اُس نے یہ روداد مجھسے
تو جان و دل سے کی فریاد مجھسے

کہ مین اور بکری اور وہ شیر غمناک
جال مکت دیکھین بادل پاک

کہا مین نے یہ اچھی فکر کی ہی
اِسی جا سنگ پر گیتا لکھی ہی

پڑھو چل کر ابھی باخاطر شاد
ہو جس مین مجبس کلفت سے آزاد

غرض یون ہی ہوا تینونکا احوال
جو دیکھے حرف گیتا وان بہ فی الحال

ملا سرمایہ مکت اُن کو فی الفور
ہوا اِن زر بھی آ پہونچا بہر طور

گئے بیکنٹھ تینون بادل شاد
ہوے سرلوک مین بس جاکے آباد

ہوے بھگوان پھر یون بر سرقال
یہ دیکھا لچھمین جی تم نے احوال

جو دیکھے حرف گیتا بادل شاد
ہوے تینون بلاے غم سے آزاد

کرے پاٹ اس کا جو مردنکو ذات
ہے اس دنیاے دُون مین اُسکی کیا بات

جو اہلِ صدق پڑھتے ہین خوشی سے
صفت اُنکی نہین ہوتی کسی سے

گیتا کے ادھیاے سوم کا مہاتم

سری بھگوان یون مجوبیان ہین
خوشی سے کاشفِ رازِ نہان ہین

کہ تھا اک شخص بد اطوار و خودکام
جہان مین اُسکا تھا مشہور جڈہ نام

بہت سا مال و زر تھا اُسکے گھر مین
زیادہ نقد جان سے تھا نظر مین

فریب و جعل سے تھا پایا اُس نے
کیا تھا جمع یون سرمایا اُس نے

فلک نے کی جو اُسکی گوشمالی
ہوا ناگاہ زر سے ہاتھ خالی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہی کہتا وہ سب سے زشت طینت
زمین کھودون دفینہ ہاتھ آئے
دوا ئے چشم یا تبلائے کوئی
لگاؤن آنکھ مین تھیلی چورالون
چراؤن گا سبھون کا مال وزر مین
غذائین عمدہ کھاؤنگا بصد جوش
بیابان تک وہ پہونچا اس ہوس مین
اُنھون نے دیکھے اُس بیچارے کو چُل
ہوا جن پھر جہان مین وہ بد افعال
یہ کہتا غم سے دے کوئی رہائی
کرے دائم بلا سے مجھکو آزاد
جوان اُس کا ہوا فرزند گھر مین
کسی دن پوچھا احوال پدر سب
کہا ماں نے وہ جنگل مین موا ہی
بطرزِ بد کیا تھا مال وزر جمع
ہوا وہ دفعتہً سب نیست و نابود
پھرا کرتا تھا وہ آوارہ ہر سو
سُنی جب اُس نے یہ تقریر یاد
کہ کیون کر گمت پائے اب مرا باپ

بتاؤ مجھکو ترکیبِ زراعت
جو بگڑی کو مرے دم مین بنا دے
کہ شاید اسمین ہو طرزِ نکوئی
نظر مین مین کسی کے بھی نہ آؤن
نہ دیکھون گا رُخِ خوف و خطر مین
مئے گلگون کرون گا شوقِ نوش
پڑا جا کر کہین چورون کے بس مین
وہین پر مار ڈالا بے تامل
زبون و ابتر و غمگین ہوا حال
ہو کوئی گھر مین بیٹا یا کہ بھائی
یہی زور و کے کرتا تھا وہ فریاد
رہا کرتا تھا مادر کی نظر مین
کہا ماں سے کہ کہہ حال پدر سب
غضب بعدِ فنا کیسا کیا ہوا ہی
اُسی سے لو لگی تھی صورتِ شمع
نظر سے ہٹ گیا سامان بہبود
اُڑا کرتا تھا ہر جا صورتِ لو
برہمن سے یہ پوچھا اُس نے جا کر
ہو ن کیونکر دورا گلے جنم کے پاپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا کر تو گیا اور پنڈدان اب | کھلا کچھ برہمن ای مہربان اب
ملے گا اس طرح پرمایۂ مکت | بہم ہو جائیگا سرمایۂ مکت
برہمن سے سُنا جب کلمۂ پند | ہوا گرم سفر فرزند دلبند
پراگ اور کاشی مین جا کر نہایا | وہان سے پھر وہ زیر نخل آیا
پدر اُسکا اُسی جا مر گیا تھا | سفر جس جا جہان سے کر گیا تھا
بشکل جن تھا بالاے شجر وہ | وہین محو فغان تھا سر بسر وہ
وہین پر ٹھہرا وہ فرزند ناگاہ | رہا شب کو برنگ سایۂ ماہ
بوقت صبح اُٹھکر حسب معمول | ہوا گیتا کے پڑھنے مین وہ مشغول
لگا ادھیاے گیتا پاٹ کرنے | وہی سب سُن لیا اُسکے پدر نے
ہوا مکت اُسکو سُنکر دل شکستہ | لگا کہنے پسر سے دست بستہ
ہین تیرا باپ ہون ای صاحب بخت | اُٹھائے مین نے کیا کیا صدمہ سخت
گیا مت جا بر آیا مطلب دل | ہوا سرمایۂ مکت آج حاصل
مگر یہ چاہیئے ہی تجھکو فرزند | خوشی سے مان لے یہ کلمۂ پند
میرے جد و پدر محو فغان ہین | بزرگ اپنے پریشان نقصان ہین
اُنھین گیتا کا پھل دے سربسر اب | کہ پائین مکت سب جد و پدر اب
دعا فرزند کو دی با دل شاد | رہے دایم ترا کاشانہ آباد
بوان پاک پر چڑھکر بصد جوش | گیا بیکنٹھ کی جانب وہ ذیہوش
غرض اُس نے کیا تعمیل ارشاد | دیا ایک ایک کو پھل بادل شاد
ہوئے بیکنٹھ مین سب جلوہ آرا | ہوا سامان عشرت آشکارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو تھے واں نرک مین جدوت ذی ہوش — لگے جمراج سے کہنے بصد جوش
ہی ویرانی سے حالت نرک کی زار — گئے بیکنٹھ کو سارے گنہگار
گئے جمراج تب ازراہِ تمکین — جہان نارائن اور شری لچھمی تھین
ادب سے ڈنڈوت کرکے کہا یون — یہ اسرارِ نہان افشا کیا یون
تھے پاپی نرک مین جتنے مہاراج — گئے بیکنٹھ کو وہ شوق سے آج
ہوا خالی کہون کیا نرک سارا — یہان کیا کام باقی ہی ہمارا
یہ فرمایا زبان سے بادلِ شاد — کہ یہ پاپی ہوئے ہین یان سے آزاد
پڑھے گیتا جو کوئی شاد و مسرور — ثواب اپنا وہ دے پاپی حسب دستور
اُسے بیکنٹھ مین لیجائیگا — جمالِ خرمی دکھلائیگا
غرض جمراج نے تب بادلِ شاد — سُنایا حکم سب کو حسبِ ارشاد
غرض پڑھ پڑھ کے گیتا اہلِ کاہش — گئے بیکنٹھ مین بس حسبِ خواہش

گیتا کے ادھیاے چہارم کا مہاتم

ہوئے ہر لچھمین سے حرف زن پھر — جمایا اس طرح رنگِ سخن پھر
یہ گیتا پاٹ کرتے ہین جو انسان — میسر اُنکو ہی راحت کا سامان
چھوئے اُنکا بدن یا پیر کوئی — بہم ہو اُسکو اسبابِ نکوئی
رہائی قالبِ ناپاک سے ہو — جُدا صحنِ چمن خاشاک سے ہو
کہا شری لچھمین نے بادلِ شاد — کرو جوشِ طرب سے یہ تو ارشاد
ہوا ہی حال ایسا کس بشر کا — یہ کوہِ رنج کس کے سر سے سرکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا سُنیئے یہ احوال کہن ہی — کہ مشہور اس طرح حالِ کہن ہی
جو گنگا ایک ہین بھاگیرتھی نام — وہین ہی شہر کاشی شہرۂ عام
اُسی جا اک بھرت نامی تھا بقّال — زمانے مین تھا وہ مرد خوش افعال
پڑھا کرتا تھا گیتا شوق دل سے — فقط ادھیاے چارم ذوق دل سے
کسی دن جا کے پہونچا جانبِ دشت — خوشی سے جا بجا تھا محوِ گلگشت
جو گرمی کی ہوئی شدت وہان پر — درختون کے تلے لیٹا وہ جا کر
جمایا پیر اپنا اک شجر پر — تھا قائم دوسرے پر شوق سے سر
غرض سوکھے یکایک دونون اشجار — گرے آکر زمین پر چار و ناچار
ہوئے پیدا مکانِ برہمن مین — بشکلِ دختر آئے انجمن مین
وہ تھے طفلی مین مشغول عبادت — ریاضت کش صدا تھے حسبِ عادت
نظر آئے جو آثار جوانی — کہا سب نے براہِ نکتہ دانی
مناسب ہی کہ ہو اب انکی شادی — مٹے خاطر سے خارِ نامرادی
جو جانا دخترون نے یہ ارادہ — تو کی مادر پدر سے کد زیادہ
ہمین کچھ رغبتِ شادی نہین ہی — خیال اپنا کہین ہی دل کہین ہی
جو اُن دونون کو یاد جنم تھی صاف — کیا یہ مشورہ باچشم انصاف
کہان ہی وہ جہان مرد نکو ذات — کہ دیکھی جسکی نخلون نے کرامات
شجر کے جسم سے دیکر رہائی — ہماری شکل انسانی بنائی
ز سر کی تھی جو یہ صورت نظر سے — ہوئین رخصت طلب مادر پدر سے
چلین تیرتھ کو دونون حسب دستور — ہوئین کاشی مین داخل شاد و مسرور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو کی اُس مرد سے جا کر ملاقات　　ہوئی پیش نظر رسم مدارات

کہا پہچانا ہم کو اے نکوکار　　سمجھ ہم ہین وہی دونون گنہگار

ہوئے تھے آپ ان پر محوِ آرام　　نتیجہ مین ملا یہ ہم کو انعام

کہ اُس قالب سے ہاتھ آئی رہائی　　یہ تم نے صورتِ مطلب دکھائی

کہا اُسنے کہ جو کچھ اب ہو ارشاد　　بجا لاؤن مین اُس کو بادل شاد

کہا دنیا مین تم اہل وفا ہو　　ثواب ادھیاے چارم کا عطا ہو

اب اس قالب سے بھی دونون ہون آزاد　　دعائین تمکو دین باخاطر شاد

رہائی ہو ہمین آواگون سے　　خزان رخصت ہو آغوش چمن سے

غرض اُس نے کیا تعمیل ارشاد　　دیا گیتا کا پھل باخاطر شاد

ہوئی یون صورت مطلب براری　　ہوا ان کا گئین پاکر سواری

کہا بھگوان نے گیتاہی کا پھل　　ہے راحت بخش اہل رنج و فضل

گیتا کے ادھیاے پنجم کا مہاتم

کہا بھگوان نے پھر از رہ ہوش　　سنو شری لچھمین جی یہ بصد جوش

برہمن تھا کہین اک پنگلا نام　　سیہ بختی مین تھا وہ شہرۂ عام

رہا کرتا شریک صحبتِ بد　　گنہ اُس سے ہزارون ہوتے سرزد

خوشی سے اُس نے چھوڑا تھا وطن کو　　ملی اک صورتِ قوت اہل فن کو

کسی راجہ نے نوکر اُسکو رکھا　　معین اک جگہ پر اُسکو رکھا

برہمن مکر و فن سے اپنے دن رات　　کیا کرتا پے زر شوق سے گھات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غرض یون ہی بہت ساماں پایا
طریق بد مین سے لیکر اُٹھایا

کسی عورت سے کی خوش ہوکے شادی
مٹایا سب غبار نامرادی

مگر عورت ملی ناکارہ دہر
کیا کرتی ہمیشہ گردش شہر

وہ شوہر زلف ساں ہوتا تھا برہم
سزا ناپاک کو دیتا تھا ہردم

حقیقت مین تھی وہ زن بانی قہر
دیا شوہر کو اپنے ایک دن زہر

لباس زندگی اُس کا ہوا چاک
گیا ملک عدم کو ہوکے غمناک

بداعمالی ہوئی اُسکی ہویدا
ہوا وہ قالب کرگس مین پیدا

لگی جب زن پہ باد قہر چلنے
لیا کھینچ اُسکو آغوش اجل نے

ہوئی طوطی وہ بدبخت زمانہ
بنایا اک شجر پہ آشیانہ

وہین کرگس رہا کرتا تھا شب کو
لیا پہچان زوج بےادب کو

جو دلپر صدمۂ رنج کہن تھا
برنگ خار دلپر نیش زن تھا

سزا دینے لگا اُس بدگہر کو
رولایا شمع آسا چشم تر کو

سوء مرگھٹ وہ بھاگی ہوکے مضطر
برہمن کا جہاں تھا کاسۂ سر

وہ کاسہ آب بارش سے بھرا تھا
مریض غم کو ہمرنگ دوا تھا

وہین پر جا کے پھر کرگس نے مارا
گری طوطی قریب سر قضارا

اُچھلکر وہ پڑا دونون پہ پانی
ہوا موجود لنقد کامرانی

اُسی دم مکت دونون ہوگئے صاف
گناہون کے وہ دفتر ہوگئے صاف

بوان آیا بعد شان و تجمل
گئے بیکنٹھ دونون بے تامل

گئی اُنکو لائے پیش دھرماج اب
کہ تھا بیکنٹھ مین رکھنے کا مطلب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعجب مین ہوئے وہ صاحب ہوش
یہ دونون سے لگے کہنے بصد جوش

کہو اس جنم مین تب کون تھے تم
براہِ لطف ہو مجھ سے تکلم

کہا کرگس نے مین تو برہمن تھا
یہ زن تھی جس سے آزار و محن تھا

اسی نے زہر دیکر مجھکو مارا
کیا پھر اُس نے دنیا سے کنارا

غرض دونون نے بدلا قالب خاک
مین کرگس اور ہوئی طوطی یہ ناپاک

شجر پر دیکھا اس طوطی کو مین نے
ستایا خوب اس کے جی کو مین نے

پڑا تھا اک جگہ پہ کاسۂ سر
زمین پر گر پڑی یہ جا کے مضطر

وہ پانی سے بھرا تھا کاسۂ سر
پڑا جو آکے دونون پر اُچھلکر

میان سُرگ جاتے ہین اسی سے
مرادین دل کی پاتے ہین اسی سے

یہ سُنکر بول اُٹھے وہ صاحب فر
یہ تھا اک برہمن کا کاسۂ سر

برہمن تھا وہ خوش خو و نکو ذات
کیا کرتا تھا گیتا پاٹھ دن رات

وہ پڑھتا پانچوان ادھیاے ہر روز
کنارِ گنگ رہتا جلوہ افروز

اسی سے وہ پڑا پانی جو اکبار
گئے بیکنٹھ کو دونون گنہگار

مرا یہ حکم تھا پہلے سے جاری
کہ گن ماین براہِ انکساری

پڑھے گیتا جو کوئی مرد عاقل
اُسے بیکنٹھ مین کر دینا داخل

غرض یہ راہ آسانی ہوئی خوب
لیے مجرم ہوا طرز خوش اسلوب

گیتا کے ادھیاے ششم کا مہاتم

جو اک گوداوری نگری ہے مشہور
سُنو اے لچھمین جی اُس کا مذکور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہان اک راجہ تھا جانسنت مشہور
تھا نیک و نیک بخت و شاد و مسرور

تھی اُس کی فیض بخشی شہرۂ عام
نہ تھا کوئی بھی مجروح رنج و آلام

کسی دن آکے پہونچا ھنس وان ایک
تو پوچھا طائرون نے با دلِ نیک

کہ کیون اب اس طرح تو تیز پر ہی
خیالِ سُرگ کیا بد نظر ہی

مرے راجہ سے بھی کیا جائیگا جلد
یہ نقدِ مطلب دل پائیگا جلد

کہا راجہ تو جائے یا نہ جائے
وہ نقد مکت پائے یا نہ پائے

مگر اک ہی رکھیشر شہرۂ عام
کہ ہی رائک منیشر نامور نام

میان سُرگ وہ جائیگا بیشک
وہ نقد مکت بس پائیگا بیشک

سُنی راجہ نے جب طائر کی تقریر
کہا دل مین یہ اپنے ہوکے دلگیر

رکھیشر ہی حقیقت مین وہ ذیہوش
ملاقات اُسکی واجب ہی بصد جوش

منگا کر رتھ چلا بہر ملاقات
ہوا کاشی مین داخل وہ نکوذات

وہان سے پھر گیا سوے جگناتھ
نظر آیا جہان روے جگناتھ

سوِ مغرب وہان سے پھر وہ آیا
وہان پر بھی پتہ اُس کا نہ پایا

سوِ حدِ شمالی وہ چلا جب
تو رتھ چلنے سے ٹھہرا بر ملا تب

کہا دل مین کہ کیا اُسکا سبب ہی
کہ رتھ چلنے سے کیون معذور اب ہی

عجب کیا ہی کہ وہ عابد یہین ہو
کسی جا کوہ پر گوشہ نشین ہو

پئے مطلب جو چھانی دشت مین خاک
تو دیکھا کوہ پر اک عابدِ پاک

نظر آئی جو وان پر آگ روشن
ہوا راجہ اُسی جا جلوہ افگن

ادب سے ڈنڈوت کی سر جھکایا
کہا اب نقدِ مطلب ہاتھ آیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملے درشن تمھارے اے مہاراج　　ہوئی حاصل مراد دل ہمیں آج
کہا عابد نے تو راجہ بڑا ہے　　جہان میں مشتہر دھرم آتما ہے
رکھیشر تھا جو وہ مرد نکو ذات　　بجا لایا بدل رسم مدارات
کہا راجہ سے جو ہو دل کا مطلب　　وہ اس ناچیز سے فرمائیے اب
بجا لاؤں گا حکم اب سر کے بل میں　　کروں گا عقدۂ امید حل میں
کہا کیوں آپ ہیں یوں پاک بے عیب　　سبب بتلائیے اس کا بلا ریب
کہا پڑھتا ہوں گیتا با دل شاد　　مجھے ہے خوب ادھیائے ششم یاد
یہ ثمرہ ہے اسی کا مجھکو حاصل　　نہیں عاقل نہ میں ہوں مرد کامل
سُنا راجہ نے جب یہ کلمۂ پند　　ریاست سے بلایا اپنا فرزند
کہا اب تخت سے تو کر حکومت　　میں یاں ہوتا ہوں مشغول عبادت
کیا رخصت پسر کو با دل شاد　　ادھر ادھیائے گیتا کر لیا یاد
رہا چندے عبادت میں وہ مشغول　　ہوا بھگوان کی خدمت میں مقبول
دم آخر جو چھوڑا قالب خاک　　سوئے بیکنٹھ پہونچا با دل پاک

گیتا کے ادھیائے ہفتم کا مہاتم

نگر جو شہر مشہور جہان ہے　　وہاں کا ذکر یہ راحت نشان ہے
کوئی بقال تھا سنکو کرن نام　　تجارت کا کیا کرتا تھا جو کام
ہوئے مجو سفر جب وان کے تجار　　تو یہ بھی ہو گیا چلنے کو تیار
غرض اسباب لیکر جا بگانہ　　ہوا ہمراہ اُن سب کے روانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی جا پر وہ ٹھہرا بادل نیک
بچا کر آنکھ آپہونچا عقب سے
تڑاپ کر وہ مرا بیچارہ فی الفور
ہوا پیدا بشکل مار پہر وہ
جو تاجر آئے واپس اپنے گھر پر
پسر نے پوچھا احوال سفر سب
کہا وہ راستے مین مر گیا ہی
جو باقی ہی خوشی سے مال و زر لے
پدر کا اپنے کریا کرم کر تو
سُنا جب یہ لگا تدبیر کرنے
ہوا ہی سانپ اب میرا پدر آہ
کہا واجب نراین بل ہی کرنا
غرض اُس نے کیا تعمیل ارشاد
خوشی سے برہمن اُسنے کھلائے
تھے بھائی تین اُسکے اور ذیہوش
ہوا فرزند سب سے محو گفتار
کرونگا قتل مین اس بدگہر کو
پتا تجار نے اُسکو بتایا
جو کھودا جا کے اُس بیخ شجر کو

ہوا نازل جہان مار سیہ ایک
کیا تھا قتل اوسکو ندان غضب سے
نہ ممکن جانبری دیکھی کسی طور
جہان مین آ گیا ناچار پہر وہ
پسر نے پوچھا کیا گذری پدر پر
کہان چھوڑا کہو حال پدر سب
بشکلِ مار پہر پیدا ہوا ہی
امانت ہی یہ اسباب پدر کے
الم سے اب نہ آہِ سرد بھر تو
برہمن سے یہ پوچھا اُس پسر نے
ہو کیونکر مکت اُسکو ای نکو خواہ
ہی مردے کا اِسی صورت سے ترنا
کیا جو جو بتایا بادلِ شاد
کئے سب دل سے جو آئین بتائے
دیا سب مال و زر انکو بصد جوش
بتا دو ہی کہان مارِ سیہ کا
کہ جس نے بے سبب مارا پدر کو
مقام خاص وان جا کر دکھایا
بشکلِ مار دیکھا خود پدر کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا اُس نے کہ مین تیرا پدر ہون مقید قید غم مین سر بسر ہون
مجھے کاٹا تھا جس نے وہ نہین ہے کسی جانب گیا وہ اہل کین ہے
کہ اِس قالب سے اب میری رہائی زمانہ مین مصیبت سخت اُٹھائی
کہا کیا بات کرنا ہے مناسب بتا دے اے پدر ہے کر مخاطب
کہا کھلوا برہمن گھر مین جا کر جو گیتا پاٹھ کرتے ہون سراسر
برہمن جب دعائے نیک دینگے تو ہم خوش ہو کے نقد مکت لینگے
سنائی بات یہ جب جا کے گھر مین سنائی صورت مطلب نظر مین
کھلائے برہمن با خاطر شاد یہ کی پھر دست بستہ اُسنے فریاد
دعائے نیک ایسی دیجیے آپ پدر کے میرے جس سے دور ہون پاپ
غرض سب نے دعائین دین بصد جوش ہوا مکت اُن دعاؤن سے وہ ذی ہوش
یہ ہے ادھیائے ہفتم مین کرامات پڑھے جو اُسکو ہو مسرور نکو ذات

گیتا کے ادھیائے ہشتم کا مہاتم

جو دریائے نربدا ہے شہرۂ دہر وہان پر ایک پانڈو نام ہے شہر
برہمن وان پہ پانڈو نام تھا ایک مخیر عابد و نام آور و نیک
بہت سا پاس اُسکے مال و زر تھا دلِ غمگین کو پہ داغ پسر تھا
کیئے اسمید جگ بھی اُسنے ہر چند ہوا لیکن نہ گھر مین اُسکے فرزند
اجز جگ کر کسی نے یہ بتایا طریق نیک خوش ہو کر دکھایا
کیا آغاز جگ اُس برہمن نے منگایا ایک بکرا اہلِ فن نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسے سنا کے کچھ میوہ کھلایا — پئی بلدان اس کا سر جھکایا
یکایک ہنس پڑا وہ بز بصد جوش — تحیر مین ہوئے وان اور ذی ہوش
کہا کیون بے سبب ہنستا ہی نادان — مقام غم ہی کیون ہوتا ہی شادان
کہا مجھ کو بھی تھی تشویش اولاد — رہا کرتا تھا مین دن رات ناشاد
کیا مین نے یہی جگ بادلِ نیک — مگر مین نے نہ پایا بز کہین ایک
جو مین نے جستجو کی غور کے ساتھ — تو اک بز اور اک بچہ لگا ہاتھ
کیا مان سے جدا بچے کو مین نے — چھوڑایا بر ملا بچے کو مین نے
تو کی بکری نے مجھ سے آہ وزاری — کہا رو رو بہ راہِ انکساری
مرے بچے کو بے تقصیر مارا — نہ بر آئیگا یہ مطلب تمھارا
بدی کا پھل ہی بدا ای مجرم سخت — نہ لڑکا ہوگا تیرے گھر مین بدبخت
تجھے بھی رنج ای ناپاک ہوگا — جگر تیغِ الم سے چاک ہوگا
غرض وہ ہو کے مائل رنج وغم مین — گئی ناگاہ آغوشِ عدم مین
جو گذرا اس حکایت کو زمانہ — ہوا ملکِ عدم کو مین روانہ
ہوا جب حشر کے دن میر انصاف — تو ثابت وہ بد اعمالی ہوئی صاف
غرض دنیا مین پھر بندر ہوا مین — ذلیل و خوار و فتنہ گر ہوا مین
لیا مول ایک بازی گر نے مجھکو — لگا لیکن بہت زچ کرنے مجھکو
دیا کھانا نہ مجھکو بد گہر نے — لگا مین فرط بیتابی سے مرنے
گیا ملکِ عدم کو چھوڑ کر جب — مگر حاصل ہوا پھر قالبِ سگ
کسی شایق نے مجھکو لیکے پالا — مگر اک بد گہر نے مار ڈالا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوِ دنیا غرض پھر مُنہ کو موڑا
کیا ناچار مجھکو بے بسی نے
چلاتا تھا مجھے وہ پا کے ناچار
کسی دن راستے مین آ گیا غار
بدن سے ہائے نکلی جانِ غمناک
بہت دن تک رہا یون ہی مرا حال
مین سمجھا تھا نہ یان ہو گی اذیت
کہا اُس برہمن نے یہ کہا راست
ہے اسپل کو اب کیچھ فکر رہائی
مین تجھسے کہتا ہون حال کہن ایک
مہاراجہ کہین کرچھتر مین تھا
زمانہ مین تھا اُس کا چندر سر نام
نہانے کو چلا اک روز گرہن
کرون کیا وان مین اک صاحبِ غرور
بنایا تب وہ پتلا حسبِ ارشاد
کرون اب وان اُسے نہلا کے چاہا
ہوئی راجہ کو حیرت آئینہ دار
مبادا کوئی آفت ہو نہ موجود
وہ پتلا بول اُٹھا پھر برہمن سے

ہوا پیدا کسی جا بن کے گھوڑا
سواری مین مجھے رکھا کسی نے
بہت سے آدمی کرتا تھا اسوار
گرا ٹھوکر مین کھا کر چار ناچار
تڑپ کر مر گیا فوراً اسیرِ خاک
بشکلِ بُز ہوا پیدا مین امسال
کہ ہی قوم برہمن نیک نیت
ہر سب کو الفتِ جان کم و کاست
تجھے تقدیر نے گردش دکھائی
یہ سُن لے شوق سے با خاطرِ نیک
عقیل و پاک دین کرچھتر مین تھا
وہ اچھے اچھے کرتا شوق سے کام
بصدقِ دل یہ لی رائے برہمن
کہا لوہے کا پُتلا دے بہر طور
کیا ملبوس زر سے با دلِ شاد
کہ اتنے مین لگا ہنسنے وہ پُتلا
کہین دیکھا نہ گویا نقشِ دیوار
تو دان اُس کا برہمن کو دیا زود
یہ کی تقریر تازہ اہلِ فن سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھے کیا لیگا تو اے صاحب غور | کہا اُسنے کہ ہین لونگا بہر طور
تجھ ایسے لے لیئے ہین مینے خوشی سے | نہین ڈرتا ہون اے ناداں کسی سے
کہا اُس نے کہ کیا اِس کا سبب ہے | یہ کج فہمی یہ جرأت کیا غضب ہے
یہ کہکر گر پڑا اپسلا زمین پر | ہوئے قالب کے دو ٹکڑے وہین پر
ہوئی اُسمین سے پیدا صورتِ کال | جو تھی بدکیش و بدطرز و بدافعال
برہمن درس گیتا کر رہا تھا | اُسی کے دھیان مین دم بھر رہا تھا
سُنا مورت نے جب گیتا بہ تعجیل | یکایک ہوگئی وہ شکل تبدیل
برہمن نے براہِ نکتہ دانی | دیا ڈال اُسپہ تھوڑا پڑھ کے پانی
بوان آیا گئی وہ سوے بیکنٹھ | دماغ دل مین پہونچی بوے بیکنٹھ
کہا شنکر یہ ہر نے اے برہمن | ہے تم مین کوئی ایسا صاحبِ فن
کہ جسے وہ آٹھوان ادھیاے ہو یاد | مین شنکر جسمین ہون اس تن سے آزاد
برہمن واقفِ گیتا تھا موجود | دکھائی پڑھ کے گیتا شکل بہبود
گیا بیکنٹھ کو بز با دل پاک | وہ چھوڑا اُسنے اپنا قالبِ خاک
یہ جس نے آنکھ سے دیکھا تماشا | ہوا بشاش دل مین بے تحاشا
بشنو ہوگئے سارے برہمن | لگے گیتا کو پڑھنے صاحب فن

گیتا کے ادھیاے نہم کا مہاتم

دکن کے ملک مین اک برہمن تھا | شریر و خوار و اہل مکر و فن تھا
ہمیشہ گوشت کھاتا تھا بصد جوش | مے گلنار کرتا شوق سے نوش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کسی دن ہو گیا لا انتہا مست
لگا پڑھنے یکایک نشۂ مُحُت
اُسی حالت مین نکلی جانِ غمگین
بشکل جن غرض پیدا ہوا وہ
وہین زیرِ شجر تھا اک برہمن
جب اُسکو دان پُن کچھ ہاتھ آتا
بخیل ازبس زن ناپاک تھی وہ
گئے ملکِ عدم کو دونون ناگاہ
کسیدن زن سے پوچھا ہوکے دلگیر
کہا ہان یاد مجھکو سب ہی احوال
کہا وہ کون سے تیرے ہین اعمال
یہ تیرا برمھ کیا ہی کرم کیا ہی
یہی باتین جناب کرشن جی سے
یہ جو چپالنصف گیتا مین رقم ہی
یہی عورت نے پوچھا برہمن سے
گروہ جن جو تھا پہلے سے آباد
بشوقِ دل لگا یون کہنے زن سے
تو میرے سامنے پوچھ ای نکو ذات
غرض پھر زن براہ نکتہ دانی

ہوا اس اُس کے ہیہ کے رخصت سرِ دست
پریشان ہو کے کی بدمست نے قی
اجل آ پہنچی سر پر از رہ کین
شجر پر تاڑ کے آکر رہا وہ
زن اُس کی تھی زبس بدکیش و بدظن
تو بیشِ زن خوشی کے ساتھ لاتا
پئے دولت سدا غمناک تھی وہ
بشکلِ جن رہے آکر سرِ راہ
ہی یاد جنم تجھکو کرو یہ تقریر
کہ کیا تھا جنمِ سابق مین مرا حال
ہی جس سے یاد تجھکو جنم کا حال
یہ ادھیائم بتا دے کون سا ہی
کبھی پوچھی تھین ارجن نے خوشی سے
کتھا یہ مو بمو زیبِ قلم ہی
نہ تھی آگاہ اس راز کہن سے
اُتر آیا شجر سے با دلِ شاد
کہین کیا باتین تو نے برہمن سے
کہ مین بھی گوش دل سے یہ سنون بات
لگی یون پوچھنے رازِ نہانی

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

بیان کر تیرا بر مھ اور کرم ہی کیا
یہ ادھیا تم ہی دل مین تیرے کیسا

کہ جس سے جنم کا احمال ہی یاد
بیان مجھ سے کر اب باخاطر شاد

جو یہ مضمون گیتا مین لکھا تھا
وہ نادانستہ اس زن نے کہا تھا

سہ بارہ پوچھا جب پھر ہو کے دلگیر
ہوئی تقریر تازہ اُن کو اکسیر

وہین تینون نے چھوڑا جسم خاکی
کثافت دور بھاگی آئی پاکی

بوان زر پہ تینون جا کے پہونچے
در بیکنٹھ پہ بس آ کے پہونچے

ہوئے مانع وہان کے دیوتا صاف
کہا تینون سے یون ازراہ انصاف

تمھارا یان گذر مطلق نہین ہی
یہ جا بیئے پاک ملنا حق نہین ہی

کیا تم نے نہ مطلق تیرتھ اشنان
کیا دل سے نہ مطلق ذکر بھگوان

مگر اورون نے یہ عقدہ کیا حل
کہ حاصل اُنکو ہی گیتا کا یہ پھل

گیتا کے ادھیائے دہم کا مہاتم

کی پھر ہر نے تقریر گہربار
سنو شری لچھمین جی رمز گفتار

پہ ادھیائے دہم کے سُنیئے اوصاف
کہ جس سے سخت مجرم مکت ہو صاف

جگن ایک دھیرج مشتہر تھا
میان شہر کاشی جلوہ گر تھا

تونگر تھا وہ مرد اہل اقبال
تھا نیک و خوش خصال و نیک افعال

طریق بھگت مین کرتا تاس ودو
لگی تھی شمع سان کرتار سے لو

سپئے درشن تشیشر ناتھ پہونچا
وہ سر کے بل خوشی کے ساتھ پہونچا

ہوئی گرمی کی شدت ایسی طاری
کہ چھائی دل پہ گرد بیقراری

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قریب مندر شوا کے ٹھہرا　　گُل امید کی بو پا کے ٹھہرا

اُسی جا ایک گن آیا بصد جوش　　پڑا دیکھا برھمن وان یہ بیہوش

خوشی سے آیا شیو کے پاس وہ گن　　سُنایا سب وہ احوال برھمن

کہا درشن کو آیا تھا وہ یان تک　　مگر اب بند ہی اُسکی زبان تک

نہ شیو بولے نہ کچھ فرمایا لب سے　　ہوا رخصت وہ گن طرز ادب سے

ادھر اک دوسرا گن وان یہ آیا　　وہان بیجان برھمن اُس نے پایا

کہا پھر شیو سے یہ حال اُسنے آکر　　کہ مردہ برھمن ہی بندہ پرور

بیان فرمائیے مجھ سے یہ احوال　　مرا وہ برھمن کس طرح فی الحال

نہ صدمہ موت کا اُسنے اُٹھایا　　مگر ہر طرح نقد مُکت پایا

کہ گنگا کا ہی اشنان موجود　　بشیشر جی کا ہی استھان موجود

ہی کاشی دھام بھی اسکے مقابل　　رفاقت سادھوؤن کی بھی ہی حاصل

کیا تھا ترک غلہ بھی خوشی سے　　غرض ہر طرح تھا پاک اپنے جی سے

کہا شیو نے کہ تھا مین زیب کیلاس　　ستی جی اور گن تھے سب مرے پاس

کہین اک ہنس اُڑتا تھا بصد جوش　　سواری مین جو برھما کے تھا بیہوش

وہ آ پہونچا کنار چشمہ تر　　شگفتہ تھے کنول کے پھول وان پر

پڑا اک پھول کا اُسپر جو سایا　　اندھیرا تا لب طائر یہ چھایا

رہی مطلق نہ اُسکو تاب پرواز　　گرا ناچار اُڑنے سے رہا باز

یہ حیرت زا جو دیکھا مین نے احوال　　بلا کر ہنس سے پوچھا یہ سب حال

گرا تنے مین ہوئی آکاش باتی　　سنو شیو جی یہ اسرار نہانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا مین نے مرے آگے بیان کر — یہ اسرار نہان مجھسے عیان کر
چترِ بھج روپ سے آکاش بانی — لگی سے کہنے براہ نکتہ دانی
کنول کا پھول جو زیب چمن ہی — کنار آب تر جلوہ فگن ہی
پڑا اُس گل کا سایہ ہنس پر جب — سیاہی چھا گئی اُسپر وہین تب
یہ کنیوی[ملہ] سے سنو احوال سارا — نہ شرح ہو جو قیل و قال سارا
غرض یہ ون وان یہ بیچ پا لے تا تل — شگفتہ تھا چمن مین جسجگہ گل
کہا اُس سے سنا تو جنم کا حال — مفصل سب بتا تو جنم کا حال
کہا مین اچھپر اتھی زشت و خود کام — جہان مین تھا مرا پدماوتی نام
برھمن اک عفیف و پارسا تھا — دہم ادھیائے گیتا پڑھ رہا تھا
جو دیکھا اندر نے یہ اُس کا احوال — کہا دل مین یہ ہی مردِ نکو فال
سدا رہتا ہی مشغول عبادت — ہی مجھسے بڑھکے مقبول عبادت
کہا مجھسے کہ جا قرب برھمن — عبادت مین خلل کر صاحب فن
گلے مین جا کے لپٹی مین اُسی دم — تو اُس نے بد دعا دی ہو کے برہم
کہ ہو کینولی زن بدبخت پیدا — بد اعمالی جہان مین ہو ہویدا
بجائے دست یہ دو گل ادھر ہون — بجائے پا اُدھر دو سر بسر ہون
دھن کے چار ہینگی بیچ مین تو — مگر ہوگی زیادہ تجھ مین خوشبو
جو یان زنبور باہم صف بصف ہین — مری خوشبو سے لپٹے ہر طرف ہین
ہین شعلے آگ کے تن سے نکلتے — پرندے میرے سایہ سے ہین جلتے
تپش کا یہ سبب ہی سُنئے احوال — یہ اُس سے پیشتر کا ہی مرا حال

[ملہ] چونکہ جنم سابق مین یہ پھول ایک لڑکی تھی لہذا کنیوی کہلاتی ہی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ تھی مین دیوکنیان صاحب ہوش — تھی پالی مین نے اک مینا بصد جوش
وہ ادھیاے دہم پڑھتی تھی ہر آن — دل مشتاق کو گیتا سے تھا دھیان
وہی گیتا مین سنتی تھی کسی روز — مرا شوہر ہوا زان جلوہ افروز
لگا کہنے بنا جا کر رسوئین — سنا مطلق نہ مین نے ازرہ کین
اُٹھی وان سے نہ مین کچھ بولی بیہات — تو پھر اُسنے کہی مجھسے یہی بات
کیا مین نے نہ پھر تعمیل احکام — کہ تھی مغرور و بد اطوار و خود کام
پھر اُس نے بد عادی مجھکو ناچار — کنول کا پھول ہو جا کر سیہ کار
یہ گرمی جو کہ مجھمین سر بسر ہے — وہ اس گیتا کے سننے کا اثر ہے
مگر اب غم سے ہون دن رات رنجور — ہون پھر کیونکر جہان مین شاد و مسرور
سُنی جب ہنس نے یہ سب حکایت — تو بول اُٹھا وہ ازراہ عنایت
سُنا دے گر کوئی ادھیاے دسوان — تو حاصل مکت کا ہو مجھکو سامان
غرض اک برہمن تالاب پہ تھا — وہ مشغول عبادت سر بسر تھا
وہین اس سے سُنی گیتا بہر طور — تو لفظ مکت آیا ہاتھ فی الفور
سفیدی ہنس پر آئی بدستور — ہوا مشکِ سیہ ہمرنگ کافور
اُسی دم برہمہ لوک آیا وہ ذیہوش — مٹا دریاے رنج و فکر کا جوش
وہ کینو لی جامۂ اصلی مین آئی — مُراد دل خوشی سے اُسنے پائی

گیتا کے ادھیاے یازدہم کا مہاتم

کسی دریا پہ تھا اک شہر آباد — وہین تھا ایک راجہ نیک بنیاد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طریقِ بھگت میں ثابت قدم تھا | عقیل و زیرک و اہلِ حشم تھا
قریب شہر تھا ٹھاکر دوارا | وہاں اک برہمن تھا جلوہ آرا
وہ پڑھتا گیا رہوان ادھیائے گیتا | کہ تھا وردِ زبان ادھیائے گیتا
وہی راجہ یہاں آتا تھا ہر روز | برہمن جس جگہ تھا جلوہ افروز
عبادت گاہ میں کرتا عبادت | وہاں سے اُٹھ کے آتا حسبِ عادت
سُنا کرتا تھا گیتا برہمن سے | ہمیشہ دُور تھا قربِ محن سے
کسی دن سُن کے گیتا حسبِ دستور | کیا گھر کا ارادہ شاد و مسرور
کہ اتنے میں اتیت اُس جا پہ آئے | زبان پر حرفِ مطلب اپنے لائے
ہمیں دو راجہ رہنے کے لئے گھر | کہ ٹھہریں شوقِ دل سے اس جگہ پر
مکان اُن کو دیا راجہ نے فی الفور | دیا غلہ بھی کھانے کو بہر طور
مٹا جب دل سے خارِ نامرادی | تو خوش ہو ہو کے راجہ کو دعا دی
غرض راجہ پئے درشن خود آیا | وہ نورِ چشم اپنے ساتھ لایا
اتیتوں کا وہاں تھا جو مہنت ایک | ہوا اُس سے مخاطب با دلِ نیک
پریت اس گھر میں اک رہتا تھا بدذات | کنور جی پر یہ کی بدذات نے گھات
بچا کر آنکھ دے پٹکا سرِ خاک | لباسِ زندگی اُس کا کیا چاک
یہ اتنے میں خبر راجہ تک آئی | غمِ فرزند سن کر خاک اُڑائی
کہا کیا ثمرۂ درشن ملا آہ | کہ دیکھا آنکھ سے یہ رنجِ جانکاہ
غرض سب واں پہ آئے اہلِ ادراک | یہ دیکھا ہی پسر مردہ سرِ خاک
برہمن ایک تھا راجہ کے ہمراہ | لگا کہنے وہ اُس جن سے کہ صد آہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ سن گیتا براہِ آشنائی ہوا اِس قالب سے تا مجھکو رہائی
جِلا دے تو نگر فرزند ودیجاہ ملے جسمین یہ دل سے رنجِ جانکاہ
کہا اُس جن نے سُن اے صاحبِ فن مین تھا تب جنمِ سابق مین برھمن
کسی دن کر رہا تھا قلبہ رانی بدل اس کام مین تھی جانفشانی
کہ اتنے مین برھمن ایک آیا نہایت اُسکو گرمی نے ستایا
یکایک ہو گیا بیتاب و غمناک گرا میرے مقابل وہ سرِ خاک
جو اُسکو مبتلا غفلت مین پایا وہین اک جانور نیل نام آیا
کیا مجبور اُسکو اشتہا نے لگا اس برھمن کا گوشت کھانے
مگر مجھکو نہ مطلق رحم آیا نہ اُس بیچارہ کو اُٹھکر بچایا
اُسی دم وان پہ آیا برھمن ایک لگا کہنے وہ مجھسے با دلِ نیک
ترے دل مین نہین بوئے وفا ہے برھمن ہوکے یہ طرزِ جفا ہے
جہان مین تین انسان ہین بد اطوار بلاے غم مین ہوتے ہین گرفتار
وہ انسان ساتھیونکے ہو جو ہمراہ مصیبت مین روان ہو جائیگا ناگاہ
میان نرک جائیگا وہ بدبخت اُٹھائیگا جگر پر صدمۂ سخت
دوم جو شیر کے پنجے مین آجاے مگر ساتھی وہان سے جان بچا جاے
یہی حال اُسکا ہوگا چار ناچار بلاے سخت مین ہوگا گرفتار
جو انسان جن سے ہو مغموم و ناشاد مچاتا ہو بلاے غم سے فریاد
بلا یہ دفع کرنا جسکو ہو یاد سُنے مظلوم کی مطلق نہ فریاد
تو اُسکو بھی سزاے بد ملیگی اذیت جان پہ بیحد ملیگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو ہر بیکس کی مدد کرتا ہے عاقل
اُسے اسمیدھ جگ کا پھل ہے حاصل

تجھے دیتا ہون دل سے بدعا یہ
کہ پھر پیدا ہو لمو دنیا مین راکس

جو دیکھا بر ملا یہ حال مین نے
تو قدمون پر دیا سر ڈال مین نے

کہا کب تک رہو نگا مین بروگی
خلاصی مجھ کو کب اس غم سے ہوگی

کہا پھر اس نے یون جوشِ خوشی سے
سُنے جبتک نہ تو گیتا کسی سے

نہو گا اِس بلاے غم سے آزاد
ابھی بیگانہ ہے تیری نہ فریاد

سُنی راجہ نے جب یہ جن کی تقریر
برھمن سے کہا یون ہو کے دلگیر

پڑھو تم گیا رہوان ادھیا کے فی الفور
کہ حاصل نقدِ مطلب ہو بہر طور

غرض وہ برہمن باخاطرِ شاد
لگا گیتا کو پڑھنے حسب ارشاد

غرض جن پر براہِ مہربانی
دیا ڈال اُسنے کچھ پڑھ پڑھ کے پانی

وہ جی اُٹھے جو مارے تھے زمین پر
ہوئے موجود آ آ کر وہین پر

سبھون کو مل گئی مُکت از سرِ نو
دکھائی نورِ گیتا نے وہین ضو

سبھون نے روپ نارایِن کا پایا
ہوا ان زرو مین اک کو آیا

ہوا زندہ وہ فرزندِ خردمند
لگا کہنے پدر سے کلمۂ پند

کیے تھے ہمنے تمنے پاپ بہت باپ
کبھی لڑکا ہوا تیرا کبھی باپ

مگر اب چھوٹے ہم آواگون سے
ملا بیکنٹھ لطفِ برہمن سے

بیشنو ہو جو گھر مین صاحب غرور
تو ہون اکیس پیڑھی مُکت فی الفور

یہ کہکر جانب بیکنٹھ آیا
خوشی سے نقدِ مطلب اُس نے پایا

برہمن سے کیا راجہ نے ارشاد
نہیں ہے اپنے گھر مین کوئی اولاد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چراغ خانہ بے اولاد ہی گُل　　دکھاؤ راہ مطلب بے تامل
برہمن نے کہا تم مت ہو دل سوز　　سنو یہ گیارہوان ادھیائے ہر روز
مناسب ہی براہ نکتہ دانی　　چڑھایا کیجئے تلسی مین پانی
غرض اُس دم سے راجہ حسب ارشاد　　لگا کرنے یہی سب با دلِ شاد

گیتا کے ادھیائے دوازدہم کا مہاتم

دکن مین ایک راجہ تھا سُکھانند　　عقیل و زیرک و نیک و خردمند
تھا اُس کے شہر مین اک مرد بد ذات　　زنِ آوارہ سے کرتا ملاقات
یہ دو نون دیوی جی کے مندر مین جاتے　　مزہ لذاتِ دنیا کا اُٹھاتے
وہ دو نون گوشت کھاتے از رہِ شوق　　بدل تھا می پرستی سے اُنھین ذوق
جو کوئی پوچھتا یہ کیا ہی انداز　　سُنا دیتے یہ دو نون برمحل راز
ہین مشغولِ عبادت شوق سے ہم　　عبادت مین سرِ تعظیم ہی خم
وہان اک برہمن تھا اور ذی ہوش　　پرستش روز کرتا تھا بصد جوش
کہا اک روز دیوی جی نے ہنسکر　　جو مانگے تو وہ ہو تجھکو میسر
برہمن نے کہا اولاد و زر دو　　بہم اسباب عشرت ہم کو کر دو
کہا ہنسکر براہ مہربانی　　مگر سُن لے یہ اسرار نہانی
یہ دو پاپی جو ہین اسجا یہ موجود　　ملے مکت اُنکو کر وہ فکرِ بہبود
برہمن نے سُنی جسدم یہ تقریر　　گرو کے پاس آیا ہو کے دلگیر
کیا افشا براہِ نکتہ دانی　　وہ رازِ خاص و اسرارِ نہانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا ہو جا کے مشغولِ عبادت — نظر مین آئے تا شکلِ افادت
برہمن نے اُسی دم حسب ارشاد — ریاضت کی بہت با خاطرِ شاد
کہ اتنے مین ہوئی آکاش بانی — کہا اُس سے براہ نکتہ دانی
نہ کرا تنی ریاضت برہمن تو — بگوشِ جان و دل سُن یہ سخن تو
سُنے گیتا کا تو ادھیاے گر یہ — تو بخشے صاف جرم پر اثر یہ
برہمن نے یہ سُن کر حسب ارشاد — سنائی جا کے گیتا با دلِ شاد
بوانِ پاک آ پہونچا زمین پر — گئے بیکنٹھ وہ دونون وہین پر
یہ دیبی جی نے فرمایا زبان سے — کیا آگاہ اسرارِ نہان سے
برہمن تو نے دیکھی یہ کرامات — کہ اس ادھیاے گیتا کی ہے کیا بات
تجھے ہم نے دیا اس شہر کا راج — کسی شئے کا نہو دنیا مین محتاج
کیا عقد برہمن کا جو حل وہ — ہوئین غائب نظر سے برمحل وہ
وہ راجہ تھا جو بے اولاد گھر مین — تھا تخت و تاج ہیچ اُسکی نظر مین
دیا اُس برہمن کو راج اپنا — زر و اسباب تخت و تاج اپنا

گیتا کے ادھیاے سیزدہم کا مہاتم

دکن مین ایک راجہ جلوہ گر تھا — سدا تاجِ شہی بالاے سر تھا
قریب شہر تھی اک زن سیہ کار — کثیف و جاہل و بد طینت و خوار
کیا اک مرد سے اُس نے اشارا — وہ پھر جنگل مین جا پہونچی قضارا
کہا یا شام تک وہ مرد موعود — اندھیری شب ہوئی آخر کو موجود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی جانب سے آیا شیر ناگاہ
دکھائی شکل قہر اسکو سر راہ

کہا اُس نے مرا جیکا مقدر
کہ تجھ ایسی ملی مجھکو غذا اتم

کہا مجرم نہین ای شیر نر مین
ترے احوال سے ہون بیخبر مین

تجھے گر ہو خیالِ جنم ماضی
بیان کر مجھسے حال جنم ماضی

کہا اُس جنم مین مین برہمن تھا
زبون و خوار و اہل مکر و فن تھا

تلاشِ زر مین پھرتا مارا مارا
کسی جا مر گیا جا کر قضا را

ہوا جب حشر مین انصاف میرا
ہوا احوال ظاہر صاف میرا

ہوا دنیا مین آکر شیر نر مین
کہ بدکردار ہون اور فتنہ گر مین

یہ کہکر زن کو فوراً کھا گیا شیر
جو خالی پیٹ تھا اُسکو کیا سیر

مری زن جب ہوئی چنڈال پھر وہ
جہان مین آئی بد افعال پھر وہ

غرض یون ہی بہت سے جنم پائے
بہت سے رنج و غم دلبر اُٹھائے

کسی دن نربدا وہ جاکے پہونچی
خوشی سے ہوے مطلب پاکے پہونچی

برہمن اک تھا اُسجا جلوہ افروز
وہ گیتا پاٹ کرتا تھا شب و روز

اُسے جو تیرھوان ادھیاے تھا یاد
پڑھا کرتا تھا ہر دم با دل شاد

وہ ٹھہری اُس جگہ آرام پا کر
سُنا ادھیاے گیتا دل لگا کر

یہ سُنکر اُسنے چھوڑا قالبِ خاک
چلی بیکنٹھ کو با خاطر پاک

دمِ رخصت کہا یہ کلمۂ پند
برہمن تو ہی دنیا مین خردمند

رہائی شیر کو بھی دے نکو ذات
کیا تھا قتل جس نے مجھکو ہیہات

کر اب امداد ایسی میرے بھائی
کہ اس قالب سے وہ پائے رہائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

تبایا جو برہمن نے گیا جلد
ثواب ادھیائے گیتا کا دیا جلد

تو چھوڑا شیر نے اپنا بدن صاف
ہوا بیکنٹھ مین جلوہ فگن صاف

گیتا کے ادھیائے چہاردہم کا مہاتم

کسی جا ایک راجہ تھا خردمند
رہا کرتا تھا ہر دم شاد و خرسند

وہین اک راجہ سنگلدیپ کا تھا
عقیل و زیرک و اہل وفا تھا

جو اُس راجہ کو تھی اُس سے محبت
تو تحفہ بھیجا کچھ از راہ الفت

وہان راجہ براہ نکتہ دانی
ہوا جیسد رہین مہربانی

وزیرون سے کہا ہو کر مخاطب
مجھے ہی کون شی دینا مناسب

یہی ٹھہرا کہ دو کتے شکاری
وہان بھیجو براہ انکساری

غرض یون ہی ہوا تعمیل ارشاد
کیا تحفہ روانہ بادل شاد

ہوا وہ راجہ اِس تحفہ سے مسرور
قبول اُسکو کیا بس حسب دستور

شکاری جانور پائے جو فی الفور
چلا راجہ سوے صحرا بصد غور

کسی سے شرط یہ ٹھہری سر دست
کہ دیکھین کسکا کتا ہے زبردست

غرض جنگل مین اک خرگوش آیا
شکار تازہ کتے کو دکھایا

یہ جھپٹا وہ اُدھر بھاگا اُچک کر
گرے اک غار مین وہ دونون تھک کر

جو تھا لبریز آب تر سے وہ غار
ہوئے غرق اُسمین جاکر چار ناچار

تو اُن دونون نے چھوڑا قالب خاک
میان سرگ پہونچے بادل پاک

گیا راجہ برائے جستجو وان +
تو آپہونچی گلِ مطلب کی بو وان

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ دیکھا آنکھ سے دونون ہین ہیجان ہوا راجہ نہایت دل مین حیران
وہان اک برہمن تھا نیک افعال ہوا یون راجہ اُس سے اہلِ قال
گئے بیکنٹھ کو کیونکر یہ حیوان عیان کر ہم سے یہ اسرار پنہان
کہا اُس نے براہِ نکتہ دانی جو ہر اِس غار مین لبریز پانی
گرد میرا تھا اُس مین پانون دھوتا کثافت جو تھی اُس پانی مین کھوتا
پڑھا کرتا تھا گیتا با دلِ شاد اُسے بس چہ دھوان ادھیا تھا یاد
کہا تو جنم سابق کا سُن احوال برہمن تھا یہ خر گوشِ نکو فال
مگر یہ مادۂ سگ برہمن تھی کثیف و خوار و اہلِ مکر و فن تھی
دیا شوہر کو اپنے ایک دن زہر اجل آ پہونچی سر پہ صورتِ قہر
غرض بعد اُس کے زن بھی مرگئی صاف کنارہ اِس جہان سے کر گئی صاف
ہوا انصاف انکا از رہ ہوش کہ سگ یہ اور وہ شوہر ہو خرگوش
سنین گیتا نہ جب تک برہمن سے نہ ہون آزاد یہ آواگون سے
غرض وہ ہی یہ راجہ وقت آیا کہ نقلِ کست اُنھون نے صاف پایا
غرض راجہ کے دل مین آگیا گیان سدا گیتا کے پڑھنے کا کیا دھیان

گیتا کے ادھیائے پانزدہم کا مہاتم

کوئی نرسنگھ راجہ نامور تھا وزیر اُس کا شریر و بد گہر تھا
بہت راجہ کو بھی اُس سے محبت سدا رکھتا تھا دل سے اُسکی الفت
مگر دل مین یہ خواہان تھا بد آہنگ کہ یون راجہ کا اپنے تاج و اورنگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی دن جا کے راجہ سُو گیا بس
یکا یک محو غفلت ہو گیا بس

جو تھا آمادہ جنگ و جدل وہ
محل مین جا کے پہونچا بر محل وہ

کیا قتل اُسکو اور رانی کو مارا
کیا وہ ملک و زر قبضہ مین سارا

رہا چندے وہ مشغول طرب یون
کیا پھر چیرخ کج رو نے غضب یون

قضا جو سر پہ آ پہونچی قضا را
کیا دنیائے فانی سے کنارا

تھا پیش دھرم راج اُسکا جو انصاف
تو ٹھیرایا گیا بد کیش وہ صاف

ہزارون جنم پائے بدگہر نے
لگا دنیا مین ہر سو گشت کرنے

بشکل اسپ پھر پیدا ہوا وہ
میان دہر گھوڑا بنگیا وہ

قوی ہیکل ہوا وہ اسپ چالاک
تو اُسکو لیگیا اک اہل ادراک

وہ سوداگر وطن مین آکے پہونچا
سر بازار گھوڑا لاکے پہونچا

کوئی راجہ وہان تھا اہل حشمت
خریدا اسپ کو کچھ دیکے قیمت

ہنسا راجہ کو گھوڑا دیکھ کر صاف
ہوئی بوے وفا مد نظر صاف

ہوئی راجہ کو حیرت دیکھ کر یہ
کہی ہر ایک سے جا کر خبر یہ

کسی نے بھی نہ یہ عقدہ کیا حل
گئی وہ بات ہی مین بات بس ٹل

وہ گھوڑا تھا جو نایاب زمانہ
کبھی کھایا نہ اُس نے تازیانہ

وہ ٹھوکر سے ہوا کو پست کرتا
پہونچ جاتا جدھر کو جست کرتا

کہا کرتا تھا راجہ ہوکے مسرور
یہ گھوڑا ہی عجائب چشم بد دور

چلا اس اسپ پر چڑھکر کسی روز
ہوا جنگل مین جا کر جلوہ افروز

ہوا جب تشنگی سے راجہ بیتاب
تو آ پہونچا کنارِ چشمہ آب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہین اک صومعہ آہن بنا تھا ۔۔۔ برہمن اُسمین اک اہل وفا تھا
دیا گھوڑے کو باندھا اُسنے شجر سے ۔۔۔ گیا مندر کے اندر چشم و سر سے
وہان دیکھا برہمن ایک ذیہوش ۔۔۔ جو گیتا پاٹھ کرتا تھا بصد جوش
وہ سب لڑکون سے کہتا گیان کی بات ۔۔۔ کہ سیکھے جسمین ہر طفل نکو ذات
تھا لڑکا اُس مین اک مشغول بازی ۔۔۔ نہ کچھ سنتا براہ حیلہ سازی
پدر نے دیکھا جب باچشم انصاف ۔۔۔ تو نہم اشلوک پتے پر لکھا صاف
کہا تو کھیل اس سے میرے فرزند ۔۔۔ ہی بہتر تیرے حق مین کلمۂ پند
وہ کھیلا کرتا اس پتے سے دن رات ۔۔۔ ہوئی مرغوب خاطر اُس کو یہ بات
سو اسپ آگیا پتا وہ لے کر ۔۔۔ گرا دست پسر سے اُسکے سر پا
جو یہ اسکو دیکھا با دل پاک ۔۔۔ تو چھوڑا اسپ نے وہ قالب خاک
چلا بیکنٹھ کیجانب وہ ذیہوش ۔۔۔ کہ راجہ آیا اتنے مین بصد جوش
پڑا دیکھا زمین پر قالب خاک ۔۔۔ ہوا اس ماجرے سے دل مین غمناک
کہا خود اُسنے ہنسکر آسمان سے ۔۔۔ نکالا کلمۂ مطلب زبان سے
کہ مجھکو ہو گئی مکت اب میسر ۔۔۔ ہو غمناک تم ای بندہ پرور
برہمن سے براہ نکتہ دانی ۔۔۔ کہا راجہ سنے یہ راز نہانی
کہ مین سنے مول جب اسکو لیا تھا ۔۔۔ یہ مجھکو دیکھکر فوراً ہنسا تھا
سب اسکا ہی کیا فرمایئے آپ ۔۔۔ زبان پر حرف مطلب لائیے آپ
کہا اُس جنم مین تھے آپ راجا ۔۔۔ یہی سب سازِ عشرت روبرو تھا
یہ گھوڑا تب وزیر بد گہر تھا ۔۔۔ ہمیشہ تمکو منظور نظر تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بشکل اسپ اب پیدا ہوا تھا | اسی سے دیکھکر تمکو ہنسا تھا
مگر اب ہو گئی اِسکو رہائی | خوشی سے اُسنے جنس مکت پائی
غرض راجہ تھے وہ سب راج چھوڑا | زر و اسباب تخت و تاج چھوڑا
ریاضت کش ہوا مردِ نکو ذات | لگا کرنے وہ گیتا پاٹھ دن رات

گیتا کے ادھیائے شانزدہم کا مہاتم

کسی جا ایک راجہ تھا جوان بخت | رہا کرتا سدا زینت دہ تخت
علیم و زیرک و اہل وفا تھا | وہ گیانی دل کا اور دھرم آتما تھا
رعایا شہر کی تھی شاد و مسرور | نہ تھا نام الم وان چشم بد دور
بہت سے فیل بھی تھے کوہ پیکر | مگر اُن مین سے تھا اک بانی شر
تڑا کر ایک دن بھاگا وہ زنجیر | چلا ہر اک کی جانب صورت تیر
قضا کی طرح پہونچا جس طرف کو | کیا پامال اس نے صف کی صف کو
بہت تدبیر کی سب نے سرِ دست | نہ آیا ہاتھ وہ فیل سیہ مست
کسی دن برہمن آیا وہان ایک | کہا لوگون نے اُس سے یا دلِ نیک
اُدھر مت جا کھڑا ہے فیل ناپاک | وہ لیگا جان تیری ہو نہ بیباک
کہا یہ فیل ہو خود صورتِ مور | زیادہ اس سے حاصل ہے مجھے زور
جو راہِ معرفت مین ثابت قدم ہے | اسے کب صدمۂ رنج و الم ہے
یکایک فیل آ پہونچا بصد جوش | گرا پائے برہمن پر وہ ذی ہوش
محبت کی براہِ آشنائی | لگا کرنے بہت سی جبہ سائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برہمن نے کہا سُن مجھسے احوال ترا تھا جنم سابق مین زبون حال
ادھر سے تو نہایت تب تھا ای فیل ملی مُکت اب تجھے از راہ تعجیل
وہین راجہ بھی آیا بے تحاشا یہ دیکھا آنکھ سے آکر تماشا
برہمن نے غرض باچشم الطاف تو اب ادھیاے گیتا کا دیا صاف
خوشی سے پھر براہ مہربانی دیا ڈال اُسپہ کچھ پڑھ پڑھ کے پانی
ہوا قالب ہی اسکا بصد جوش میان سُرگ جا پہونچا وہ ذیہوش
برہمن سے کہا راجہ نے فی الفور بیان تو کیجئے اے صاحب غور
ہوا قبضہ مین فیل مست کیونکر کہا اُس نے سنو اے بندہ پرور
مجھے گیتا کا تیری کا جاپ ہی یاد پڑھا کرتا ہون ہردم بادل شاد
یہ فیل اس جنم مین اک برہمن تھا بہت سا یاد اُسکو علم و فن تھا
گرو اس کا گیا تیرتھ کو ناگاہ ملا وہ اُسکو سارا رتبہ و جاہ
سپے درشن وہان سب لوگ آتے بدل طرز ادب سے سر جھکاتے
پس از مدت گرو پھر آکے پہونچے قریب برہمن خود جاکے پہونچے
برہمن نے نہ کی پشت ادب خم وہ سمجھا ہو گا میرا مرتبہ کم
کیا اغماض اُس نے جب بہر طور گرو نے بد دعا دی اُسکو فی الفور
بشکل فیل ہو دنیا مین پیدا بلاے غم رہے تجھ پر ہویدا
بہت سی آہ و زاری برہمن کی گرو نے پھر یہ مشکل اُسکی حل کی
کہ جب گیتا سنے گا برہمن سے رہائی تجھکو ہو گی اس بدن سے
غرض راجہ جو تھا وہ صاحب غور پسر کو دیدیا سب راج فی الفور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیا سب تاج و تخت اُسکے پسر نے — لگا تھا وہ گیتا پاٹ کرنے

گیتا کے ادھیاے ہفتدہم کا مہاتم

تھے دو راجہ کسی جا صاحب ہوش — یہ باہم شرط تازہ کی بصد جوش
مقابل اپنا اپنا فیل لائین — سر میدان اُنھین جاکر لڑائین
ہوائے شرط دل مین تھی بہر رنگ — کیا فیلون کو بس آمادۂ جنگ
سر میدان لگی ہونے لڑائی — ہوئی باہم۔ گر زور آزمائی
غرض اک آن مین بھاگا ہو کے مجبور — ہٹا وان سے برنگ بوے کافور
ہوا مغموم اہل فیل ہیہات — کہ ہارا شرط تازہ وہ نکوذات
اُسی غم مین کسی دن مر گیا آہ — سوے ملک عدم لی الغرض راہ
دم محشر ہوا اُسکا جو انصاف — تو جنم فیل اُسکو مل گیا صاف
کسی راجہ نے پالا اُسکو لیکر — لگا رہنے وہان فیل دلاور
جو اسکو جنم کی تھی یادگاری — کیا کرتا تھا ہر دم آہ و زاری
کبھی کھانا وہ رغبت سے نہ کھاتا — ہمیشہ صدمۂ کلفت اُٹھاتا
غرض راجہ نے بس از راہ تعجیل — برہمن کو کیا پن شوق سے فیل
وہان بھی تنگ رہتا اپنے جی سے — ہوا کم زور ضعف و لاغری سے
یہ راجہ کو خبر پہونچی کسی روز — تو آکر خود ہوا وان جلوہ افروز
سبھون سے آکے پوچھا کیا سبب ہی — یہ کیون فیل دہان محو تعب ہی
کہا اُسکو کوئی ہر رنج جانکاہ — کہ جس سے بھر رہا ہر رات دن آہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا ہاتھی سے راجہ نے یہ کیا ہی — کہ تو کیوں اسطرح رنج آشنا ہی
کہا سب چیز ہی حاصل مجھے آج — مگر یہ تمسے طالب ہمیں مہاراج
پڑھے گیتا کوئی یان صاحب غور — سُنا دیجئے سترہواں ادھیائے فی الفور
پھر اس قالب سے آزادی ہو مجھکو — مٹے یہ رنج و غم شادی ہو مجھکو
برہمن نے وہیں گیتا سنایا — تو فوراً لفقد مطلب ہاتھ آیا
وہیں ہاتھی نے قالب اپنا چھوڑا — رخ اپنا جانب بیکنٹھ موڑا
نرم رخصت کہا سب جنم کا حال — کہ میں تھا راجہ تب اک اہل اقبال
ہوا تھا فوت میں ہاتھی کے غم میں — گیا تھا اس طرح ملکِ عدم میں
ملا تھا قالب حیوان اسی سے — مگر مکت اب ہوئی حاصل خوشی سے

گیتا کے ادھیائے ہشتدہم کا مہاتم

یہ نارائن نے فرمایا زبان سے — سنو شنکر تمہیں جی گوش جان سے
ہیں جتنی ندیان روئے زمین پر — سری گنگا ہیں ان سب میں مفخر
ہیں جتنے چھیر اس عالم میں مرغوب — فقط ہی ہر دوار ان میں خوش اسلوب
پہاڑوں میں اسی صورت ہی کیلاس — منوں میں جیوں مفخر ہیں سری بیاس
رکھوں میں ہیں یہ نارد اہل ادراک — گو سب چار پائوں میں ہی جیو پاک
یہ گیتا میں ہیں جو ادھیائے ممتاز — ہی یہ ادھیائے اُن سب میں سرافراز
سوا میر کوہ پر ہی دیولوک ایک — وہاں سب دیوتا تھے با دلِ نیک
رشی اور ایشر اسجا جلوہ گر تھے — کہ محو شادمانی سر بسر تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیوان ایک لتنے ین لالے وہان گن
گنون نے اندر سے فوراً کہی بات
کیا خالی اُنھون نے حسب ارشاد
چترنجھ روپ کو جا کر بٹھایا
خباب اندر متعجب ہوئے صاف
تو آپ اس نے کیا یہ کون سا ہی
نہ یہ گننگا تھا یا صاحب غرور
نہ اسنے سادھ سنتو نکو کیا شاد
بیان یہ شوق دل سے کیجئے حال
برسپت نے کہا مین بے خبر ہون
تو راجہ اندر پھر بکنٹھ آئے
کہا بھگوان سے یہ بات کیا ہی
وہ جب اسمید جگ مین نے کیا تھا
مگر غیرون نے بے وسواس پایا
کہا بھگوان نے ہنسکر کہ ای اندر
یہ گیتا پاٹ کرتا تھا بصد جوش
کہا مین نے گنون سے اسکو لیجاؤ
بہت سے سُکھ اُٹھائے وان یہ دن رات
غرض ای اندر یہ ہی تمکو واجب

چترنجھ اسمین تھا اک جلوہ افگن
کہ اندر اسن یہ خالی ای نکو ذات
گنون نے تب وہین باخاطر شاد
ادب کے ساتھ اپنا سر جھکایا
برسپت سے کہا ازراہ انصاف
یہ جس سے رتبہ اعلےٰ ملا ہی
نہ کھلوائے برہمن کچھ بہر طور
نہ اسکو تھا طریق بھگت کچھ یاد
کہ کیا اُس جنم مین تھا اسکا احوال
نہین آگاہ اس سے سر بسر ہون
زبان پر کلمۂ مطلب یہ لائے
کہ اندر اسن مرا چھینا گیا ہی
تو اندر اسن مجھے حاصل ہوا تھا
عجب ہی کیون یہ رتبہ ہاتھ آیا
یہ ثمرہ ورد سے گیتا کے ہی اندر
لگا مرنے یہ جبدم صاحب ہوش
خوشی سے اندر لوک اب جا کے پہونچاؤ
سو بکنٹھ جائے تب نکو ذات
سنو راز نہان ہو کر مخاطب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرو ساز طرب موجود اسکو ہو جنمیں صورت بہبود اسکو
بر آئیگا جب اِس کا مطلب دل تب اِسکو ہوگا نقد مکت حاصل
خوشی سے راج تب پھر کیجیے گا یہ اندر اسن پھر اپنا لیجیے گا

ترکیب پاٹ گیتا و ثمرۂ مخصوص ادھیاے ہیجدہم

کہا ہر نے براہِ نکتہ دانی سنو ای لچھمین راز نہانی
بیشنو سادھ یا مرد برہمن پڑھے گیتا جو ان ہین صاحب فن
اگر اٹھارواں ادھیاے ہو یاد رکھے ورد اس کا دائم بادل شاد
کرو ور اک دم گئو دے جو کہ انسان آسانی پھل اسمین ہے نمایان
کنار گنگ پر پڑھتا ہو ہر روز ہو یا تلسی کی جانب جلوہ افروز
غم کلجگ کبھی اُسپر نہ آئے مگر عیش و طرب سے حظ اُٹھائے
پڑھے پیپل کے نیچے یا سنائے تمنائے دلی بیشک وہ پائے
گنہ کلجگ کے ہین جتنے وہ ہوں دور رہے دنیا مین لیکن شاد و مسرور
مناسب چار باتین خوب ہین اور بدل یہ یاد رکھین صاحب غور
بشر غسل شری گنگا سے ہو شاد رکھے گایتری کا جاپ بھی یاد
جو سادھو لوگ ہین دے انکو آرام کرے ورد زبان بھگوان کا نام
رہیگا نت مطلب اس سے موجود نظر آجائیگا سامان بہبود
اکادش یا کہ پورنماشی ہو بس ہو یا بدّ نظر روز اماوس
پڑھے گیتا جو ان روزوں مین کوئی میسر اسکو ہو نقد مکتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہزاروں گائیں دینے کا ہے پھل
بلا ہے ناگہانی جائے بس ٹل

کناگت مین پڑھے گیتا جو عاقل
ہو اُسکے پتروں کو مکت حاصل

اگر صرف اک پڑھے ادھیائے گیتا
تو نقد مکت ہے اے اہل تمنا

فقط اشلوک جو انسان پڑھے ایک
میان سُرگ ہو پہنچے با دل نیک

جو سادھو کو سنائے کوئی پڑھکر
تو پھل اک گائے دینے کا ہو میسر

جو نقد مکت کوئی شخص چاہے
فرائض یہ دل و جان سے نباہے

کرے غسل سری گنگا نکو ذات
پڑھے یا شوق سے گیتا وہ دن رات

کرے خدمت گئو کی یا بصد جوش
رکھے برت اکادشی یا وہ ذی ہوش

مناسب ہے براہ نکتہ دانی
سدا ڈالے وہ تلسی جی مین پانی

بزرگونکی کرے خدمت جو دن رات
مراد دل وہ پائے گا نکو ذات

کہا بھگوان نے اے صاحب ناز
سنا یا لچھمی جی آپ نے راز

یہی ادھیائے ارجن کو سنایا
تو نقد مکت اُس نے صاف پایا

یہ گیتا ہے جو عالم مین مفخر
اسی سے نقد مطلب ہو میسر

یہ نکلی تھی زبان کشن جی سے
ہم نقد مطالب ہے اسی سے

کنول سے ہین جو پیدا چاروں بید
بگوش جان و دل اس کا سنو بھید

جو ان بیدوں مین ہے خوشبو ہویدا
اثر اُسکا وہ ہے گیتا مین پیدا

یہ افضل سب سے ہے گیتا ممتاز
صفت کیونکر کرے کوئی سخن ساز

بشینو چھتری ہو یا برہمن
ہو یا شودر فہیم و صاحب فن

انھین گیتا کا پڑھنا ہے مبارک
حصول مدعا ہے اس سے بیشک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہاں میں جتنے ہیں جاندار پیدا / ہوئی اُن کے لئے گیتا ہویدا
سُنے یا جو پڑھے خود با دل پاک / تو نقد مکت پائے اہل ادراک

سماپت شد

سدا شیوہ یہ تمنا دم بدم ہے / دل مغموم خواہان کرم ہے
دم مشکل کروں فریاد کس سے / کہوں حال دل ناشاد کس سے
تجھیں سے مطلب دل ہے میسر / تجھیں سے لطف کامل ہے میسر
تجھیں سے عقدۂ امید ہے حل / تجھیں سے رتبۂ کمتر ہے افضل
میں ہوں دنیا میں ناچیز و گنہگار / نہیں تمنا کوئی اپنا مددگار
کرو سامان عشرت مجھکو موجود / ملے فرط کرم سے نقد بہبود
بلائے غم سے دنیا میں رہوں دور / مگر دل عیش و عشرت سے ہو مسرور
جہاں میں نیک نامی ہو میسر / رہے شاہد طرب کا زینت بر
یہی سو دل سے ہے امید غمناک / گناہوں سے رہے دامن مرا پاک
زمانے میں ہیں جتنے دوست و احباب / رہے گلزار مقصد ان کا شاداب

تمنا کی تمنا ہے یہی اب
ملے فرط کرم سے نقد مطلب

کرشن دھیان درپن

جسکے رخ سے ہے رخ کون و مکان کو رونق / حُسن سے جسکے ہوئی حُسن بیان کو رونق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسکے جلوے سے ہوئی بزم جہان کو رونق
نام سے جسکے ہی ہر نام و نشان کو رونق

دھیان اُسیکا ہی رقم جسپہ نظر شیدا ہی
یہ وہ مضمون ہی کہ خود اُسکا اثر پیدا ہی

۲ جسکے چہرے کی چمک دیتی ہی خورشید کو نور
جسکی خود بینی ہی خود قدرت خالق کا ظہور
جسکی آنکھون مین ہی صہباے حقیقت کا سُرور
ذات سے جسکے ہی کاشانۂ دنیا معمور

پریم کے لبس مین جو ہی اُسکا مجھے دھیان رہے
درشنون ہی کی تمنا رہے ارمان رہے

۳ جسکے ہاتھے کا تلک ہی خطِ تقدیر جہان
جسکے گیسو سے معطر ہی دماغ دل و جان
جسکے ابرو سے ہوا قوس قزح شکلِ کمان
بالے جس کان کے ہین مہر و مہ نور افشان

بس اُسی نند کے پیارے کی تمنا ہی مجھے
اُسی جسونت کے دلارے کی تمنا ہی مجھے

۴ گال سے جسکے ہوئی لعل درخشان مین چمک
نمک ازرق جہان جسکے ہی چہرے کا نمک
جسکے گیسوے معنبر سے ہی پھولون مین مہک
جسکے لب سے ہوئی سرخی شفق زیر فلک

مین اُسی حُسن کی تصویر کا شیدائی ہون
بس اُسی دھیان مین محوِ سخن آرائی ہون

۵ دوش جسکے ہوئے ہمدوش نگاہِ وحدت
جسکے ہاتھون ہی نے پورا کیا کارِ وحدت
جسکے بازو سے بڑھا زور و وقارِ وحدت
جسکی انگشت شہادت ہی نشانہ وحدت

اُسی متھرا کے کمٹ دہاری کا ہی دھیان مجھے
اک نظر دیکھون جھلک ہی یہی ارمان مجھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵۳
جسکے قد سے دلِ شاعر مین بھی موزونی ہو
جسکے جلوے سے زرِ حُسن کی افزونی ہو
جسکی رفتار سے توقیر تسلم دونی ہو
جسکے دم سے کوئی محفل نہ کبھی سونی ہو

جسکی یہ شان ہو اُسکا ہی تماشا دیکھون
لطف ہو جائے اگر جلوۂ زیبا دیکھون

۵۴
جسکے دانتون کی چمک برق کو چمکاتی ہو
پھرتی جسکی روشِ ناز سے اترانی ہو
جسکے ہنس دینے سے پُر غم کو ہنسی آتی ہو
جسکی مرلی کی دُھن اکاش تلک جاتی ہو

اُس سے پوچھے کوئی کیا آپ کی اب مرضی ہو
ایسے دیدار کا مشتاق تمنا بھی ہو

۵۵
آگ ہو آتش رخسار سے جسکے روشن
جسکی خاکِ کفِ پا ہو سے دنیا مسکن
جسکے آب رخ و لب سے ہین روان گنگ و جمن
جسکے دامن کی ہوا سے ہو ترو تازہ چمن

جس نے ان چار عناصر کا دکھایا نقشہ
اُسی نقاش کا آنکھون مین سمایا نقشہ

۵۶
سینہ بے کینہ ہو جسکا وہی جدو رائی ہو
جسکے جلسے نے نئی چھب مجھے دکھلائی ہو
کاچھنی جسکی کمر بنکے نظر آئی ہو
جسکی صورت نے تصور مین جگہ پائی ہو

وہی روپ آٹھ پہر آنکھون سے اپنے دیکھون
زلف و رخ شام و سحر آنکھون سے اپنی دیکھون

۵۷
جسکے چہرے سے ہوئی صبح بنارس مشہور
جسکی پیشانی کی نورانی سے تارون مین ہو نور
جسکے گیسو سے ہوا شام اودھ کا بھی ظہور
قلب کی جسکی تصور سے ہو تاریکی دور

جس نے دنیا کو بسایا ہو وہی دل مین بسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس نے گھر اپنا دکھایا ہی وہی دل مین بسے

۱۱ جسکے ابرو کے اشارے سے ہوئے عاشق چور
جسکی چتون اثر فیض ہی چشم بددور
گوپیان جسکے ہوئی عشق سے ہین مجبور
جسکی ترچھی نظرون سے ہوئے سینکے مخمور

بس اُسی چھیل چھبیلے سے ملاقات کرون
دیکھے دل چھُو کے چرن پریم کی ہربات کرون

۱۲ گجرے پھولون کے کلائی مین ہین جسنے پہنے
نور سے جسکے چمک پائی ہی مہر و مہ نے
کرنین سورج کی نہین جسکے بدن کے گہنے
مخزن حسن کہا جسکو گدا و شہ نے

خانہ دل مین اُسی نور کا پرتو دیکھون
ہون مین جس شمع کا پروانہ وہی لو دیکھون

۱۳ موہنی شکل ہی جس برج کے متوالے کی
چاہ تھی گورے حسینون کو بھی جس کالے کی
جسکی گردن سے بھی دونی ہوئی چھب مالے کی
جسکا ہی شیام برن روپ چمک ہالے کی

اُسی بانکے کی ادائین رہین دائین بائین
ہو مزہ آگے وہ آکر جو چرا لے گائین

۱۴ ہر گھڑی جسکا تصور دل مشتاق مین ہی
غلغلہ جسکی وفاداری کا آفاق مین ہی
جسکی صورت سے چمک دیدہ عشاق مین ہی
بنکے جو رحمت حق قدرت خلّاق مین ہی

سامنا ایسے وفادار کا ہو جائے تو خوب
پار بیڑا ابھی گنہگار کا ہو جاسے تو خوب

۱۵ گوپیان برج مین جسکے لئے تڑپین دن رات
دل مین آنند بڑھا دیتی تھی جسکی ہر بات
دل عاشق مین بنی عشق حقیقی جو ذات
عرق برخ مین تھا جسکے اثر آب حیات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بس اُسی بیچ نو اسی کا طلبگار ہوں میں
یہ وہ سودا ہے کہ سو دل سے خریدار ہوں میں

سانولی شکل ہے جسکی ہے وہی یار اپنا / جسکی بانکی ہے ادا ہے وہی غمخوار اپنا
جسکے سر پہ ہے مکٹ ہے وہی سردار اپنا / جسکا دلکش ہے چلن ہے وہ مددگار اپنا

عاشق اُس کا ہوں جو ہے دل کا چرانیوالا
اُسپہ مرتا ہوں جو ہے میرا جلانیوالا

وہ ادا بانکی کہ جھانکی میں مزہ آتا تھا / کیسا پردہ کہ وہاں پردۂ قدرت وا تھا
وہ بھی کہتے تھے جنھوں نے یہ سمان دیکھا تھا / یہیں کھلتا تھا کہ قدرت کا تماشا کیا تھا

ٹھاٹھ ایسے جو نظر آئیں تو قسمت کھلجائے
پردۂ شرم اُٹھے چشم حقیقت کھلجائے

جسکا غمزہ تھا نیا جسکی ادا بانکی تھی / جسکی پوشاک میں سورج نے کرن ٹانکی تھی
جسکے سنگار سے مرغوب جہان جھانکی تھی / آئنہ میں بھی تجلی رخ یزدان کی تھی

میں اِسی ٹھاٹھ سے دربار میں درشن پاؤں
جسمیں ہو آپ کا جلوہ وہی مسکن پاؤں

رادھکا جی کے گلے میں جو ہو ڈالے ہوئے ہاتھ / بانسری لب پہ ہو ہوں راگنیاں جسکے ساتھ
جسکا چندن کے تلک سے ہو چمکتا ہوا ہاتھ / نام ہو جسکا سری شیام بہاری جدو ناتھ

اِسی انداز سے درشن کی ضرورت ہے مجھے
اِسی صورت ہی سے آرام کی صورت ہے مجھے

جسکی مرلی کی وہ دھن بہر طلب تھا پیغام / گوپیاں جسکی صدا سُنکے چلیں جانب شیام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسکے چہرے سے نظر آتی تھی شکلِ آرام
جسکی رفتار سے ہی کبک دری محوِ خرام

اُس سے کہتا ہون کہ جو عاشقِ یکتائی ہی
سامنے آکے مرا دل تراشیدائی ہی

٢١ نازکی جسکی نزاکت ہوئی خوددبینون مین
جسکی تصویر تصور کے ہی آئینون مین +
جسکی صفا کی چمک اُٹھتی ہی سنگینون مین
شیخ و برہما بھی ہین جس باغ کے گلچینون مین

اُسکے درشن کو ترستی ہین ہماری آنکھین +
کہہ دو پھیرے نہ بس اب ہم سے وہ پیاری آنکھین

٢٢ جسکے ہی قبضۂ قدرت مین یہ ساری خلقت
جسکی اُلفت نے سدا اُن کی بڑھا دی عظمت
جسنے اُنگلی پہ اُٹھایا تھا گوبردھن پربت
جسکی طاقت نے کیا دفع ہجومِ کُلفت

مین بھی دیکھونگا تماشا اُسی من موہن کا +
راستہ کوئی بتا دے مجھے بندرابن کا

٢٣ کھینچتا دل تھا زمانے کا لڑکپن جس کا
بندرابن ہوا گوکل ہوا مسکن جس کا
لوہا مانے ہوئے تھا کنس صفت افگن جس کا
چھو لیا چاک گریبانون نے دامن جس کا

مین اُسی کے قدمِ پاک کو چھونے پاؤن
ہاتھ سے دامنِ پوشاک کو چھونے پاؤن

٢٤ حوصلہ جسکا تھا طفلی مین نکلنے کے لیے
ناز سے پاؤن اُٹھاتا تھا جو چلنے کے لیے
شوخیان جسکی تھین لوگون کے سنبھلنے کے لئے
دو قدم چلکے جو گرتا تھا مچلنے کے لئے

ایسے آنند کا روپ آنکھون سے اپنی دیکھون
رات دن سامنے بیٹھے ہوئے آنکھون سے اپنی دیکھون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۵ جو جسومت سے کہا کرتا تھا ای ماتا جی — شیر و جغرات سے بھرتا نہ کبھی جسکا جی
جسکے پابوس کو رستے مین ٹرہین جمنا جی — جسکا طفلی مین بڑھا تھا صفتِ دریا جی

اُسی بالک سے مجھے کھیل دکھا دے کوئی
گود مین ایسے کنھیا کو بٹھا دے کوئی

۲۶ گوال بال آ کے بہت ساتھ ہین جسکے کھیلے — جسکے چھوٹے ہی سے سن مین تھے کرورون چیلے
جسنے دکھلا کے لڑکپن مین چلن البیلے — گوپیونکی طرف آنکھون کے چلائے ڈھیلے

یہ کھلاڑی جو ملے مجھکو تو مطلب نکلے
مین بھی اسطرح محل جاؤن کہ وہ دب نکلے

۲۷ ماکھن اور دودھ تھا گھر گھر کا چورایا جسنے — سر بازار یہ مال اپنا اُڑایا جسنے
مٹکیان توڑکے جغرات گرایا جسنے — رونیوالونکو بھی ہنس ہنس کے ہنسایا جسنے

ہر اُسی پیارے کنھیا کی ضرورت مجھکو
آ کے دکھلا دے ذرا سانولی صورت مجھکو

۲۸ دیوتا بھی ہوے جس طفل کے فرمان بردار — جسکی رحمت سے ہوا پاپیو نکا بیڑا پار
پالنا جسکا اک ادنی سا ہو چرخ دوار — جسکے گھنگرو کی ہی گھڑیالون مین پیدا جھنکار

بھولے جو ایسے کنھیا کو وہ انسان نہین
جو بھلا اپنا نہ چاہے اُسے کچھ گیان نہین

۲۹ جو نرآکار سے ساکار رہوا دنیا مین — جسکے جلوے سے ہر اوتار ہوا دنیا مین
جو تصور سے نمودار ہوا دنیا مین — جو غریبون کا مددگار ہوا دنیا مین

اسی ایشر کا اگر دھیان رہے تب ہی مزہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سامنے کشن کا استھان رہے تب ہی مزہ

۳۰ جسکی قدرت کے تماشے ہین عیان عالم مین
رم رہا ہی جو بڑے پریم سے تم مین ہم مین
روشنی گیان کی دی جسنے دل آدم مین
کر دیا شاد ہر ناشاد کو جسنے دم مین

اُسکی تصویر کا واجب ہی تصور ہر وقت
کہ ہی کاشانۂ دل اُس سے منور ہر وقت

۳۱ جسنے اوتار لیا مین کا بہر مطلب
جو بنا صورت بار اہ بوقت النسب
جو بنا دفع خرابی کیسلیئے خود کشپ
ہوا نرسنگھ جو قدرت سے بصد غیظ و غضب

اِس تماشاگر قدرت کا ثناخوان مین ہون
اپنے درشن وہ مجھے دے کہ یہ ارمان مین ہون

۳۲ بنکے باون جو ملا راجہ بل سے آکر
جو بنا رام اجودھیا کی پوری مین جاکر
جو پرسرام بنا خود خبر غم پا کر +
جو ہوا کشن رخ پاک کی چھب دکھلا کر

ایسے ایشر کو نمسکار ہی واجب دل سے
یاد ہر وقت اُسکی ہی مناسب دل سے

۳۳ جو ہی مشہور انت اور انادی ہر آن +
کرتے ہین جسکا سدا اندر دتھو وبرہما دھیان
جسکو کہتے ہین جگت ایش دیا لو بھگوان
جسکی یکتائی کے مداح ہین خود وید و پران

ایسے ایشر کی صفت خاک کرے رام سہائے
راز یہ وہ ہی کہ برہما کی سمجھ مین بھی نہ آئے

۳۴ دیکھ لین کشن کی لیلائین نرالی سب نے
دیکھ لی چہرۂ عرفان مین بحالی سب نے
راہ مطلب یہ بہر حال لگالی سب نے
خوب ہی جانچ لیا رتبہ عالی سب نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس جگہ زور کا تھا کام جما اور ہی رنگ
صنعتِ آئنہ تھے خلق کے سب جو تھا دنگ

گیان ارجن کو دیا جس نے بھلائی کیلئے
فکر ارجن کو جو تھی دل کی صفائی کیلئے

اُسکو آمادہ کیا جس نے لڑائی کیلئے
آپ طیار ہوئے جلوہ نمائی کیلئے

روپ بیراٹ کا دکھلا کے گیا وہم کو دور
فتح دشمن کا سبب ہو گیا قدرت کا ظہور

تھی جو منظور نظر مغفرتِ اہل جہان
جسکو سب کہتے ہین گیتا وہ ہی نقدِ ایمان

آپکے قول ہوئے دھرم کے قانون کی شان
یہ بیان لائی ہمارے لئے قدرت کی زبان

پاٹ گیتا کا کرے جو وہ ہو بھگوان مین لین
کشن کے روپ مین ہو گیان مین دھیان مین لین

شکر ہے کشن ہی کا روپ ہے اب پیش نظر
سایۂ رحمت والا ہے سرِ عاصی پر

غم نہ بیکاری کا مجھکو ہے نہ دل ہے مضطر
شکر ہے نخل تمنا سے بھی پیدا ہے ثمر

کشن کا دھیان جو یہ تو نے تمنا لکھا
دردِ دل کی ہے دوا خوب یہ نسخا لکھا

راج بھگتی کا اوپدیش

جو شاہِ وقت ہے ذات اُسکی ہے یکتا و لاثانی
ہو حاصل سلطنت اُسکو ہو جسپر رحمتِ باری
حکومت اُسکو ملتی ہے حکومت کے جو لایق ہے

لقب ہے بندہ پرورِ عدل گستر ظلِ سبحانی
نہین ہر ایک ہوتا لایقِ کارِ جہانبانی
یہ مشکل کام ہو سکتا نہین ہرگز باسانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملی شاہی جسے فضل الٰہی بھی ہوا اُس پہ
اسی سے ذات یہ ہے قابل مدح و ثنا خوانی

وفاداری شاہِ وقت لازم ہے رعایا کو
ہے واجب دل سے خوف و رعب و داب شانِ سلطانی

بنایا جسکو حاکم ہے شہنشاہِ حقیقی نے
نہین زنہار معمولی ہے آئین شانِ انسانی

جو مالک اپنا ہے اُس سے ہی ہے امید بہبودی
بڑے جو لوگ ہین چھوٹونکی کرتے ہین نگہبانی

یہ وہ ہے ذات جسکے وصف مین رطب اللسان پائے
ظہیر و عرفی و سعدی و قاآنی و خاقانی

جو شاہ وقت یا راجہ سے اپنے منحرف ہوگا
ہمیشہ اُسکو حاصل ہوگی خواری و پریشانی

جو مقبول خدا کی ذات سے ہو منحرف انسان
عتاب شہ ادھر نازل اُدھر ہو قہر ربانی

جو ملک ہند کے اب شاہ عالم جارج پنجم ہین
ہے تازہ آپ ہی کے دم سے گلزار سخندانی

حکومت آپکی ہے عدل و جود و امن کا دریا
برابر ایک جا پر پی رہے ہین شیر و بُز پانی

سخاوت مین مسلمان آپکو کہنے لگے حاتم
جو ہندو ہین وہ کہتے ہین کرن سا آپکو دانی

یہ وہ دربار نامی ہے یہ وہ بزم گرامی ہے
جہان دن رات خود کرتے ہین مہر و ماہ دربانی

جو کوہ نور ہیرا ہے وہ ہے تاجِ مبارک مین
چمک سے جسکی شرمندہ ہوا لعلِ بدخشانی

پئے تحصیل ہر علم و ہنر ہین مدرسے جاری
بخوبی طالبانِ علم کی ہوتی ہے نگرانی

جو چمکا آفتابِ علم ہے ہر ایک خطے مین
مٹی تاریکی جہل و بد اطواری و نادانی

کیا ہے صیغۂ تعلیم نے ہر انتظام اچھا
برابر ہوتی ہے تعلیم اخلاقی و جسمانی

رفاہِ عام کا پلہ زمانے مین گران دیکھا
ہے بازار جہان مین جنس علم و فن کی ارزانی

جو کھولے صنعت و حرفت کے بھی کچھ کارخانے ہین
عیان ہونے لگے سائنس کے بھی رازِ پنہانی

ہین قایم ڈاکخانے تار گھر ریلین شفاخانے
وسایل یہ وہ ہین جنسے رعایا کو ہے آسانی

قوانین افادت خیز کے حکام پیرو ہین
جو اُنسے منحرف ہو ہون وہ اسکے دشمنِ جانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خبر لیتا ہی دفتر فوجداری کا شریرون کی
جو قصے اور ہین انکو کرے طی حسبِ دیوانی

گنا ہو لاکھ جو فاعل ہو سزا پاتا ہی وہ فوراً
نہین اب چلنے پاتا ہی کسی کا زور شیطانی

نہین ڈرتے جو شاہ وقت سے ذلت اُٹھاتے ہین
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

حکومت وہ گئی اب جب گھلوتے ندر رہتے تھے
گیا وہ وقت جب انسان کی ہوتی تھی قربانی

نہ کیون بدنام ہوتا عہد وہ جس مین تبرائی تھی
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

مسلمان ہو کہ ہندو ہو کہ عیسائی ہو یا کوئی
ہی سب پر اُنکو یکسان ہی نگاہ مہر سلطانی

ہی ہر مذہب کو آزادی بیسر عہد برٹش مین
برابر وید خوانی ہی برابر مرثیہ خوانی

شوالے مسجدین گرجا برابر بنتے رہتے ہین
برہمن خوش مسلمان شاد ہین لشاش نصرانی

یہان تک اتفاق باہمی سے کام چلتا ہی
کہی جو بات حاکم نے وہی محکوم نے مانی

تعصب کا ہی کافی انسداد اِس زمانے مین
اٹھایا جس نے سر اُسنے ہی خاکِ رہ غم چھانی

غرض ہر قسم کا معقول بند و بست رہتا ہی
اگر تفصیل مین لکھون تو یہ دفتر ہو طولانی

رہین یارب سلامت جارج پنجم خلق مین دائم
رہے ذاتِ مبارک پر ہمیشہ فضل یزدانی

یہ مضمون راج بھگتی کا نہ آب زر سے کیون لکھون
تمنا کا قلم بھی کر رہا ہی گوہر افشانی

تاریخ طبع از منشی ماتا پرشاد صاحب نسیان برادر تمنا

چھپا گیتا ز تصنیف تمنا
بارِ دوم طبع شد مرغوب و مقبول

نوشتہ کلکِ نسیان سالِ طبعش
تمنا کرد گیتا نظم مقبول

تاریخ از منشی رام نراین صاحب مشتاق ماسٹر فائنل اسکول نو بستہ لکھنؤ

تمنا جو ہین شاعر ذی وقار
وہ ہین یادمین محو قیوم کی

بہت کین اُنھون نے کتابین رقم
عجب عالم شعر مین دہوم کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

یہ گیتا لکھی یا پڑوسے گھر
کیا منکشف حال ویدانت کا
بیان اسمین علم الٰہی کا ہے
لکھو طبع کا سال مشتاق یہ

عجب ڈھنگ سے نظم ترجمہ کی
ضرورت جو دنیا کی معلوم کی
صفت علم و عالم کی معلوم کی
عجب پوتھی گیتا بھی منظوم کی
۱۹

رسالہ دربار لکھنؤ

منشی رام سہاے صاحب تمنا نے اپنا بہت سا وقت (یعنے ۳۰ سال کا زمانہ) ملازمت سرکاری مین صرف کیا اور اسی کے ساتھ ہی ساتھ مختلف قسم کے مفید مضامین ملکی اخبارات کے لیئے قلمبند کیئے۔ تعداد تصنیفات کا پتہ فہرست مندرجہ ذیل سے ظاہر ہے۔ آپ عہدہ ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع اوناؤ سے ۱۴ سال کام کرنے کے بعد ماہ مئی سنہ ۱۹۱۱ء مین پنشن یاب ہوئے اس ارادی کے زمانے کو آپ نے غنیمت سمجھکر جشن تاجپوشی ملک معظم جارج پنجم دام سلطنتہ کی یادگار مین ۱۲- دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ماہواری رسالہ موسوم بہ دربار جاری کیا ہے جسکے اعلی درجے کی اخلاقی تعلیمی تاریخی مضامین نظم و نثر قابل دید ہوتے ہین۔ اسکی سالانہ قیمت عام دو روپیہ مقرر ہے۔ مدرسین و طلبا کے لیے رعایتی سالانہ قیمت ۱؎۸ ہے

خاتمۃ الطبع

سری سرپ شکت مان کو دھن یاد ہے کہ جسکی کرپا سے سری گیتا کا اردو منظوم ترجمہ مسمی بہ بھگوت گیتا منظومۂ تمنا بسرپرستی عالیجناب راے بہادر منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپکر کحل الجواہر دیدۂ مشتاقان ہوا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نسخہ تندرستی
رسالہ تہنیت مورادان
رسالہ یادگار سررشتہ تعلیم اودھ

تاریخی

احسن التواریخ
افضل التواریخ
اشرف التواریخ
یادگار تاجپوشی
نیپال سماچار
یادگار قیصری
یادگار جوبلی
گلگشت باغ لکھنؤ

قومی

یادگار کایستھ کانفرنس
کایستھ پرکاش
کایستھ اوپدیشک
کایستھ سنگیت
آئینہ حالات کنفرنس پٹنہ
خیرخواہ چترگپت بنس

متفرق

مثنوی سنبلستان حیرت

یادگار ریاست بھوپال
یادگار ریاست الور
نظم دلپذیر
گلدستہ باغ کشمیر
شکارنامہ اسد جنگ
چمنستان میسور
گلدستہ باغ نشاط
مجموعہ غزلیات
آرائش خلوت
مثنوی گلزار فرنگ
کلیات تمنا
مجموعہ تواریخ واقعات
مثنوی سلک گوہر
دعاے سحر منظوم
تشریح رباعیات عمر خیام مع
ترجمہ منظوم
تونی باز کا انگریزی قصہ
آنکھوں کا طلسم

تالیفات سرکاری

اخبار سررشتہ تعلیم اودھ کی جلدیں
من ابتداے ۱۸۷۹ء لغایت
سنہ ۱۹۰۶ء ۲۷ جلد
رپورٹ سالانہ سررشتہ تعلیم ضلع
سیتاپور من ابتداے سنہ ۸۳ و ۸۴ء
لغایت سنہ ۹۰-۱۸۸۹ء ۷ جلد

کیفیت

عام ملکی قدردانی کے علاوہ
خاص کر ریاست حیدرآباد
ریاست خیرپور سندہ ریاست
نیپال ریاست بھوپال ریاست
رامپور ریاست بلرام پور
ریاست لہارو وغیرہ سے بصلہ
قدردانی کلام الغامات و فرامین
خوشنودی مزاج عطا ہوے
اور محکمہ جات صیغہ تعلیم ہندسے
بذریعہ خریداری کتب مصنف کی
رعایت فرمائی اور بہت سا کلام
داخل کورس تعلیم سرکاری فرمایا
ملکی اخبارات میں بہت سا
کلام اخلاقی چھپکر شائع
ہو چکا ہی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ary

Acc
Cl
Cat
Tag
Checked
Any Other

Entered in Database

Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar